شاہنامہ اسلام
www.KitaboSunnat.com
حفیظ جالندھری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

یادِ ایام

المعروف بہ

شاہنامۂ اسلام

اردو نظم میں تاریخ اسلام کے ولولہ انگیز واقعات

۲

ابو الاثر حفیظ جالندھری

ناشر
مکتبہ تعمیر انسانیت ○ اردو بازار ○ لاہور ۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

طابع :- محمد سعید اللہ صدیقی
ناشر :- مکتبہ تعمیر انسانیت - لاہور
مطبع :- مڈوے پرنٹنگ پریس - لاہور
سال اشاعت ۱۹۹۲ء
تعداد :- ایک ہزار

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیشکش

ہر اُس فرزندِ توحید کی خدمت میں

جو

کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر

ایمان رکھتا ہے

حفیظ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حفیظ جالندھری ٹرسٹ

جناب عبدالکریم سومار .... صدر

شمیم احمد .... سکرٹری

اراکین

غلام احمد

لطف اللہ خان

رحمان کیانی

سید مقدس علی

خواجہ حمیدالدین شاھد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

فہرستِ مضامین

دیباچہ : از آنریبل جسٹس شیخ سر عبدالقادر صاحب مرحوم ۱۵

معیار : از ڈاکٹر محمد دین تاثیر ایم اے مرحوم ۲۱

سخنہائے گفتنی در پیرایۂ سرگزشتِ مصنف :

مسجد و مکتب ۲۹

سیلاب الحاد اور کشتیٔ ملت ۳۵

ٹوٹی ہوئی کشتی کا ملاح ۳۸

بابِ اوّل

معرکۂ بدر	۴۱	بدر میں رات کا منظر	۴۹
لشکرِ اسلام کا ورود	۴۲	تصویر کے دونو رُخ	۵۰
حدت کی شدت	۴۳	رسولِ خدا کی شب بیداری	۵۱
صحرا کی دعا	۴۴	صبح کا ذب	۵۱
بارش کا نزول	۴۵	ضمیر کی آواز صلح کی ایک کوشش	۵۲
جستجوئے غنیم	۴۶	عتبہ کا جواب	۵۳
ارشادِ ہادی	۴۷	حکیم کا ابوجہل کو سمجھانا	۵۴
ابوجہل کے جاسوس	۴۸	ابوجہل کی ضد اور فتنہ انگیزی	۵۵
ابوجہل کا عندیہ	۴۹	لشکرِ کفار کی آمادگیٔ جنگ	۵۶

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صبحِ صادق	۵۷
نتیجۂ جنگ کے متعلق پیغمبرؐ کی پیشگوئی	۵۸
مجاہدینِ اسلام	۵۹
معرکۂ نور و ظلمت	
استعارہ از طلوعِ آفتاب	۶۱
میدانِ بدر میں مجاہدین کا منظر	۶۳
لشکرِ مشرکین کی دھوم دھام	۶۴
دشمنوں کا سراپا	۶۵
صفِ اسلام	۶۷
تلقینِ ہادیؐ	۶۸
رسول اللہ کی دعا بہر مجاہدین بدر	۶۹
دشمن کی آہنی صفیں	۷۰
اپنے محسن کے دشمن	۷۱
نور و ظلمت آمنے سامنے	۷۲
رحمۃ للعالمین کا تاثر اور نصرتِ حق کی طلب	۷۳
فوجِ دشمن میں طبلِ جنگ	۷۴
قریشی سپہ سالار کی مبارز طلبی	۷۵
نصرتِ حق کی بشارت	۷۶
انصار کا اقدامِ میدان اور قریش کا غرورِ نسب	۷۷
بہادرانِ آلِ ہاشم کا میدان میں نکلنا	۷۸
کفر کے طنز پر اسلام کا جواب	۷۸
انفرادی جنگ کا منظر	۷۹
حضرت حمزہؓ اور عتبہ کا مقابلہ	۸۰
حضرت علیؓ اور ولید کا مقابلہ	۸۱
حضرت عبیدہؓ کا شیبہ کے ہاتھ سے زخم کھانا	۸۲
حضرت عبیدہؓ کی شہادت	۸۳
دشمن خوف زدہ	۸۴
ابوجہل کی تقریر	۸۵
قریش کا عام دھاوا	۸۶
مسلمانوں کا ربط وضبط اور فرمانِ پیغمبر	۸۷
مسلمانوں کی تیر اندازی	۸۸
قلت و کثرت میں جنگِ مغلوبہ	۹۰
مجاہدینِ اسلام کی شجاعت	۹۱
حضرت زبیرؓ اور ابوکرش کا مقابلہ	۹۲
ہنگامۂ کارزار	۹۵
گرمیٔ جنگ اور ساقیٔ کوثر کا بیان	۹۶
حوض پر لقاء کی چیرہ دستی	۹۷
مسلمانوں کا استقلال	۹۷
اصلِ اصولِ جہاد	۹۸
خطبۂ رسولؐ	۱۰۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میدان کارزار میں نوجوانوں کی سرگرمیاں ۱۰۰
قتل ابوجہل کی کہانی ۱۰۱
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زبانی ۱۰۲
دو انصاری نوجوان اور ابوجہل کی جستجو ۱۰۳
حضرت عبدالرحمٰن کی نشاندہی ۱۰۴
غیرتمند نوجوان ۱۰۵
انصاری نوجوانوں کا حملہ
ابوجہل کا حشر ۱۰۶
ایک نوجوان کی شہادت ۱۰۸
دوسرے نوجوان پر ابوجہل کے بیٹے کا وار ۱۰۹
غازیوں اور شہیدوں کی شان ۱۱۰
پیغمبرؐ اپنے خدا کے حضور ۱۱۱
پیغمبرؐ عرصہ کارزار میں ۱۱۳
معجزے کا ظہور ۱۱۴
جنگ بدر کا انجام ۱۱۵
رحم کی تلقین کا اثر ۱۱۷
بدر میں کفار کے مقتولوں پر ایک نظر ۱۱۹
ابوجہل کی نگاہ واپسیں ۱۲۰
فتح کے بعد آنحضرتؐ اور
غازیوں کی مصروفیات ۱۲۴
مشرکین کی لاشوں سے آنحضرتؐ کا خطاب ۱۲۵
بعد فتح غازیان اسلام کی حالت طلب ۱۲۶
بدر سے غازیان اسلام کی واپسی ۱۲۹
واپسی کی پہلی منزل ۱۳۰

باب دوم

جنگ بدر اور جنگ اُحد کا درمیانی وقفہ — مکے اور مدینے کے حالات

منافقین اور یہود کی شرارتیں ۱۳۱
مدینہ میں مسلمانوں کی حالت ۱۳۲
منافقین اور یہود مدینہ کی طنز آمیز افواہیں ۱۳۳
حضرت رقیہؓ کی وفات کا دن ۱۳۴
فتح کی خوشخبری ۱۳۴
فتح کی خبر پر منافقین و یہود کی طعنہ زنی ۱۳۶
حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کا جوش ۱۳۷
رسول اللہؐ اور غازیان اسلام کی مراجعت ۱۳۹
عم نبیؐ حضرت عباسؓ بطور اسیر جنگ ۱۴۰
مکے میں شکست کی خبر ۱۴۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفوان بن امیہ کا شک و شبہ ۱۴۴
شکست خوردہ مشرکین کی عام واپسی ۱۴۵
مکّے میں کہرام ۱۴۵
شکست کی رُوداد اور ابولہب کی مایوسی ۱۴۶
ماتم کرنے والوں کو ابُوسفیان کی فہمائش ۱۴۷
ہند جگر خوار کا غم و غصّہ ۱۴۹
مکّے میں انتقامی جنگ کی تیاریاں ۱۵۰
انتقام کی تدبیریں ۱۵۱
ابولہب کی مرگِ مایوسی ۱۵۲
مدینے میں قیدیانِ جنگ کا مسئلہ ۱۵۳
پیغمبرِ اسلامؐ مشورہ طلب فرماتے ہیں ۱۵۴
صدیقِ اکبرؓ کی رائے ۱۵۵
حضرت فاروق عمرؓ کی رائے ۱۵۶
رحمۃ للعالمین کی اُمّت کا فیصلہ ۱۵۷
ارشادِ پیغمبرؐ دربارۂ اسیرانِ جنگ ۱۵۹
اسیروں کے لیے اُس عہد کے عام قوانین ۱۶۱
قیدیوں سے مسلمانوں کا سلوک ۱۶۲
عمِّ نبیؐ حضرت عباسؓ اور فدیۂ جنگ ۱۶۳
حضرت عباسؓ کا فدیہ دینے میں تامّل
اور آنحضرتؐ کا معجزہ ۱۶۴
حضرت عباسؓ کا ایمان لانا ۱۶۵
حضرت ابوالعاصؓ کا فدیہ
اور آنحضرتؐ کی رقّت ۱۶۶
مدینہ میں مُسلمانوں کی مشکلات
منافقین کا گروہ ۱۶۹
مدینے کے یہود ۱۷۱
ایک لڑکی سے اوباشانہ چھیڑ ۱۷۲
ایک مسلمان کا پاسِ غیرت ۱۷۳
حمایت کرنے والے مسلمان کی شہادت ۱۷۴
یہودیوں کو آنحضرتؐ کی فہمائش ۱۷۵
یہودیوں کا گستاخانہ جواب ۱۷۶
ایک شاعر کعب بن اشرف کی شرارتیں ۱۷۶
حضرت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہراءؓ کی شادی ۱۷۸
مسجد میں اجتماعِ صحابہؓ اور نکاح ۱۷۹
حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی رُخصت ۱۸۰
حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا جہیز ۱۸۱
رحمۃ للعالمین بیٹی کے گھر میں ۱۸۳
عذرِ مصنّف ۱۸۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

مکے والوں کے انتقامی حملے		مبارزات غزوۂ احد	
مدینے پر ابوسفیان کی دسترس		قریش مکہ کی آتش انتقام	

غزوۂ سویق	۱۹۰	جوشیلے مجاہدین کا احساس ندامت	۲۱۲
ابوسفیان کی قسم	۱۹۱	پیغمبرؐ کا جواب	۲۱۴
ابوسفیان کی دستبرد	۱۹۲	مجاہدین کا مدینے سے خروج جانب احد	۲۱۵
آنحضرتؐ ابوسفیان کے تعاقب میں	۱۹۳	لشکر اسلام میں منافقین کی شمولیت	۲۱۶
شاعروں کا دوسرے قبائل کو بھڑکانا	۱۹۵	دو نوجوان جن پر جہاد فرض نہ تھا	۲۱۶
مکے میں فوج کا اجتماع	۱۹۸	مجاہدین اسلام کا قیام شب	۲۱۸
قریشی عورتیں	۲۰۰	راس المنافقین اور اس کے ساتھی	۲۰۰
آنحضرتؐ کی اطلاع یابی	۲۰۱	کفار کی چھاؤنی	۲۰۰
شہر کی حفاظت کے ضروری سامان	۲۰۲	کفار کے جاسوس کا بیان	۲۲
مسجد نبوی میں مجلس شوریٰ	۲۰۳	ابوسفیان کی تدبیریں	۲۲۳
آنحضرتؐ کا خطبہ	۲۰۴	ابو عامر راہب	۲۲۵
عبداللہ بن ابی منافق کی رائے	۲۰۶	خفیہ سازش	۲۲۶
مسلم نوجوانوں کا جوش جہاد	۲۰۷	زنان قریش کی تیاریاں	۲۲۷
جوش و تحمل	۲۰۹	حضرت حمزہؓ کو شہید کر ڈالنے کی سازش	۲۲۹
پیغمبرؐ کا فیصلہ	۲۱۰	لشکر قریش میں تیاریوں کی رات	۲۲۹
رحمۃ للعالمینؐ لباس جہاد میں	۲۱۱	آشوب شب	۳

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لشکرِ اسلام اور خیر الانامؐ	۲۳۶	دشمنوں کی صف آرائی	
مجاہدین کا اقدام	۲۳۶	اور منافقین کی بے وفائی	۲۳۸
نمازِ صبح	۲۳۷	قطعۂ تاریخ شاہنامۂ اسلام جلد دوم	۲۴۰

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ

اپنی زندگی کے ان آخری مراحل میں جو اندیشہ جان کا عذاب بنا ہوا تھا اللہ کریم نے اپنے رحمتہ للعالمینؐ کی مدح کے صدقے وہ اندیشہ دور کر دیا اور اب میں اس تسلی اور شکر و سپاس کا اظہار کرتا ہوا اپنے سفرِ حیات کی منزلِ مراد کو سلام کہوں گا۔

اندیشہ یہ تھا کہ میرا نہ کوئی بیٹا ہے نہ کوئی ایسا عزیز ہے جو میرے بعد میرے قلمی ورثے کا محافظ بھی بن سکے اور ملک و ملت پاکستانیہ تک ہی نہیں دنیا بھر کے ممالک میں جہاں جہاں مسلمان میری نظم و نثر کے شائق ہیں ان تک میری کتب پہنچاتے رہنے کا اہتمام کرے ورنہ جو کچھ میں نے انسانیت اور ملک و ملت کے لیے اپنے خونِ جگر سے مہیا کیا ہے برباد ہو جائے گا۔ میرا سرمایہ میری قلم کاری ہے میری کتابیں ٹکے سیر بیچنے والے نا اہل بازاری کتاب فروش دکاندار جس طرح چاہیں گے چھپوائیں گے اور الگ الگ کھائیں گے اڑائیں گے۔ اپنے لاکھوں قدر دانوں میں مدتوں ایسے اصحاب کی تلاش رہی جو داعئ صادق الوعد امینؐ.. پر ایمان و یقین رکھتے ہوں۔ آخر کراچی میں میری تلاش نے کامیابی کا منہ دیکھ لیا اور میرا جان لیوا اندیشہ دور ہو گیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قائد اعظم کے پرانے رفیق جناب عبدالکریم سومار صاحب مل گئے۔ میری آرزو سنی اور اسے پورا کرنے کی طرف عملی قدم اٹھا لیا اور میرے اس درد کا مداوا کر دیا۔ جناب لطف اللہ خاں مل گئے جن کا وجود۔ آرٹ۔ سخنوری اور سخن نوازی میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ جناب شمیم احمد مل گئے جو اسلام کا پیغام جاری رکھنے والی کتب کے پبلشر اور کراچی میں سومار صاحب سے اولین ملاقات کا باعث بنے۔ ان کے ساتھ ہی سید مقدس علی ہیں جو ہر ادبی واسلامی ثقافتی تحاریک کا بشوق اہتمام فرماتے ہیں۔ خواجہ حمیدالدین شاہد ایم اے عثمانیہ کو تو میں اپنا صیاد قرار دے چکا ہوں۔ جناب غلام احمد جناب سومار کے عزیز اور کاروبار کے سربراہ ہیں۔ سومار سے مصافحہ ان کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔ جناب رحمٰن کیانی جو شعر سخن ہی میں اسلام کے لئے تبلیغ اتحاد و جہاد کے معاملے میں میرے مثنیٰ ہیں۔

ان اصحاب نے جناب عبدالکریم سومار کے زیر قیادت ایک ایسا ادارہ قائم کر دیا ہے جو میرے دکھ کا دارو ہے۔ اس ادارے کا نام ہے۔

"ابوالاثر حفیظ جالندھری ٹرسٹ"

یہ ٹرسٹ باضابطہ قائم ہو گیا ہے۔ اس نے میری زندگی میں بھی اور اس دنیا سے جسمانی طور پر کھسک جانے کے بعد بھی میری وہ تمام کتابیں جو مستند اول میں بہترین خوبصورت اور دیدہ زیب طریق سے چھپوانے اور مسلسل چھپواتے رہنے کا ذمہ لے لیا ہے اور آغاز شاہنامہ اسلام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے کیا ہے۔ میری شائع شدہ تصانیف کے علاوہ وہ تصانیف بھی جو ابھی مسودات کی صورت میں ہیں یہی ٹرسٹ ان کو کتابی صورت میں لائے گا اور میری تحریروں کے ذریعہ سے موجودہ اور آئندہ نسل کے ذہن و قلب میں وہ روشنی پہنچائے گا جو میرے کلام کو سرکار دو عالمؐ کی محبت اور بزرگان دین مبین اور قدمائے شعر و ادب سے ملی ہے اور جس کو میں نے اپنے خون جگر سے رنگین کیا ہے۔

میں ان قدر دانوں کے احسانات کا سپاس گزار ہوں اور دعا کرتا ہوں ؎

پہ پیشانِ مہر و مہ تابندہ باشی
الٰہی تا قیامت زندہ باشی

۷۶ برس سے متجاوز اور بیمار
حفیظ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سخن کی قدر دانی زندگانی میں نہیں ہوتی
یہاں جب شمع بجھ لیتی ہے تب پروانہ آتا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شاہنامہ اسلام

جلد دوم

از آنریبل جسٹس شیخ محمد عبداللطیف مرحوم

شاہنامہ اسلام کی پہلی جلد کو اگر حفیظ کی زرنگاری کا نقش اول کہیں تو دوسری جلد جو اب شائع ہو رہی ہے لفظی اور معنوی طور سے نقش ثانی کہلانے کی مستحق ہے۔ ہر صاحب فن کا نقش ثانی نقش اول سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ جلد دوم میں اشعار کی آمد اور روانی پہلے سے زیادہ زور جوانی دکھا رہی ہے۔ پہلی جلد کو جو کامیابی نصیب ہوئی اس کے بعد دوسری جلد کے لیے کسی تمہید یا تقریب کی حاجت نہیں مگر مصنف کی محنت اور جگر کاوی مستحق اعتراف ہے اور جی چاہتا ہے کہ دوسری جلد کا خیر مقدم بھی اسی جوش سے ہو جس کا اظہار پہلی جلد کی اشاعت کے وقت کیا گیا تھا۔

کامیابی کئی طرح کی ہوتی ہے۔ شاہنامہ اسلام کو خدا نے ہر طرح سے کامیابی دی۔ کتاب اگر مقبول ہو اور بکثرت اشاعت پائے تو یہ اس کی پہلی اور سب سے بڑی فتح ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد جتنی چھپی تھی ایک سال کے اندر فروخت ہو گئی اور دوسری اشاعت کی نوبت آئی اس کی خوبی کا دوسرا ثبوت یہ ملا کہ قرون اولیٰ کے رہبران اسلام کے کارناموں کو نظم کا لباس پہنانے کی جو طرز حضرت حفیظ نے اختیار کی تھی۔ اس کی جا بجا تقلید ہونے لگی اور کئی اور لکھنے والوں نے اسی طرز پر اسلامی نظمیں شائع کیں۔ قبول عام اس تصنیف کو اس قدر حاصل ہوا کہ قومی مجالس میں جب کسی نے اسے پڑھ کر سنایا تو لوگوں نے انتہائی توجہ اور شوق سے سنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہاں جہاں لوگوں کو خود مصنف کی زبان سے شاہنامہ اسلام کے کچھ حصے سننے کا موقع ہوا وہاں جیسے محویت طاری ہوگئی۔ عام قدردانی کچھ کتاب کی فروخت کی کثرت سے ظاہر ہوئی۔ مگر یہ دو تین امر ہے کہ بہت سے شائقین نے بہتر قسم کے مجلد نسخے فی نسخہ بارہ بارہ روپے کو خرید لیے۔ حالانکہ معمولی نسخوں کی قیمت تین روپے فی نسخہ تھی۔ ہمارے رؤسا میں سے ایک فیاض طبع اور نیک دل قدردان نے جن کے نام نامی کے اعلان کی اجازت نہیں شاہنامہ جلد اول ایک نسخہ ایک ہزار روپے میں خرید لیا۔ یہ سب باتیں حوصلہ افزا ہیں ان سے نہ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے کلام کو بجا طور پر ملک میں قبولیت حاصل ہوئی بلکہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان ابھی زندہ قوم ہیں اور اسلام کی سچی خدمت کرنے والے اور خادموں کی ہمت بڑھانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

پہلی جلد میں مصنف نے یہ کوشش کی تھی کہ جو روایات نظم کی جائیں وہ ایسی ہوں جن کی صحت تاریخی اعتبار سے مسلمہ ہو یہی احتیاط دوسری جلد میں ملحوظ رکھی گئی ہے بلکہ جابجا ایسے نوٹ دیے گئے ہیں جن سے روایات کے ماخذ کا پتہ چلتا ہے اس احتیاط کے متعلق کچھ اشعار اس جلد میں عذر مصنف کے عنوان سے درج ہیں ان میں سے چند بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں۔ مصنف نے کیا خوب کہا ہے ؎

مجھے ملحوظ ہے اس تذکرے میں راست گفتاری — وگرنہ شاہنامہ بازی فکر انشا سے نہیں عاری
جو موضوع سخن مجھ کو اجازت اس کی دیتا — زمینوں کو اٹھا کر آسمانوں پر جگہ دیتا
مجھے گر یاد ہیں قطرے کو طوفاں کر دکھانے کے — کسی ذرے کو وسعت میں بیاباں کر دکھانے کے
مرے دامن میں ہے پرخاری بھی ساحری بھی — کہ ہے نقاشی بھی نقش میں فنکاری بھی
تخیل پر نہیں بنیاد میرے شاہنامے کی — صداقت کی طرف ہوتی ہے رو، خامے کی
نہ کوئی داستاں ہے جس میں حسن داستاں ہو — نہ افسانہ ہے کہ جس طرح چاہوں بیاں ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ قرآنی بیاں ہے ایک کالی کملی والے کا	کہ جس کے نور سے ظلمت نے منہ دیکھا اُجالے کا

ممکن ہے کہ مندرجہ بالا تعریف سے کوئی یہ سمجھے کہ کتاب نظم کے اعتبار سے روکھی پھیکی ہوگی لہٰذا جو حالات لکھے ہیں ان کی تصویر اگر مطابق اصل ہے تو اس میں شاعرانہ رنگ بھرنے کا کیا موقع ملا ہوگا مگر طبع رنگین اپنے لیے راستہ نکالے بغیر کہاں رہ سکتی ہے۔ سیدھی سادھی روایتوں کے منظوم بیان میں مصنف کی شاعری نے اپنی خصوصیات کے اظہار کے لیے گنجائش نکال لی ہے اور دوسری جلد میں ایسے ادبی جواہر پیش کیے گئے ہیں جنھیں شائقین پسند کریں گے اور مزے لے لے کر پڑھیں گے۔ مثلاً جنگ بدر کا بیان ہے کہ جہاں جناب رسالتمآب کا چھوٹا سا لشکر ایک ریگستان بے آب میں پانی کی تلاش میں تھا اس وقت حسن اتفاق سے مینہ برس گیا۔ اس سادہ سی بات کو بیان کرنے کے لیے مصنف کے تخیل نے یہ سماں باندھا کہ خود صحرا کے دل میں آرزو پیدا کی کہ جس طرح ہو سکے اپنے مقدس اور متبرک مہمانوں کے لیے پانی بہم پہنچائے۔ اور اس نے نہایت عجز سے بارگاہ ایزدی میں دعا مانگی کہ آسمان سے پانی برسائے۔ وہ دعا منظور ہوگئی اور مینہ آگیا۔ اس موقع پر دعائے صحرا کے نام سے جو نظم مصنف کے قلم سے نکل گیا ہے وہ ان کے ادبی کارناموں میں پائیدار شہرت کا مستحق ہے۔ یہاں تخیل نے اپنا زور دکھایا ہے مگر کسی تاریخی واقعہ میں تصرف نہیں کرنا پڑا۔ واقعہ اتنا ہی ہے کہ مینہ برسا اور ان لوگوں کی تکالیف رفع ہوگئیں جو پیغمبر اسلام کے ہمرکاب تھے مگر اس کے بیان کے پیرائے میں جدت پیدا کرنے سے مضمون رنگین ہوگیا ہے۔

ایک دوسری خوبی جو شاہنامۂ اسلام میں ملحوظ رکھی گئی ہے یہ ہے کہ بزرگانِ سلف کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ضمناً مگر نہایت دلآویز طریق سے ایسے اخلاق کی تلقین کی جاتی ہے جن کی موجودہ زمانے میں بھی ہم کو ضرورت ہے۔ اس مطلب کی وضاحت ذیل کے اشعار سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی جہاں اس چھوٹی سی فوج کا ذکر کرتے ہوئے جو جنگ بدر میں اسلام کے ہادیٔ برحق کی اپنی سپہ سالاری میں خدا کی راہ پر پہلی لڑائی کرنے کو نکلی تھی مصنف یوں نغمہ پیرا ہوتا ہے ؎

نہ کوئی زعمِ باطل تھا نہ کوئی جوشِ ہنگامی — نہ فکرِ کامیابی تھی نہ ذکرِ خوفِ ناکامی
نہ کثرت کی کوئی پروا نہ تھا قلت کا غم ان کو — نہ کچھ اندیشۂ پست و بلند و بیش و کم ان کو
نہتے تھے مگر تسکین و اطمینان رکھتے تھے — کہ سامان پر نہیں ایمان پر ایمان رکھتے تھے

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ رزم کا آغاز زیادہ تر اسی جلد سے ہوتا ہے اور مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوتی ہے کہ رزم کے میدان میں بھی ہمارے مصنف کے اشہبِ قلم کی رفتار قابلِ تعریف ہے۔ ذیل کے رزمیہ ٹکڑوں میں صفائیٔ بیان اور الفاظ کی موزونیت ملاحظہ ہو:

پڑی تلوار فولادی سپر کے ہو گئے ٹکڑے — سپر سے تا بہ سر پہنچی تو سر کے ہو گئے ٹکڑے
گلے کے ہار زنجیروں کی کڑیاں کاٹ کر نکلی — زرہ بکتر کے بندھن اور کڑیاں کاٹ کر نکلی
بہت بیباک تھی یہ تیغ اب کچھ اور چل نکلی — کبھی شانے پہ چمکی اور کبھی زیرِ بغل نکلی

مخالف فوج کے سرگروہ ابوجہل کا بیان کرتے ہوئے کہ وہ میدان میں اپنے آپ کو کس طرح محفوظ کیے ہوئے تھا۔ اوروں کو لڑاتا تھا اور آپ تیغ کے منہ پر نہ آتا تھا، لکھا ہے ؎

مسلح پہلوانوں کی تھیں لوہا لاٹ دیواریں — جو اس کے آگے پیچھے چل رہے تھے لے کے تلواریں
کسی کی دسترس اس تک نہ ہوتی تھی بآسانی — کہ تھا اک چلتے پھرتے قلعے میں اس جنگ کا بانی

جلد دوم میں سب سے زیادہ پُرلطف اور پُراثر وہ حصے ہیں جن میں جہاد کے اصلی معنی واضح کیے گئے ہیں اور وہ اصول بتائے گئے ہیں جو آنحضرت نے اپنی فتوحات کے بعد خود ملحوظ رکھے اور جن پر کاربند ہونے کی اپنے پیروؤں کو تاکید کی۔

جہاد کا اصلی مفہوم ان ہدایات سے واضح ہوتا ہے جو جنگ سے پہلے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ساتھیوں کو دیں۔ ان میں سے چند اشعار ذیل میں درج ہیں ؎

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خبردار آ نہ جائے لشکر باطل قریب جب تک / نہ ہو ان کی طرف سے حملہ کرنے کا یقیں جب تک
لڑائی کے لیے اس وقت تک جنبش نہ تم کرنا / نہ ہو مجبور جب تک جنگ کی خواہش نہ تم کرنا
لڑائی مال دنیا سے درگزر کرنا ہی بہتر ہے / جہاں تک ہو سکے اس سے حذر کرنا ہی بہتر ہے
مگر جب جنگ چھڑ جائے تو استقلال لازم ہے / قضا کا خندہ پیشانی سے استقبال لازم ہے

یہ تو جنگ کی ہدایات تھیں اب فتح کے بعد کے حالات سنیے جب خدا نے آنحضرت کو فتح دی تو ان کا اور ان کے ہمراہی نمازیوں کا طریق عمل تمام دنیا کے لیے نمونہ ہے اس کے بیان میں جناب حفیظ نظم میں یوں موتی پروتے ہیں ؎

نماز عصر کا وقت آگیا ان کامرانوں کو / ہوا ایماء حق بندگی اللہ کے بندوں کو
وضو کر کے صفیں میداں میں باندھیں شان والوں نے / خدا کے سامنے سر رکھ دیے ایمان والوں نے
سنے نغمات شکر ان فتحمندوں کی زبانوں سے / اترنے لگ گئے فرشتے لے کے رحمت آسمانوں سے
تعجب خیز تھا یہ ربط و ضبط انسان فانی کا / چڑھا ہرگز نہ اس کو نشہ کامرانی کا
یہ پہلی فتح تھی انسان کی شیطان کے اوپر / کہ بعد فتح قائم تھا بشر میزان کے اوپر

جب جنگ بدر میں فتح پانے کے بعد آنحضرت اور صحابہ مدینہ منورہ میں واپس آئے، اس وقت کے بہت سے دلچسپ واقعات نظم کیے گئے۔ ان کی تفصیل یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں مگر نمازیوں کی قوت ضبط کی تعریف میں جو شعر لکھے گئے ہیں وہ نہایت سبق آموز ہیں ؎

سر و سینہ کو وقف تیغ و خنجر کر کے آئے تھے / رہ حق میں یہ میداں سر کر کے آئے تھے
مگر اس فتح پر کوئی نہ شورش تھی نہ ہنگامہ / نہ کوئی ناچ گانا تھا نہ باجے تھے نہ دمامہ
نہ اپنے زور بازو کی کہیں تعریف ہوتی تھی / نہ انداز شجاعت کی کوئی توصیف ہوتی تھی
حریفوں کی مذمت بھی نہ تھی ان کی زبانوں پر / نہ کمزوروں پہ کوئی طنز تھی نہ پہلوانوں پر

جو لوگ فریق دشمن میں سے قید ہو کر آئے تھے ان کے متعلق آنحضرت نے بہت نرمی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان کے احکام جاری کیے۔ اس کی کیفیت ایسے مؤثر پیرایہ میں لکھی ہے کہ اس کو پڑھتے ہوئے رقت ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے ؎

اسیروں کو ہمیشہ عزت و اکرام سے رکھنا　　کوئی صدمہ نہ پہنچانا بہت آرام سے رکھنا
نہیں کرتا پسند اللہ سختی کرنے والوں کو　　کہ جنت کی بشارت ہے خدا سے ڈرنے والوں کو

اس جلد کے خاتمے کے قریب اہلِ مکہ کے انتقامی حملوں کا تذکرہ ہے اور جنگِ اُحد کا بیان شروع ہوتا ہے۔ اس جلد کے اشعار پہلی جلد کی طرح دو ہزار سے اوپر ہیں اور حجم اڑھائی سو صفحے سے زیادہ ہے۔ اور لکھائی چھپائی میں پہلی جلد کی سب خصوصیتیں قائم رکھی گئی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اسے بھی وہی قبولیت عطا کرے جو شاہنامۂ اسلام کی جلدِ اول کو حاصل ہوئی ہے اور حضرت حفیظ کو توفیق دے کہ وہ تاریخِ اسلام اور ادبِ اردو کی اس بیش بہا خدمت کو جاری رکھیں اور شاہنامۂ اسلام عالمِ اسلامی کے نہ مٹنے والوں کارناموں کی ایک مکمل منظوم تاریخ ہو۔

عبدالقادر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار

از ڈاکٹر محمد دین تاثیر ایم اے پی ایچ ڈی

کسی نظم یا شعر کے متعلق کسی قسم کی رائے کا اظہار کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے۔ داغ کو ہوسناک، غالب کو قنوطی، انشا کو ہزال اور اقبال کو قومی شاعر کہ دینا بدیہی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ کیا داغ وصل اور بوسے کے الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ کیا غالب زندگی کا رونا نہیں روتا۔ کیا انشا پھکڑ نہیں اڑاتا۔ کیا اقبال کا ترانہ ہر جگہ نہیں گایا جاتا؟ تو پھر یہ آرا بدیہیات میں سے نہ ہوئیں؟ کیا ان کے متعلق کسی مزید غور و فکر کی ضرورت ہے؟

مگر مشکل یہ ہے کہ یہ تمام تصورات ہوس۔ فلسفہ۔ ہزل۔ قومیت ایک طرز خیال کا نتیجہ معلوم نہیں ہوتے۔ ایک طرف ان شعرا کی ایک عام مشترک خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے جس کی بدولت ان سب کو ایک ہی نام "شاعر" سے پکارا جاتا ہے اور دوسری طرف جنسیات، نفسیات، اخلاقیات اور مختلف معیاروں پر تولا جاتا ہے۔ کسی کو ایک وجہ سے مقہور قرار دیا جاتا ہے اور کسی کو دوسری وجہ سے سراہا جاتا ہے۔ کیا تنقید کا یہ طریقہ صحیح ہے؟

یہ درست ہے کہ ہر تنقید سے حقیقۃً ذاتی پسند کا اظہار ہوتا ہے۔ نقاد کے اصول خواہ کس قدر مستند اور قدیم کیوں نہ ہوں ان کا اعتبار کرنا بجائے خود ایک ذاتی فعل ہے اور ان کا اولین و صحیح ایک ہی فرد ہوگا۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بیک وقت ایک ہی فن کے متعلق مختلف معیار استعمال کیے جائیں۔ نقاد کی پسند ذاتی سہی لیکن ان میں یگانگت کا ہونا ضروری ہے ورنہ تنقید محض ایک کھیل ایک دل لگی سی بن جائے گی۔ جو چاہے نقاد ہو جائے اور جو منہ میں آئے کہتا چلا جائے۔

تنقید کو ایک معین علم بنانے کی غرض سے چند ابتدائی امور کا تصفیہ ضروری ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا ادبی تصانیف کو جانچنے کے لیے ایک مقرر کردہ اصولی نظام، ایک خارجی ضابطہ تعزیرات درکار ہے؟ ہماری فصاحت و بلاغت کی پرانی کتب اس سوال کا جواب ہیں لیکن اُن کی استنادی حیثیت قریباً مفقود ہو چکی ہے، اور کیوں نہ ہوتی؟ عربی سے فارسی اور فارسی سے اُردو میں منتقل ہو کر بھی یہ کتابیں جوں کی توں رہیں۔ زمانہ اور اس کا مذاق بدل گیا مگر یہ نہ بدلیں اور کیسے بدلیں جب اُن کا اساسی اصول ہی یہ ہو کہ تبدیلی گناہ ہے اور جب ان کے پاس ہر شعبۂ ادب کے

متعین معیار ہو۔

مگر ان کتب کی نامقبولیت کی سب سے بڑی وجہ یہ کہ یہ تمام تجزیاتی ہیں۔ ان کے نزدیک ایک مستند تصنیف کو جانچنے کے لیے اُسے پُرزہ پُرزہ کر ڈالنا ضروری ہے اور پھر اُن کے پیش کردہ اصول بھی تسلی بخش نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مختلف انواعِ ادب کیا، ایک ہی نوع کے مختلف مظاہر کو کسی ایک ضابطے سے جانچنا غلطی ہے۔ یہی نہیں کہ نثر و نظم (ڈراما، افسانہ، غزل وغیرہ) کے لیے خاص معیار بنانا ضروری ہیں، بلکہ ایک شاعر سے دوسرا شاعر مختلف ہے اور مختلف معیارِ تنقید کا حقدار ہے ورنہ ادبیات میں جدت کا خاتمہ ہو جائے اور فقیہوں کے استدلال کُلُّ جَدِیْدٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ کی نذر ہو جائے۔

اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہم ہر تصنیف کو اس کے داخلی معیار سے دیکھیں، یہ دیکھیں کہ لکھنے والے کا مقصد کیا تھا، اور وہ اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہے۔ یہ نہ ہو کہ غزل گو کو اس لیے دھتکار دیا جائے کہ اس میں پیغام نہیں اور بانگِ درا کو اس لیے غیر شاعرانہ کہہ دیا جائے کہ اس میں تغزل کمیاب ہے۔ اس انفرادی معیار کو قائم کرنے کے بعد ہم یہ پوچھنے کے مجاز ہو سکتے ہیں کہ کیا مقصد بذاتِ خود قابلِ قدر ہے؟ اگر ہے تو کیا اسے ادبیات میں شامل کیا جا سکتا ہے؟ اور اسے کس نوعِ ادب میں شمار کرنا چاہیے، نثر میں یا نظم میں؟ افسانے میں یا ڈرامے میں؟ مگر عام طور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر یہ بحث ایک حد تک غیر ضروری اور خارج ہوگی۔

یہ کوئی ایسی پیچیدہ باتیں نہیں مگر ان کے پیش نظر نہ ہونے کی وجہ سے عجیب عجیب مضحکہ خیز مغالطے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چند سال ہوئے دکن میں کسی بزرگ نے ایک انگریزی نظریہ شاعری کو معیار بنا کر غالب کو تحت الثریٰ میں گرا دیا۔ معمولی مفروضات و روایات سے بے خبر نوجوان ہماری مشرقی شاعری کو سرے سے بے معنی قرار دے ڈالتے ہیں۔ ہمارے یو۔پی کے پرانے استاد لوگوں نے اقبال کو تو جو کچھ سمجھنا تھا سمجھا، اپنے ہم وطن اکبر کو بھی نہ چھوڑا۔ اس پر غریب تنگ آ گیا، کہنا پڑا ؎

تو سہی استادوں میں میری شاعری بیکار ہے
ساتھ سارنگی کا بلبل کے لیے دشوار ہے

جس طرح بلبل کے نغمے خارجی قانون سے آزاد ہیں ہر شاعر کو ایسی آزادی کا حق حاصل ہے۔ یہ نہیں تو بحث کرو کہ "شاہنامہ اسلام" ایک مثنوی ہے، اس کا وزن مثنوی کے مقررہ اوزان سے باہر ہے، مضامین و کڑی کی ترتیب تشبیہ غلط ہے۔ "شاہنامہ اسلام" مثنوی بھی نہیں اور حفیظ شاعر بھی نہیں۔ زبان اور فصاحت کی بحث آ جائے تو نقاد بھی اس میں کوشش کر سکتے ہیں۔ اگر ان اہل فن بزرگوں کے معیار پر اکتفا کیا جائے اور معانی کو نظر انداز کر کے محض الفاظ کے الٹ پھیر کو شاعری کا منتہا قرار دیا جائے تو یقیناً چرکین اپنے وقت کا ملک الشعراء کہلانے کا مستحق ہوگا۔ استادوں میں تو اب بھی تصور ہوتا ہوگا۔

"شاہنامہ اسلام" کا مقصد پیش کرنے کے لیے زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں مصنف نے خود ہی اس کو واضح کر دیا ہے۔ ضروری ہے کہ کسی مصنف کو پیش نظر رکھ کر وہ مقصد ہی اس کی تنقید کا مقصد ہو۔

گئی دنیا سے آقائی محمد کے غلاموں کی ... بھلا بیٹھے جو دنیا اپنے سلف کے کارناموں کی
ارادہ ہے کہ پھر ان کا لہو گرما دوں ... دل افسردہ میں آتشیں نغمے سناؤں
زمانے کو سنا دوں پھر ترانے ولولہ انگیز ... کہ رستے یہ تحقیق کی تاریخ بھی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلف کے کارناموں کو ولولہ انگیز طریقے سے سنانا۔ یہ ہے شاعر کا مقصد۔ عقل اور تاریخ کی بندش غیر ضروری ہے اس کا خیال اسی حد تک کرنا چاہیے جس حد تک اس پابندی سے ولولہ انگیزی میں نقص نہیں پیدا ہوتا۔ ظاہر ہے کہ اس صدی میں اگر خلاف عقل واقعات پیش کیے جائیں تو ولولہ کی جگہ ہنسی پیدا ہوگی اسی طرح سلف کے لیے تاریخی واقعات میں جن سے ہر طبقہ آگاہ ہے تبدیلی کرنے سے اصل میں رکاوٹ پیدا ہوگی مگر تصور کی وسعت کو روکنا عبث ہے۔

حفیظ نے اپنے مقصد کو اس طرح متعین کرکے اپنے راستے میں بہت سی مشکلیں پیدا کر لی ہیں۔ ہومر کے سامنے ایک افسانہ تھا جس میں وہ عشق و محبت، حسد و نفاق، رقابت اور جذبات کی کشاکش کے ساتھ ہر طرح کے عقلی و غیر عقلی واقعات بیان کیے جاتا تھا۔ فردوسی کے سامنے کارنامہ بھی ما قبل تاریخ ہے۔ ہمارے مرثیہ نگاروں نے تاریخ کو طلسم بنا رکھا ہے۔ جو چاہا ہے جس طرح چاہا ہے کر ڈالا ہے۔ حفیظ ان سب کے بعد آتا ہے اور سب سے بڑی مہم منتخب کر لیتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی ایسی مثال نہیں جو اس کی رہنمائی کر سکے۔ وہ اپنی منزل بھی آپ تلاش کرتا ہے اور اپنا راستہ بھی خود ہی بناتا ہے۔ یقیناً اس کا راستہ پل صراط سے زیادہ کٹھن ہے۔ تخیل کو وا چھوڑتا ہے تو شاہنامہ محض منظوم تاریخ رہ جائے۔ واقعات کو چھوڑے تو توہین کا مرتکب ٹھہرے۔ یہی [illegible] ان سختیوں کے سبب جست بن جاتی ہیں۔ یہی مشکلات اس کی کامیابی کو غیر فانی بنا دیتی اور حفیظ کو [illegible] کی صف میں جگہ حاصل کرنے کا حقدار بنا دیتی ہیں۔

شاہنامہ اسلام جلد دوم [illegible] تاریخی کتابوں، آیات اور احادیث کے حوالوں سے جا بجا مطلب [illegible] قدم قدم پر تاریخی تفصیلات کے بیان سے واقعات کی صداقت بیان ظاہر کیا جاتا ہے اور اسلاف کے ان کارناموں کو حضور اخلاق اور مناسب اصوات سے زندہ کر دکھاتا ہے۔

تاریخی تفصیلات سے محض عقل کی تسلی ہوتی ہے۔ مناظر ان کی قدر [illegible]

مبارک جمعہ کا دن مستحسن تھی دو [illegible]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ؏ یہ ستر اُونٹ دو گھوڑے یہاں سیراب ہو جاتے

ایک مسلسل بیان ہے :

بنایا اک عریشہ پھونس کا اربابِ ہمت نے ۔۔۔ قیام اس میں کیا بعد دعا فخرِ رسالت نے
نبی نے امر فرمایا کہ دو اہلِ نظر جائیں ۔۔۔ کہاں اُتری ہوئی ہے فوجِ قرشی کی خبر لائیں
علیؓ اور سعدؓ نے بڑھ کر نظر ہر سمت دوڑائی ۔۔۔ قریشی کافروں کی چھاؤنی چھائی ہوئی پائی
پلٹ کر عرض کی فوجِ گراں معلوم ہوتی ہے ۔۔۔ زمیں گویا حریفِ آسماں معلوم ہوتی ہے
مقامِ عدوۃ القصویٰ کا ٹیلہ اک طرف گھر کر ۔۔۔ ہے آسودہ خدا کے دشمنوں کا اک بڑا لشکر

یہ اونٹوں کی تعداد، تاریخ اور دن کا تعین، چھپر (عریشہ) کی تخصیص، مقامات اور افراد کے نام ان تفصیلات سے واقعیت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ مگر اتنا کام تو ہر تک بند بڑی بھلی طرح سرانجام دے سکتا ہے مگر حفیظ کا کمال یہ ہے کہ وہ اس ارضیہ کے آگے ایک چلتی پھرتی جیتی جاگتی تصویر کھینچ کر دیتا ہے۔ میں نہیں کہ سکتا کہ اس میں سینما کا کس قدر اثر شامل ہے۔ یوں یہ واقعیت ادبیاتِ حاضرہ کی عالمگیر خصوصیت ہے۔ یہ بات "طلسم ہوشربا" اور کسی جدید ناول کے مقابلے سے ظاہر ہوتی ہے۔ ہمارے مراثی میں بھی یہ حقیقت وضاحت سے نظر آتی ہے۔ انیس جزئیات میں اس کا ماہر ہے۔ گو زمانہ کی بدمذاقی اور ماحول کی ناہمواری اُسے کبھی کبھی اپنا ہمنوا کر لیتی ہے۔ مگر حفیظ بیسویں صدی کا شاعر ہے واقعیت اس کے "شاہنامہ" کی جان ہے۔ جنگ بدر کا نقشہ ہے۔ بے جان واقعات نہیں ولولہ انگیز کارناموں کا بیان ہے۔

دشمنوں کا لشکر ؎

اُڑتی، دوڑتی، اُٹھتی ہوئی، بڑھتی ہوئی آندھی ۔۔۔ زمیں پر پھیلتی، افلاک پر چڑھتی ہوئی آندھی

اُڑتی، دوڑتی، اُٹھتی...... یہ ہیجانی الفاظ پے بہ پے آکر معانی کی کس قدر صحیح ترجمانی کرتے ہیں۔ اس ٹکڑے میں اصوات کے مناسب استعمال کی اور مثالیں بھی نظر آتی ہیں ؎

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں اس پر ڈھولوں کی ڈم ڈم دف کی دف دف تھی
مغنّی والیوں کا شور تھا گیتوں کی غت غت تھی

ان اشعار کو اگر کوئی اردو سے ناواقف اجنبی بھی سن لے تو محض اصوات سے معانی کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اصوات کے ساتھ مصوّر الفاظ کو واقعات کو کس طرح زندہ کر دیتے ہیں۔ انفرادی جنگ کا منظر دیکھیے۔ حضرت حمزہؓ اور عتبہ کا مقابلہ ہے :

جناب حمزہؓ نے تلوار پر تلوار کو روکا
شکستی سے چمکی شے کے جھٹکے وار کو روکا

نظر آیا نہ کچھ اک جھنجھناہٹ کی صدا آئی
اُڑیں چنگاریاں تلوار سے تلوار ٹکرائی

ذرا مہلت جو پائی ایک پل جانے سے حمزہؓ نے
سُبک ہو کر نکالا ہاتھ اُلجھاوے سے حمزہؓ نے

لیا دشمن کو بڑھ کر تیغ فرخ فال کے نیچے
مگر عتبہ نے اپنا سر چھپایا ڈھال کے نیچے

حضرت زبیرؓ اور آہن پوش پہلوان ابو کرش کے مقابلہ میں کہیں کہیں شگفتہ ظرافت کی بھی جھلک ہے جس سے مشتعل جذبات کو کچھ کچھ تسکین ہو جاتی ہے۔ سننے والا دم لے کر آگے بڑھتا ہے :

نظر آیا کہ یہ انساں نہیں پُتلا ہے آہن کا
کوئی حصہ بجز آنکھوں کے نظر آتا نہیں تن کا

بشر تھا یا کہ تھا بیڈول سا اک ڈھول لوہے کا
چڑھا رکھا تھا جس نے تن کے اوپر خول لوہے کا

یہ کل آہن کی شاید ڈھل کے آئی تھی جہنم سے
زمیں پہ اپنے پیروں چل کے آئی تھی جہنم سے

بلا کے طعن تھے پُرپیچ جو ٹیڑھی کمانیں تھیں
سنانیں تھیں کہ دو پھن دار سانپوں کی زبانیں تھیں

جما کر پینترا کر کے اشارا مردِ غازی نے
انی رکھتے ہی اک نکتہ جو مارا مردِ غازی نے

ہوائی کر دیا باطل کے نیزہ باز کا نیزہ
زمیں پر سر کے بل آیا عدوئے رو ناز کا نیزہ

قریشی پہلواں کے ہاتھ سے جب اُڑ گیا بھالا
تو جھٹ کر ہاتھ اُس نے قبضۂ شمشیر پر ڈالا

مگر اب جاں نثارِ احمدِ مرسل کی باری تھی
کہ برچھی ہاتھ میں تھی اور قضا کی سانگ کاری تھی

جھپٹ کر شیر نے اک وار دشمن پر کیا کاری
جہاں آنکھوں کے دو سوراخ تھے برچھی وہاں ماری

سناں اس زور سے آہن کا چہرہ توڑ کر گزری
گھسی چشمِ عدو میں کاسۂ سر پھوڑ کر گزری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرِ خود سر نے حق سے سرکشی کرنے کا پھل پایا   کہ پھل برچھی کا سر میں دوسری جانب نکل آیا
گرا فولاد کا پُتلا زمیں پر سرنگوں ہو کر   ٹپکنے لگ گیا آنکھوں کے رستے موجِ خوں ہو کر
قفس کے ٹوٹنے سے طائرِ جاں اُڑ گیا آخر   اُدھر کھینچی جو برچھی زور سے پھل مُڑ گیا آخر

جگہ جگہ مضمون آفرینی بھی کی گئی ہے ؎

یہ تیغِ حمزہؓ تھی دو سے کیے اس کر خاکساری کے   زمیں پر آ رہی کر کے دو ٹکڑے جسمِ ناری کے

اور جب تصورِ عقل کی ارضی زنجیروں کو توڑ کر پرِ پرواز کشادہ کرتا ہے، حفیظ کا جذبۂ نیاز و عقیدت تاریخی واقعات کے سہارے سے بے نیاز ہو جاتا ہے، صحرا کی فضا میں کوئی بے جان بیاباں نہیں، خود دیدارِ یار کا بیکس تمنائی شاعر ہے، ہم ہیں، تم ہو، ہر صاحبِ دل ہے ؎

خبر کیا تھی الٰہی ایک دن ایسا بھی آئے گا   کہ تیرا ساقیٔ کوثر یہاں تشریف لائے گا
خبر کیا تھی یہاں تیرے نمازی آ کے ٹھہریں گے   شہید آرام فرمائیں گے نمازی آ کے ٹھہریں گے

"شاہنامۂ اسلام" میں وہ سب کچھ ہے جو رزمیہ نظموں میں ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ سب کچھ ہے جو اس قسم کی نظموں میں ہونا چاہیے۔ یقیناً حفیظ اپنے بیان کردہ مقصد میں کامیاب ہے۔ جن لوگوں نے شاہنامہ کے کچھ حصے بھی سُنے ہیں، اُن کے لیے یہ دعویٰ تحصیلِ حاصل ہے۔ وہ دل بہت ہی سنگین ہوگا جسے یہ آتشیں تیر نہ برما سکیں۔

تاثیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے دوست میرے محسن

شیخ سر عبدالقادر (مرحوم) انسانوں کی دُنیا میں میرے سب سے بڑے مُربی و مُحسن تھے ۱۹۵۰ء میں وفات پا گئے۔ لیکن میری شعر و شاعری، میری تصانیف، بلکہ میری زندگی کے دوسرے افکار پر اس وجودِ باجود نے جو اثر ڈالا۔ وہ انشاء اللہ دُنیا اور عقبیٰ میں میرے ساتھ رہے گا۔

ڈاکٹر تاثیر میرے ہم عصر اور ہم سخن تھے۔ ۱۹۵۱ء میں اچانک وفات پا گئے۔ ان کی وفات سے شعر و شاعری کا ایک ایسا نقاد گم ہو گیا ہے جس کا نظیر مجھے تو اب تک نہیں ملا۔

بازارِ دُنیا کا گاہک بھی نئے، اب جنسِ وفا کی قدر نہیں
بے سُود نمائش ہے جس کے لئے دل یہ مال پڑا ہے

حفیظ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنہائے گفتنی در پیرایۂ سرگذشتِ مصنّف

مسجد و مکتب

ابھی لوری نہ دی تھی جنبشِ دامانِ مادر نے
کہ دل گرما دیا تھا نعرۂ اللہ اکبر نے

نہ اُلٹا تھا ابھی مضمونِ طفلی کا ورق میں نے
لیا تھا بائے بسم اللہ سے پہلا سبق میں نے

ابھی ملبوسِ گویائی نہ تھا پوری طرح پہنا
کہ سیکھا تھا زباں نے قُل ھو اللہ احد کہنا

وظیفہ تھا کلامِ پاک ہی میرے جدّ و اب کا
دیا مجھ کو زبانِ مادری نے درس مذہب کا

پھر جس دن ہوا تھا سوئے مسجد رہنما میرا
ذہن حمدِ خدا سے ہو چکا تھا آشنا میرا

مجھے مسجد میں لے جایا گیا قرآن پڑھنے کو
خدا اور مصطفٰے کی راہ میں پروان چڑھنے کو

مرا اُستاد حق آگاہ تھا مردِ مسلماں تھا
پرستارِ خدائے پاک تھا پابندِ قرآں تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلماں تھا بہت ہی صاف وسادہ تھے اصول اُسکے
وہ کہتا تھا خدا اک ہے محمد ہیں رسول اُسکے

اُسے ایمان تھا ایمان ہی کی استقامت پر
فرشتوں پر کتابوں پر، رسولوں پر قیامت پر

محبت نے سکھائی تھی تمیزِ خوب و زشت اس کو
نظر آتا تھا صحرائے عرب باغِ بہشت اس کو

وہ کہتا تھا محمد کی محبت جانِ ایماں ہے
بنائے وحدتِ ملت ہے پشتیبانِ ایماں ہے

نظر ڈالی نہ تھی اُس نے کبھی اسبابِ زینت پر
خدا رحمت کرے اُس پاکباز و پاک طینت پر

عمل تھا تابعِ فرمانِ قرآنِ شریف اُس کا
رہا وقفِ ریاضت عمر بھر جسمِ نحیف اُس کا

وہ قائل تھا فقط اسلام ہی کی بادشاہی کا
دیا کرتا تھا درس اطفال کو علمِ الٰہی کا

کیا تھا خدمتِ ملت کا رستہ اختیار اُس نے
اسی دُھن میں بسایا گلشنِ کنجِ مزار اُس نے

"مری حُبِّ رسول اللہ کی بنیاد ہے مسجد
خدا آباد رکھے آج بھی آباد ہے مسجد"

تصور میں ہے اب تک صحنِ مسجد کا وہ نظارا
اُدھر اُستاد، اِدھر ہم، درمیاں رحل اور سیپارا

شکستہ بوریئے پر ہم سِنوں کا بیٹھنا مل کر
وہ ہر سادہ خوشی پر سب کا ہنسنا خوب کھل کھل کر

سبق سے پیشتر قرآں کو جھک کر چومتے جانا
وہ کیف انگیز قرأت کے اثر سے جھومتے جانا

وہ آوازِ اذاں پر دفعتاً خاموش ہو جاتا
صفیں آراستہ کرنا ہمہ تن گوش ہو جانا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ ذوقِ نعت خوانی محفلِ میلاد کے نغمے
وہ معصومانہ طفلی فطرتِ آزاد کے نغمے

مقدس تھے وہ سب چرچے مقدس تھیں وہ سب باتیں
وضو، وِرد و وظائف اور نمازیں اور مناجاتیں

یہی فردوس تھا جس میں ہوئی تھی ابتدا میری
اسی فردوس میں اے کاش ہوتی انتہا میری

زمانے کو تمنائیں تھیں دنیاوی بلندی کی
کہ اس طفلی میں اک تہمت تھی مجھ پر ہوشمندی کی

مجھے مسجد سے مکتب کی طرف تزویر نے کھینچا
تنازُعْ لِلْبقا کی آہنی زنجیر نے کھینچا

وہ مکتب آہ پہلا زینۂ تلقینِ بے دینی
دکھاتے ہیں جہاں آئینۂ آئینِ خود بینی

جہاں دیتے ہیں پہلا درس مذہب سے بغاوت کا
جہاں بوتے ہیں تخمِ اولیں نسلی عداوت کا

جہاں ماں باپ سے باغی کیا جاتا ہے بچوں کو
جہاں جھوٹوں کا پس خوردہ دیا جاتا ہے بچوں کو

جہاں باقاعدہ الحاد کی تعلیم ہوتی ہے
جہاں با ضابطہ شیطان کی تنظیم ہوتی ہے

جہاں مکر و ریا کا عقلمندی نام رکھا ہے
جہاں جور و جفا کا سربلندی نام رکھا ہے

وہاں داخل ہوا میں آہ بخت سوختہ میرا
سبق مسجد کے بھولے لُٹ گیا اندوختہ میرا

مقرر تھے یہاں اُستاد مجھ کو یہ سکھانے پر
کہ اب اللہ نہیں اک اور حاکم ہے زمانے پر

وہ کہتے تھے ترا اسلام ہے تلوار کا مذہب
مسلمانوں سے نفرت ہے نہایت پیار کا مذہب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہیں نامِ جہاد آئے تو وہ رہ رہ کے ہنستے تھے — پرانے غازیوں کو "راہزن" کہہ کہہ کے ہنستے تھے
مجھے اُن کے حضور احساس ہوتا تھا خجالت کا — کہ یہ تاریخ ہے یا تذکرہ عہدِ جہالت کا
لڑکپن کا زمانہ اور دِن تھے بے شعوری کے — اِسی میں ہو گئے طے مرحلے مذہب سے دُوری کے
یہ [illegible] کے مقاصِد اور تھے سارے — یہاں تہذیب تو تھی طور ہی بے طور تھے سارے
یہاں قرآں نہ تھا خود ساختہ قانون تھا کوئی — یہاں مذہب نہیں اِک اور ہی مضمون تھا کوئی
یہاں [illegible] کی تخریبیں تھیں یا گلوں کی تقسیمیں — یہاں رُوحوں کی تفریقیں تھیں یا جسموں کی تنظیمیں

نہ اِس مکتب میں جاتا میں نہ یُوں مسمُوم ہو جاتا
جواب معلوم ہے کاش اُن دِنوں معلُوم ہو جاتا

مری رُودادِ نادانی ہے افسانہ در افسانہ — کہیں اُکتا نہ جائے دوستوں کی طبعِ فرزانہ
نہیں فرصت مجھے بھی قصۂ ذاتی سنانے کی — مگر یہ داستاں ہے داستاں سارے زمانے کی
مثالِ عام ہے یہ اُن چمن زادانِ اجنبی کی — ہے جن کی روشنی طبع دشمن جانِ مذہب کی
کرو عبرت کی آنکھوں سے نئی دُنیا کا نظارا — نظر آتے ہیں کتنے خود غرض خود بین و خود آرا
یہ انساں ہیں مگر انساں کے نیک و بد سے بے پروا — مسلماں ہیں مگر اسلام کے مقصد سے بے پروا
وہ کیا جادو ہے [illegible] نے اِن کی سیرت منقلب کر دی — یہ کس نے دل کے اندر اس قدر نفسانیت بھر دی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر کیا ہے خطا اِن کی مگر کیا ہے قصور ان کا
نئی تہذیب کی پستی سے ابھرا ہے شعور ان کا

اِنہی کے حال پر صادق ہے قولِ حضرتِ اکبر
"ترقی پاتے ہیں لڑکے بجائے نورِ دیں کھو کر

غضب یہ ہے کہ مجھ لیتے ہیں تب جا کر چمکتے ہیں"

چلو بندیاں ہی سمجھو میری آشفتہ بیانی کو
اجازت دو کہ لاؤں اب نتیجے پر کہانی کو

ابھی عنوان ہی پیشِ نظر تھا نوجوانی کا
حوادث نے ورق اُلٹا کتابِ زندگانی کا

یہ وہ دن تھے کہ گل کھلنے لگے تھے باغِ ہستی میں
بہارِ رنگ و بو آوارہ تھی انساں کی بستی میں

جوانی آگئی، عشق آگیا، بیچارگی آئی
نئی وارفتگی آئی، نئی آوارگی آئی

چمن زارِ سعادت پر گھٹائیں شعلہ ریز آئیں
رُخِ مغرب سے الحادی ہوائیں تیز تیز آئیں

لباسِ حسن میں شیطان کی پرچھائیاں دوڑیں
مذاقِ عاشقی بن کر مری رسوائیاں دوڑیں

نگہباں کون تھا مجھ پر یہاں جس کی نگہ ہوتی؟
یہ مکتب تھا، کوئی مسجد نہ تھی جو سدِّ رہ ہوتی

مرے ماں باپ نے حسرت سے دیکھا اس تباہی کو
مگر وہ روک سکتے تھے کس طرح قہرِ الٰہی کو

مرے مکتب کے استادوں نے اتنی مہربانی کی
کہ میرے پاسبانوں ہی سے میری پاسبانی کی

یہ کارندے تھے شاید ابتلائے آسمانی کے
حوالے کر دیا مجھ کو بلائے ناگہانی کے

ہزاروں اور ہیں جن کا یہی انجام ہوتا ہے
نئی تعلیم کی تکمیل ہی ناکام ہوتا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پری بن کر بلا آئی اڑا کر لے چلی مجھ کو
سرِ بازار رسوائی اٹھا کر لے چلی مجھ کو

پرانی وحشت اچھلی تازہ مضموں ہو گیا پیدا
سوادِ نجد میں اک اور مجنوں ہو گیا پیدا

سرِ سودا زدہ سر پھوڑنے کی دھن میں چل نکلا
نیا فرہاد پتھر توڑنے کی دھن میں چل نکلا

نہ شیریں تھی نہ لیلیٰ تھی نہ محمل تھا نہ ایواں تھا
مگر دست و گریباں سے کوئی دست و گریباں تھا

کہیں بحرِ سخن میں غرق ہو جانا پسند آیا
کہیں نغمے کے بازاروں میں کھو جانا پسند آیا

خیالِ خام بلبل کے خیالِ خام میں الجھا
رگِ گل میں پھنسا میں رنگ و بو کے دام میں الجھا

[illegible] بلبلوں کی دعوتیں دیں خارزاروں کو
زبانی ہی زبانی آگ دکھلا دی چناروں کو

کبھی ساری خدائی کا مجھے سامان حاصل تھا
کبھی پھوٹی ہوئی تقدیر تھی ٹوٹا ہوا دل تھا

ادھر صحنِ حرم سے جانبِ بت خانہ جا نکلا
ادھر واعظ کے در پر صورتِ رندانہ جا نکلا

نہ پاسِ حق نہ خوفِ سیلیِ استاد تھا مجھ کو
نہ مسجد یاد تھی مجھ کو نہ مکتب یاد تھا مجھ کو

یہ مشتِ خاک تھی گویا بگولا جوش و مستی کا
ہوس تھی اور میں تھا اور جھولا خود پرستی کا

کوئی سرسام تھا شاید کہ گرمایا ہوا تھا میں
کوئی آندھی تھی جس کی راہ میں آیا ہوا تھا میں

مگر یہ نشۂ بے کیف آخر بے وفا نکلا
مجھے مفلوج کر کے صورتِ موجِ صبا نکلا

غضب تھا قلزمِ امید کا چڑھ کر اتر جانا
نہ جینا اب مجھے آساں نظر آیا نہ مر جانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوس گم ہو گئی آخر ہجومِ یاس و حرماں میں
یہ فتنہ سو گیا نیند آ گئی آغوشِ طوفاں میں

ہوئی رخصت خیال و خواب کی ہنگامہ آرائی
بھری دنیا کے اندر میں تھا یا اب میری تنہائی

حباب آسا مٹے سب ولولے جوشِ جوانی کے
نتائج رہ گئے خالی خیالی لن ترانی کے

خمار آلودہ و خمیازہ کش درماندہ و خستہ
مری جرأت شکستہ تھی مری امید پابستہ

سیلابِ الحاد اور کشتیٔ ملت

کھلیں آنکھیں تو اک ہنگامۂ محشر نظر آیا
عجب سیلابِ عالمگیر کا منظر نظر آیا

جدھر دیکھا نظر آئیں سکوں ناآشنا موجیں
تلاطم خیز شور انگیز آتش زیرِ پا موجیں

بلا کا جوش پوشیدہ تھا موجوں کی روانی میں
رواں تھیں اس طرح جیسے لگی ہو آگ پانی میں

حوادث بھی نظر آتے تھے دریائی بلائیں بھی
فلک پر چھا رہی تھیں تند طوفانی گھٹائیں بھی

تہِ آبِ معاصی تھیں نئی دنیا کی ایجادیں
دہائی دے رہی تھیں ڈوبنے والوں کی فریادیں

جنہیں بحرِ گنہ گاری میں ذوقِ تہ نشینی تھا
نظر آیا کہ ان کا ڈوب جانا اب یقینی تھا

نظر آیا میں اک کشتی میں ہوں کشتی ہے بوسیدہ
سواروں اور ملاحوں کے ہاتھوں سے زیاں دیدہ

یہ کشتی ایک رحمت تھی اخوت نام تھا اس کا
بشر کو غرق ہونے سے بچانا کام تھا اس کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہزاراں در ہزاراں ابتلائیں اس نے جھیلی تھیں
تھپیڑے اس نے کھائے تھے جفائیں اس نے جھیلی تھیں

یہ ہر سیلاب پر تیری تھی ہر طوفاں سے نکلی تھی
نئی جرأت نئے ارماں نئے ساماں سے نکلی تھی

اٹھایا بار اس نے ہر بلائے ناگہانی کا
دکھایا معجزہ ہر بار اس نے اپنے بانی کا

حوادث کے مقابل میں دکھایا تھا کمال اس نے
گزارے تھے ہزار و سیصد و پنجاہ سال اس نے

اخوت کی یہ کشتی مستعد تھی کام پر اب بھی
رواں تھی رحمۃ للعالمین کے نام پر اب بھی

مگر واحسرتا اس وقت غفلت تھی سوار اس پر
مسلط ہو گئے تھے خود غرض ارباب کار اس پر

یہ اس کشتی کے تختے توڑ کر سیکھے تھے تیراکی
یہ اس کشتی میں وزن کر کے منواتے تھے چالاکی

دل ان کے ہو گئے تھے سخت تر فولاد و آہن سے
یہ اکثر تاپتے تھے آگ اسی کشتی کے ایندھن سے

تکلف بر طرف میں بھی انہی کے ساتھ شامل تھا
انہی لوگوں کا تابع تھا اسی غفلت پہ عامل تھا

ہم اس کشتی میں تھے دریائے بے پایاں میں تھی کشتی
ہوائے تند میں سیلاب میں طوفاں میں تھی کشتی

ہم اس طوفاں کی زد پر تھے مگر بے فکر و بے غم تھے
بلائے خارجی طوفاں، بلائے داخلی ہم تھے

بلائے جانِ مستی تھی ہماری یہ تن آسانی
"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

[1] کتب سے میرا مقصد انگریزوں کے قائم کردہ اسکول ہیں
[2] اخوت کی کشتی کو توڑنے والے انگریز زدہ ملازمین سرکار

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹی ہوئی کشتی کا ملاح

تلاطم کی یہ طغیانی حوادث کی یہ بے باکی
معاذ اللہ یہ وحشت یہ منظر کی غضبناکی

"شب تاریک و بیم موج و گرداب چنیں حائل"
نہنگانِ اجل کی نیتیں بیداد پر مائل

غضب تھا اِک شکستہ ناؤ کا منجدھار میں پھنسنا
وفا کی سسکیاں قسمت کا رونا موت کا ہنسنا

فقط اِک "سرپھرا" ملاح طوفانوں سے لڑتا تھا
ہوا کے آب کے جنّوں سے شیطانوں سے لڑتا تھا

اگرچہ ناؤ میں انبوہ در انبوہِ انساں تھے
یہ سب ملاح کے ہم قوم تھے یعنی مسلماں تھے

یہ سب تھے عقل و جرأت میں ارسطو اور اسکندر
مگر آرام سے لیٹے ہوئے تھے ناؤ کے اندر

چلی جاتی تھی کشتی خشمگیں موجوں سے ٹکراتی
اُبھرتی بیٹھتی، دبتی دباتی اور چکراتی

کہیں گرداب کے مُنہ میں کہیں پُرشور دھارے پر
کبھی اِس کے اشارے پر کبھی اُس کے اشارے پر

ہوا کے دوش پر خونخوار عفریتوں کی فوجیں تھیں
پہاڑ اُٹھ اُٹھ کے ٹکراتے تھے یا پانی کی موجیں تھیں

فلک پہ بے تحاشا دوڑتے تھے ابر کے گھوڑے
کڑکتی بجلیاں برسا رہی تھیں آتشیں کوڑے

اُڑا کرتے ہیں صدموں سے جگر کے جس طرح لختے
اُکھڑتے جا رہے تھے رفتہ رفتہ ناؤ کے تختے

تعجب ہے کوئی پروا نہیں تھی ناؤ والوں کو
کہ طوفاں میں نظر آتی تھی خامی "باکمالوں" کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہیں معلوم تھا گرداب نے کشتی کو گھیرا ہے
گھڑی بھر میں یہ بیڑا اب نہ تیرا ہے نہ میرا ہے

انہیں دعوے تھے بحرِ زندگی میں ناخدائی کے
انہیں گُر یاد تھے گرداب میں مُشکل کُشائی کے

یہ طُوفانوں پہ کرسکتے تھے لچھے دار تقریریں
دکھا سکتے تھے تقریروں میں طُوفانوں کی تصویریں

ہوا کا رُخ ذرا بدلے تو سب کچھ جان جاتے تھے
تہِ دریا نہنگوں کی نظر پہچان جاتے تھے

یہ سب جو پاؤں پھیلائے ہوئے کشتی میں لیٹے تھے
پُرانے ناخداؤں اور ملاّحوں کے بیٹے تھے

مگر وہ "سرپھرا" ملاّح تنہا تھا، اکیلا تھا
اِدھر مَوجوں کی شدت تھی، اُدھر پانی کا ریلا تھا

وہ چلاّتا تھا "اٹھو بھائیو، آؤ، اِدھر آؤ
ذرا ہمت دکھاؤ دستِ و بازو کام میں لاؤ

ہوائیں اُڑ چکی ہے دھجی دھجی بادبانوں کی
شکستہ ہو چکی ہے ناؤ، مانگو خیر جانوں کی

اُکھڑ جائیں گے تختے، آؤ اِن کو تھام لو آکر
سلامت ہیں جو کچھ اوزار، اِن سے کام لو آکر

اِدھر سیلاب پھر آتا ہوا معلوم ہوتا ہے
اِدھر گرداب بَل کھاتا ہوا معلوم ہوتا ہے

نہیں ہنگام سونے کا کھڑے ہو جاؤ تن جاؤ
حوادث کے مُقابل آ نہیں دیوار بن جاؤ

مبادا ناؤ اب کے اور بھی کمزور ہو جائے
یہ گرداب بلا شاید دہانِ گور ہو جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ چلایا، وہ چیخا، منتیں کیں آہ وزاری کی
مگر بے سود تھا سب کچھ کسی نے بھی نہ یاری کی

نہ آمادہ ہوا کوئی بھی جرأت آزمائی پر
سبھی ہنستے رہے ملاح کی ہرزہ سرائی پر

بُلاتا تھا وہ نامِ غیرتِ اسلام لے لے کر
جھڑک دیتے تھے لیکن سب اُسے دشنام دے دے کر

مگر ملاح اپنے فرض کا احساس رکھتا تھا
وہ اپنے ساتھیوں کی آبرو کا پاس رکھتا تھا

اُسی نے جسم پر کھائے تھپیڑے تند موجوں کے
اُسی کے ساتھ ٹکرائے ہوائے تیز کے جھونکے

وہ اپنی جان پر سہتا رہا سہتا رہا تنہا
اٹھو! ہمت کرو!! کہتا رہا کہتا رہا تنہا

مگر ہنستے رہے ہنستے رہے غفلت کے شیدائی
اِسی کشتی کے ہمراہی، اسی ملاح کے بھائی

اُدھر بڑھتی رہی بڑھتی رہی دریا کی طغیانی
اِدھر گھٹتی رہی گھٹتی رہی [illegible]

شکستہ ناؤ کا ملاح بے دم ہو گیا آخر
بڑھا کر حوصلہ، تن میں لہو کم ہو گیا آخر

گرا دریا میں چپّو، ہاتھ سے پتوار بھی چھوٹی
شکستہ ہو گئے بازو، مگر ہمت نہیں ٹوٹی

وہ کشتی کے محافظ ڈھونڈتا تھا اب بھی یاروں میں
انہیں تاکید کرتا تھا اشاروں ہی اشاروں میں

مگر اُس کے اشاروں کو سمجھ سکتا نہ تھا کوئی
سمجھ سکتا بھی ہو تو اِس طرف تکتا نہ تھا کوئی

تھکن کا ہو رہا تھا اب اثر آہستہ آہستہ
لگا جھکنے وہ سرافراز سر آہستہ آہستہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وُہی سَر جو ہواؤں سے نہ طوفانوں سے جھکتا تھا — نہ فرعونوں سے جھکتا تھا نہ ہامانوں سے جھکتا تھا
نہ جھکتا تھا کبھی میر و وزیر و شاہ کے آگے — وہ سَر اِک مرتبہ پھر جھک گیا اللہ کے آگے
تعجب سے رِدائے ابر میں سے برق نے جھانکا — کہ یہ اِک آخری سجدہ تھا اِس مردِ مسلماں کا

شکستہ ناؤ میں طُوفان کی اِس چیرہ دستی میں
وہ اپنا فرض پُورا کر چکا تھا بحرِ ہستی میں

خدا کی راہ میں خلقِ خُدا کا رہنما بن کر — خود اپنی ناؤ میں ڈُوبے ہُوؤں کا ناخُدا بن کر
ستمگر ساتھیوں کے اور غیروں کے ستم سہنا — مگر از ابتدا تا انتہا ثابت قدم رہنا
مری آنکھوں نے پہلی مرتبہ یہ ماجرا دیکھا — ادائے فرض اپنے رنگ میں جلوہ نما دیکھا
اندھیری رات تھی اندھیر برپا تھا سفینے میں — مگر اک روشنی سی میں نے پائی اپنے سینے میں
شُعاعِ نُور جس سے عشق کی گرمی ہویدا تھی — مرے دل میں اسی ملّاح کی صُورت سے پیدا تھی
مگر غم نے بے حِس کر دیئے تھے دست و پا میرے — تحفظِ کشتیِ ملّت کا بس میں بھی نہ تھا میرے
زبانِ تازہ میں تھی اِک داستاں یاد آ گئی مجھ کو — سُنی تھی صحنِ مسجد میں یہاں یاد آ گئی مجھ کو
وہی تاریخ جس کو صدق کا آئینہ کہتے ہیں — نئی تہذیب کے بندے جسے پارینہ کہتے ہیں
خدا کے نام سے خوابیدہ بختوں کے جگانے کو — ہُوا میں لب کُشا افسانۂ ماضی سنانے کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہنامۂ اسلام

جلد دوم

بابُ اوّل

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

معرکۂ بدر[1]

یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک — فضائے بدر کو اِک آپ بیتی یاد ہے اب تک
زبانِ حال سے ماضی کے افسانے سناتے ہیں — مہ و انجم پہ اس مٹی کے ذرّے مسکراتے ہیں

---

[1] بدر مدینے سے ۸۰ میل کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔ یہ مقام اس نقطے کے قریب ہے جہاں مکے سے شام اور مدینے جانے کا راستہ دشوار گزار گھاٹیوں سے ہو کر نکلتا ہے۔ (مصنف)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پلٹ کر اِس جگہ شیطان آیا ہی نہیں اب تک فرشتوں کی زیارت گاہ ہے یہ سرزمیں اب تک

یہاں ہر صبح روشن پرتوِ خورشیدِ ایماں سے یہاں ہر شام رنگیں غازۂ خونِ شہیداں سے

جو دیکھا اِس کی آنکھوں نے وہ کب افلاک نے دیکھا حق و باطل کا پہلا معرکہ اِس خاک نے دیکھا

مرے پیشِ نظر کوئی کہانی ہے نہ قصّہ ہے یہ قرآنی بیاں تاریخ کا زرّیں حصّہ ہے

خدا کے بالمقابل جمع کر کے اِک خدائی کو اُٹھے تھے پہلوانانِ عرب زور آزمائی کو

قریشی فوج کو لے کر چلا شیطان مکّے سے[1] مدینے کی تباہی کو اُٹھا طوفان مکّے سے

یہ مُشرک جا رہے تھے حق پرستی کے مٹانے کو یہ آندھی چل رہی تھی شمعِ ہستی کے بجھانے کو

یہ شمشیریں یہ خنجر یہ تبر یہ تیر یہ بھالے یہ سب مردانِ جنگی اونچی اونچی کلغیوں والے

یہ آہن پوش اسوار اور زرہ پہنے ہوئے گھوڑے یہ ریشم کی کمندیں لوہے ہیں گوندھے ہوئے کوڑے

یہ اونٹوں کی قطاریں یہ رسد یہ خیمہ خرگاہیں ہزار[2] انسان جن کے خوف سے مسدود تھیں راہیں

یہ مکّے سے چلے تھے اور مدینے پر چڑھائی تھی اِدھر نام خدا تھا اُس طرف ساری خدائی تھی

لشکرِ اسلام کا وُرود

زمینِ بدر تک جب آگیا سیلِ سیہ کاری مدینے سے اُٹھا نُورِ خدا بحرِ ضیا باری

---

[1] اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ (پ۱۰ - الانفال - ع ۶ - ۴۸)

[2] ایک ہزار جانباز بہادروں کی خونخوار فوج لیکر جن کی سواری میں سات سو اونٹ اور تین سو گھوڑے تھے۔ ابوجہل آگے بڑھا (جرجہ ملحقہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مبارک جمعہ کا دن سترھویں[1] تھی ماہِ رمضاں کی
شہادت گاہ میں فوج آ پہنچی اہلِ ایماں کی

عجب انداز سے آئے خدا کے چاہنے والے
زبانیں خشک پوشاکیں دریدہ پاؤں میں چھالے

یہ اِس قربان گہ میں آج پیدل چل کے آئے تھے
نہا کر اوس میں اور دھوپ میں جل جل کے آئے تھے

نہ اِن کے پاس تلواریں نہ ان کے پاس ڈھالیں تھیں
نہ غلّہ اِن کے اونٹوں پر نہ پانی کی پکھالیں تھیں

عَلَم خورشید کا اِن کے سروں پر سایہ افگن تھا
کہ یہ ایک ایک چہرہ نورِ عرفانی کا مخزن تھا

مئے وحدت سے قلبِ مطمئن سرشار تھا اِن کا
کہ سردارِ دو عالمؐ قافلہ سالار تھا اِن کا

اِنہی کا فرض تصویرِ وفا میں رنگ بھرنا تھا
رگِ ہستی کو اپنے خون سے سیراب کرنا تھا

نہیں تھا تین سو تیرہ سے آگے تک شمار اِن کا
سُنا یہ ہے کہ اِن کے ساتھ تھا پروردگار اِن کا

حدّت کی شدّت

یہ اِس میدان کا خشک اور ریتیلا[2] کنارا تھا
نگاہِ ابرِ رحمت کا اسی جانب اشارا تھا

قدم ٹکنے نہ دیتی تھی زمیں پر دھوپ کی گرمی
قدم آگے بڑھانے میں تھی مانع ریت کی نرمی

---

[1] ۱۲ رمضان المبارک ۲ھ کو آپؐ تین سو تیرہ جاں نثاروں کے ساتھ مدینے سے نکلے۔ ۱۷ رمضان کو بدر کے قریب پہنچے (سیرت النبیؐ)

[2] چونکہ قریش پہلے پہنچ گئے تھے۔ انھوں نے مناسب موقعوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ بخلاف اس کے مسلمانوں کی طرف کنواں تک نہ تھا۔ زمین ایسی ریتلی تھی کہ اونٹوں کے پاؤں دھنس دھنس جاتے تھے۔ (سیرت النبیؐ ۲۶۵)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُڑی جاتی تھی ریگِ دشت گرمی سے ہوا ہو کر — زمیں پر بچھ گئی تھی دھوپ آتش زیرِ پا ہو کر
ہوا سیماب، مٹی ماہیٔ بے آب تھی گویا — فضا بارانِ رحمت کے لئے بیتاب تھی گویا

صحرا کی دُعا

یہ تشنہ لب جماعت جب یہاں پر رک گئی آ کر — دُعا کی دامنِ صحرا نے دونوں ہاتھ پھیلا کر
کہ اے صحرا کو آتشناک چہرہ بخشنے والے — رُخِ خورشید کو کرنوں کا سہرا بخشنے والے
ازل کے دن سے اب تک بھاڑ میں بھنتا رہا ہوں میں — صدائے زمزمۂ باراں دُور سے سنتا رہا ہوں میں
ہوا ہوں جب سے پیدا جان پانی کو ترستی ہے — مرے سینے کے اُوپر آگ کی بدلی برستی ہے
میں سمجھا تھا مقدر ہو چکی ہے دھوپ کی سختی — مری قسمت میں لکھی جا چکی ہے سوختہ بختی
بنایا رفتہ رفتہ سخت میں نے بھی مزاج اپنا — لیا ہر آبلہ پا سے زبردستی خراج اپنا
خبر کیا تھی الٰہی ایک دن ایسا بھی آئے گا — کہ تیرا ساقیِ کوثر یہاں تشریف لائے گا
اگر یہ بات پہلے سے مجھے معلوم ہو جاتی — مرے دل کی کدورت خود بخود معدوم ہو جاتی
خبر کیا تھی یہاں تیرے نمازی آ کے ٹھہریں گے — شہید آرام فرمائیں گے نمازی آ کے ٹھہریں گے
خبر کیا تھی ملے گی یہ سعادت میرے دامن کو — بنایا جائے گا فرشِ عبادت میرے دامن کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خبر ہوتی تو میں شبنم کے قطرے جمع کر رکھتا — چھپا کر ایک گوشے میں مصفا حوض بھر رکھتا

وہ پانی ان مقدس مہمانوں کو پلا دیتا — میں اپنی تشنگی دیدارِ حضرتؐ سے بجھا لیتا

مرے سر پر سے گذرا نوحؑ کے طوفان کا پانی — تاسف ہے کہ مجھ سے ہو گئی اُس وقت نادانی

اگر کرتا میں اُس پانی کی تھوڑی سی نگہداری — تو ہو جاتا مری آنکھوں سے چشموں کی طرح جاری

یہ ستر[1] اُونٹ دو گھوڑے یہاں سیراب ہو جاتے — مجاہد بھی وضو کرتے نہاتے غسل فرماتے

حضورِ ساقیٔ کوثر مری کچھ لاج رہ جاتی — مری عزت مری شرمِ عقیدت آج رہ جاتی

ترے محبوبؐ کے پیارے قدم اس خاک پر آئے — الٰہی حکم دے سورج کو اب آتش نہ برسائے

اگر اب میرے دامن سے ہوائے گرم آئے گی — تو مجھ کو رحمۃ للعالمینؐ سے شرم آئے گی

جلیل الشان مہمانوں کا صدقہ مہربانی کر — عطا بہرِ وضو ان کے لئے تھوڑا سا پانی کر

برائے چند ساعت ابرِ باراں بھیج دے یارب — بہاراں بھیج دے یارب بہاراں بھیج دے یارب

بارش کا نزول

دُعا صحرا نے مانگی دامنِ اُمید پھیلا کر — یکایک ابرِ باراں آسماں پر چھا گیا آ کر

---

[1] ہمراہ میں تین سو تیرہ مجاہدینِ اسلام کیساتھ بقولِ بعض ساٹھ اونٹ اور بقولِ بعض ستر اُونٹ تھے اور صرف دو گھوڑے تھے (مصنف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی کی منتظر تھی غالباً شانِ الٰہی بھی — کہ پیاسے تھے محمدؐ بھی محمدؐ کے سپاہی بھی

کرم کی شان وابستہ اسی شانِ کرم سے تھی — یہ رحمت رحمۃٌ للعالمینؐ کے دم قدم سے تھی

مدینے کی بلندی سے جو رحمت کی گھٹا آئی — تو استقبال کو فردوس کی ٹھنڈی ہوا آئی

یہ ریگستاں کہ اک اک بوند پانی کو ترستا تھا — اسی پر آج بادل چھا گئے تھے مینہ برستا تھا

برس کر کھل گیا بادل زمیں پر پھر گیا پانی — ہوئی اب چلنے پھرنے بیٹھنے اٹھنے میں آسانی

ہوئی ٹھنڈی نزولِ آب سے چھاتی بیاباں کی — تو اتری آکے فرشِ ریگ پر فوج اہلِ ایماں کی

کھلے میدان میں پیچھے نبیؐ کا آستانہ تھا — خدا کا فرش تھا اور لاجوردی شامیانہ تھا

جستجوئے غنیم

نزولِ آب سے تسکین و راحت ہو گئی طاری[1] — مٹی تشنہ لبی گرد کدورت دھل گئی ساری

سپاس و شکر سے لبریز تھا دل اس جماعت کا — بنا کر حوض پانی بھر لیا بارانِ رحمت کا[2]

---

[1] اس شعر میں آیت کا مفاد بیان کیا گیا ہے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ (انفال ع ۲)

یاد کرو جب تمہاری تسکین کے لئے اپنی طرف سے تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اور آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ تم کو پاک کرے اور شیطان کی نجاست تم سے دور کرے اور تمہارے دل مضبوط کرے اور ثابت قدم رکھے۔

[2] جا بجا پانی کو روک کر چھوٹے چھوٹے حوض بنا لئے کہ وضو اور غسل کے کام آئیں۔ (سیرت النبی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا اک عریشہ[1] پھونس کا اربابِ ہمت نے	قیام اس میں کیا بہرِ دعا فخرِ رسالت نے
اسی کے گرد ٹھہری یہ جماعت بے نواؤں کی	شہنشاہوں پہ خندہ زن تھیں تقدیریں گداؤں کی
نبیؐ نے امر فرمایا کہ دو اہلِ نظر جائیں	کہاں اتری ہوئی ہے فوجِ قرشی کی خبر لائیں
علیؓ او سعدؓ نے بڑھ کر نظر ہر سمت دوڑائی[2]	قریشی کافروں کی چھاؤنی چھائی ہوئی پائی
پلٹ کر عرض کی فوجِ گراں[3] معلوم ہوتی ہے	زمیں گویا حریفِ آسماں معلوم ہوتی ہے
مقامِ عُدوۃُ القصویٰ کا ٹیلہ اک طرف رکھ کر	ہے آسودہ خدا کے دشمنوں کا اک بڑا لشکر

ارشادِ ہادیؐ

ہوا ارشاد اب تم بھی ذرا آسودہ ہو جاؤ	وضو کر لو، نمازیں پڑھ لو پھر کچھ دیر سو جاؤ

[1] سعد بن معاذؓ رئیس اوس کی تجویز سے ایک چھپر بنایا جسے عرب کی اصطلاح میں عریشہ کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ اور صدیق اکبرؓ نے اسی عریشہ کے نیچے رات بسر کی (طبری و ابن ہشام)

[2] اس وقت خبر لانے والے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سعد وقاصؓ اور بقولِ بعض ان کے ساتھ زبیر بن عوامؓ تھے (طبری و ابن ہشام)

[3] جب بدر میں پہنچے تو دیکھا مکہ کا لشکر جو تعداد میں ان سے سہ گنا اور سامان میں ہزار گنا زیادہ ہے اترا ہوا ہے
(رحمۃ للعالمین صفحہ ۱۰۴، خاتم المرسلین صفحہ ۲۰۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمہارے امتحاں ہونے کا وقت آیا ہے — کہ اپنے پوجنے والوں کو شیطاں گھیر لایا ہے
تمہارے سامنے اعدائے دیں موجود ہیں سارے — اُگل ڈالے ہیں مکے نے یہاں اپنے جگر پارے[1]
خدائے پاک کا ارشاد تھا ارشادِ پیغمبر — صحابہؓ نے کمر کھولی توکلتُ علی اللہ پر
لیا خورشید نے آرام گاہِ شام کا رستہ — وضو کر کے نمازی ہو گئے میداں میں صف بستہ

ابوجہل کے جاسوس

یہ نقشہ دیکھ کر کفار کے جاسوس بھی بھاگے — بیاں کر دی یہ صورت سربسر بوجہل کے آگے
کہ ہم کو روکنے کے واسطے کچھ لوگ آئے ہیں — محمد ان مسلمانوں کو اپنے ساتھ لائے ہیں
جو مکے سے نکل بھاگے تھے وہ سب ساتھ آئے ہیں — مدینے والے بھی کچھ لوگ خالی ہاتھ آئے ہیں
ہنسی آتی ہے شکلیں دیکھ کر ان شیر مردوں کی — کہ لشکر کیا ہے اک ٹولی سی ہے آوارہ گردوں کی
نہ جانے کون سے برتے پہ نکلے ہیں لڑائی کو — نہتے ہیں مگر آئے ہیں خنجر آزمائی کو

---

[1] آنحضرت نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: هذه مكة قد ألقت إليكم أفلاذ كبدها۔ مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر کے ٹکڑے نکال کر ڈال دیے ہیں۔ (ابن ہشام، طبری، زرقانی وغیرہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ جان و جسم کی خاطر سر و ساماں نہیں رکھتے
سر و ساماں کہاں سے لائیں جسم و جاں نہیں رکھتے

ہمارے رحم پر موقوف ہے مرگ و حیات ان کی
فقط دو تین سَو افراد ہے کُل کائنات ان کی

ابُوجہل کا غرور

بیاں جب کر چکے جاسُوس اہل اللہ کی حالت
خوشی سے کھل کھلا کر ہنس پڑا بُوجہل بدقسمت

کہا خود صیدِ چل کر آگیا صیّاد کے آگے
چلی آئی ہیں کھنچ کر گردنیں جلّاد کے آگے

بڑے بُت نے کرشمہ اپنی قدرت کا دکھایا ہے
محمّد اور اُس کے ساتھیوں کو گھیر لایا ہے

یہ کہہ کر خیمے خیمے کو دیا پیغامِ تیاری
کہ پُورا ہو چلا اے بھیڑیو! ارمانِ خونخواری

سنانوں کو زبانوں سے زیادہ تیز کر رکھو
نگاہوں کی طرح تیروں کو زہر آمیز کر رکھو

خوشی کی رات کاٹو آج اپنے اپنے ڈیرے میں
کریں گے حملہ اُٹھ کر صبحِ کاذب کے اندھیرے میں"

بَدر میں رات کا منظر

کیا خورشید نے مغرب کے گھر ساماں بسیرے کا
بِساطِ ارض پر قائم ہُوا پہرا اندھیرے کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سکوتِ مرگ نے شب خون مارا فوجِ ہستی پر
سپاہِ خواب قابض ہو گئی آنکھوں کی بستی پر

فضا ہنگامۂ شور و فغاں سے ہو گئی خالی
فلک پر لشکرِ سیّارگاں نے چھاؤنی ڈالی

اُفق سے چاند مشعل لے کے نکلا دیدبانی کو
اُڑھا دیں چاندنی نے چادریں خاک و پانی کو

ارادے ساتھ لے کر سو گیا انسان کا لشکر
اُدھر شیطان کا لشکر، اِدھر رحمٰن کا لشکر

تصویر کے دونو رُخ

وہاں عیش و طرب نے کر دیئے افلاک پر بستر
یہاں ان خاکساروں نے جمائے خاک پر بستر

وہاں لحمِ برشتہ بھی کشتی مے کی روانی بھی
برائے ساقیِ کوثر یہاں کمیاب پانی بھی

وہاں خونخوار تلواروں نے دھاریں سان پر رکھیں
نہتّوں نے یہاں آنکھیں فقط ایمان پر رکھیں

وہاں چنگ و دف و رقص اور نغمے کی طرب کوشی
یہاں ذکرِ خدا دل میں لبوں پر مُہرِ خاموشی

وہاں بھوکی نگاہیں باوجود فارغ البالی
یہاں آنکھوں میں استغنا مگر جیبِ شکم خالی

وہاں بوجہل محوِ استراحت خوابِ غفلت میں
یہاں اللہ کا محبوب محرابِ عبادت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی شب بیداری

سُلا کر پہلوؤں میں سب کو سوئی بدر کی وادی
نہ تھا بیدار کوئی ہاں مگر اسلام کا ہادی[1]

یہی سر تھا کہ سجدہ ریز تھا درگاہِ باری میں
یہی روشن جبیں مصروف تھی طاعت گزاری میں

یہ پُر انوار آنکھیں اشک کی لڑیاں پروتی تھیں
خدا کے سامنے خلقِ خدا کے غم میں روتی تھیں

اِسی پر منحصر تھی گلشنِ ہستی کی شادابی
یہ قلبِ مطمئن تھا اور دُنیا بھر کی بے تابی

پڑے تھے اک طرف فرزندِ اُمت خوابِ راحت میں
محمدؐ کی زباں وقفِ دُعا تھی فکرِ اُمت میں

صُبحِ کاذب

ابھی روئے زمیں پر صُبحِ کاذب کا دُھندلکا تھا
اندھیرا گھر گھرا تھا اُجالا ہلکا ہلکا تھا

نہ کی تھی شاہِ خاور نے ابھی اُٹھنے کی تیاری
ابھی تھا آسماں پر ماہ و انجم کا سفر جاری

ابھی ذروں نے سطحِ ریگ پر آنکھیں نہ کھولی تھیں
ابھی بلبل نہ چہکی تھی ابھی چڑیاں نہ بولی تھیں

اچانک سینۂ شیطاں میں اُبھرے ولولے دل کے
اُٹھے تصویر کے تاریک رُخ پر نقش باطل کے

---

[1] تمام صحابہ نے تھک کر حصولِ راحت کے بعد آرام کیا۔ صرف ایک ذاتِ نبوی تھی جو صبح تک بیدار اور مصروفِ دعا رہی۔
(سیرت النبی، کنز العمال غزوہ بدر بروایت مسند ابن حنبل و ابن ابی شیبہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُٹھا بُوجہل کی صورت میں خونیں رنگ کا فتنہ
اسی کے بختِ خفتہ نے جگایا جنگ کا فتنہ

اُٹھے گمراہ بندے بہرِ تدبیرِ خداوندی
لگی ہونے قریشی خانوادے میں کمر بندی

ضمیر کی آواز۔ صلح کی ایک کوشش

ابُوسفیان بھی اب آچکا تھا، ساتھ شامل تھا
مگر بُوجہل ہی اس قوم میں فرعونِ کامل تھا

بزرگی کے سبب سب کا سپہ سالار تھا عُتبہ
کہ غیرت دار تھا زردار تھا، سردار تھا عُتبہ

اگرچہ روکتا تھا اس لڑائی سے ضمیر اس کو
مگر ہٹنے نہ دیتا تھا ابُوجہلِ شریر اس کو

حکیم ابنِ حزام اس فوج میں اک مردِ دانا تھا
کہ اس کی دُور اندیشی کا قائل اک زمانہ تھا

لہ ابوسفیان نے اس جنگ کی آگ بھڑکائی تھی۔ اس کا تجارتی قافلہ خطرے سے نکل گیا تو اس نے کہلا بھیجا۔ اب لڑنے کی ضرورت نہیں۔ ابُوجہل نہ مانا اور کہلا بھیجا کہ ہم تمام عرب پر رعب ڈالنے کیلئے شوکت کا اظہار کئے بغیر واپس نہ ہونگے۔ ابُوسفیان کو یہ پیغام ملا تو اس نے کہا یہ ضرور اپنی قوم کو ہلاک کرے گا۔ چنانچہ مال تجارت اور قافلے کو امن کی جگہ پہنچا کر ابوسفیان بھی چند آدمیوں کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوا۔ (دیکھو ابن اثیر)

سلہ عتبہ بن ربیعہ قریش کا سب سے معزز رئیس فوج کا سپہ سالار تھا۔ (سیرت النبی)

سلہ حکیم ابن حزام حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بھتیجے اس وقت تک کافر تھے۔ عمر میں آنحضرتؐ سے پانچ برس بڑے تھے زمانہ جاہلیت میں آنحضرتؐ سے نہایت محبت رکھتے تھے اور نبوت کے بعد بھی یہ محبت قائم رہی تاہم فتح مکہ تک ایمان نہ لائے۔ وہ رؤسائے قریش میں تھے۔ (سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

سراسر ظلم و خونریزی سے اس کو کچھ ہراس آیا
اندھیرے منہ اٹھا یہ نیک دل عتبہ کے پاس آیا

کہا اے عتبہ اے سردار قوم اے فوج کے افسر
قریشی خانوادے میں نہیں تجھ سے کوئی برتر

اگر چاہے تو اعزاز دوامی تجھ کو مل جائے[1]
ازل کی اور ابد کی نیک نامی تجھ کو مل جائے

محمدؐ کو اوائل عمر ہی سے جانتے ہیں ہم
وہ سچا ہے دیانت دار ہے یہ مانتے ہیں ہم

ہمارے دین و مذہب سے ہے بیشک اختلاف اس کو
تو کیا اتنی خطا ہم کر نہیں سکتے معاف اس کو

محمدؐ میں بھی عبدالمطلب کا خون ہے آخر
قریش اور آل ہاشم ایک ہی مضمون ہے آخر

علیؓ حمزہؓ عمرؓ بوبکرؓ یہ سب اپنے ہی بھائی ہیں
انہی سے جنگ ہے یہ سب محمدؐ کے فدائی ہیں

ذرا سوچو جو ان کے قتل کرنے کا نتیجہ ہے
کوئی عمو کوئی بھائی کوئی بیٹا بھتیجا ہے

وہ خود اپنے وطن سے دور ہیں اتنا ہی کافی ہے
غریب و مفلس و مجبور ہیں اتنا ہی کافی ہے

یہ خونریزی مجھے بے حد بری معلوم ہوتی ہے
عزیزوں ہی کی گردن پر چھری معلوم ہوتی ہے

اگر میرا کہا مانو تو خونریزی سے باز آؤ
تحمل کی دکھاؤ شان اس تیزی سے باز آؤ

اٹھو تیار ہو چڑھتی ہوئی اس موج کو روکو
سپہ سالار ہو بڑھتی ہوئی اس فوج کو روکو

تمہارے ہاتھ سے یہ کام سرانجام ہو جائے
تو گویا رہتی دنیا تک تمہارا نام ہو جائے

---

[1] دیکھو سیرت النبی علامہ شبلی صفحہ ۲۹۵

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عُتبہ کا جواب

کہا عتبہ نے ہاں اے مَردِ دانا سچ کہا تُو نے — بظاہر میرے دل کا حال ظاہر کر دیا تُو نے
مگر یہ قتل و غارت فوج والے اب نہ مانیں گے — یہ بھالے برچھیاں بے دیکھے بھالے اب نہ مانیں گے
اگر یہ مان بھی لیں صلح پر تیار ہو جائیں — یہ زور آور یکایک صاحبِ ایثار ہو جائیں
تو پھر بھی صُلح اے مردِ معمّر غیر ممکن ہے — کسی صورت نہیں ممکن سراسر غیر ممکن ہے
ہمارے دوست کی فطرت سے تُو اے دوست واقف ہے — ابُوجہل اس طریقِ کار کا قطعاً مخالف ہے
مَیں دعوے سے یہ کہہ سکتا ہوں وُہ ہرگز نہ مانے گا — ہمیں نادان سمجھے گا، ہمیں نامَرد جانے گا

اگر تم چاہتے ہو صُلح، اُس کو راہ پر لاؤ
مری جانب سے وہ پیغام خود بھی جا کے سمجھاؤ

حکیم کا ابُوجہل کو سمجھانا

حکیم اُٹھ کر یہاں سے خیمۂ بُوجہل پر آیا — تو بہرِ جنگ اس کو تیر پھیلاتے ہُوئے پایا
سمجھایا اُونچ نیچ اُس کو لیا پھر نام عُتبہ کا — بڑے لطف اور نرمی سے دیا پیغام عُتبہ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اِس قتل و خونریزی کا آخر کیا نتیجا ہے ۔۔۔ کہ عبداللہ کا بیٹا تمہارا بھی بھتیجا ہے

لڑائی میں ہماری فتح ہو گی پھر بھی کیا ہوگا ۔۔۔ کہ دامن سر بسر خونِ عزیزاں سے بھرا ہوگا

اَبُوجہل کی ضد اور فتنہ انگیزی

اَبُوجہل[1] اور راہِ راست پر آجائے ناممکن ۔۔۔ جہنم سے قدم کافر کا ہٹنے پائے یہ ممکن!

یہ باتیں سنتے ہی ظالم کے نتھنوں سے دھواں نکلا ۔۔۔ یکایک فتنہ بن کر ناری آتش زباں نکلا

پکارا اے قریش اے لات و عزّیٰ کے پرستارو ۔۔۔ سپہ سالار عُتبہ ہو گیا نامرد اے یارو

یہاں تک آ کے اب پہلوتہی کرتا ہے لڑنے سے ۔۔۔ محمدؐ کو مقابل دیکھ کر ڈرتا ہے لڑنے سے

سمجھ جاؤ کہ بے معنی نہیں خوف و خطر اُس کا ۔۔۔ مسلمانوں میں شامل ابوحذیفہؓ ہے پسر اُس کا[2]

دلِ عُتبہ میں اُس کے قتل کا خطرہ سمایا ہے ۔۔۔ کہ وہ بھی آج اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا ہے

رُخِ عُتبہ کو دیکھو چھا گئی ہے کس قدر زردی ۔۔۔ اِسے کہتے ہیں نامردی اسے کہتے ہیں نامردی!

اگر عُتبہ نے ہمت ہار دی ہے ہار دینے دو ۔۔۔ اگر دیتا ہے دم تم کو سپہ سالار دینے دو

---

[1] اَبُوجہل کو مکے والے ابوالحکم بھی کہتے تھے۔ اصل میں اس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔ (مصنف)

[2] عُتبہ کے فرزند ابوحذیفہؓ اسلام لا چکے تھے۔ اور اس معرکہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ آئے تھے۔ اس بنا پر ابوجہل نے یہ طعنہ دیا کہ عُتبہ اس لئے لڑائی سے جی چراتا ہے کہ اس کے بیٹے پر آنچ نہ آئے۔ (دیکھو سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُسے کہہ دو پہن لے چوڑیاں تلوار رہنے دے — مگر مردوں کو اپنے عزم کا مختار رہنے دے
ہم اس گرمی کے موسم میں کہاں سے آئے ہیں چل کر — یہ سارا لاؤ لشکر اس جگہ پہنچا ہے جل جل کر
یہ دن ہم نے کفِ افسوس ملنے کو نہیں کاٹے — یہ کالے کوس واپس لوٹ چلنے کو نہیں کاٹے
بڑی مشکل سے ہم نے منزلِ مقصود پائی ہے — ہماری منزلِ مقصود خنجر آزمائی ہے
نہ بچ کر جانے پائیں آج دشمن دیوتاؤں کے — یہ بندے اِک خدا کے ہیں مخالف سب خداؤں کے
تمہارے دین کے دشمن کھڑے ہیں سامنے یارو — اٹھو، تیار ہو جاؤ، بڑھو، حملہ کرو، مارو!!
شکار آیا ہوا ہے اب تمہارے ہاتھ صیادو — پچھاڑو، ذبح کر دو، باڑھ تلواروں کی کھلا دو
بجھا دو پیاس اس تشنہ زمیں کی آبِ خنجر سے — گھٹا تیغوں کی اُٹھے، بجلیاں چمکیں لہو برسے
یہ سب ہیں اپنے رشتہ دار، توڑو بند بندان کا — معزز ہیں کرو نیزوں پہ رکھ کر سر بلند ان کا

لشکرِ کفار کی آمادگیِ جنگ

یہ سُن کر ایک طوفاں آ گیا دریائے لشکر میں — نکل آئے سپاہی لیس ہو ہو کر گھڑی بھر میں
سُنا بوجہل کا عُتبہ نے طعنہ جوش میں آیا — کمالِ برہمی سے دامنِ حق پوش میں آیا
اُٹھا شعلہ تکبّر کا، تدبّر رہ گیا جل کر — کہا، اچھا نظر آجائے گا میدان میں چل کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

وہ بزدل کون ہے جو داغِ نامردی اٹھاتا ہے — بہادر کون ہے جو سب سے پہلے سر کٹاتا ہے[1]

یہ کہہ کر ہو گیا تیار عُتبہ لڑنے مرنے کو — غریبوں بے گناہوں کے لہو میں ہاتھ بھرنے کو

سواروں نے پیادوں نے سنبھالے برچھیاں بھالے — سروں پر خود پہنے اور چہروں پر جھِلم ڈالے

اُٹھا بانگِ دُہل کے شور سے کُفّار کا لشکر — سجا کر جسم پر شمشیر و تیر و نیزہ و خنجر

انانیت کا دم بھرنے لگے ڈھول اور نقارے — صدائے طبل سے تھرّا اُٹھے دشت و جبل سارے

درندے خوف کھا کر جا چھُپے تاریک غاروں میں — ہُوا اک حشر برپا جاگ اُٹھے مُردے مزاروں میں

چلے جب جنگ کو قرشی جواں تیار ہو ہو کر — ستارے ڈر کے مارے سو گئے بیدار ہو ہو کر

یہ منظر دیکھ کر چہرہ قمر کا پڑ گیا پیلا — کہ اُبھرا داغ بن کر عُدوۃُ القصویٰ کا یہ ٹیلا

فلک نے اک غبارِ نُور ہر جانب بکھیرا تھا — مگر ٹیلے کے سائے میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا

اُفق کے رُخ پہ چھُوٹے جس طرح پردہ گھٹاؤں کا — ہُوا تھا اس طرح قائم یہاں لشکر بلاؤں کا

صُبحِ صادق

فرشتوں کو نئے احکام بخشے ربِّ عزّت نے — کمر کس کس کے باندھی کارپردازانِ قدرت نے

---

[1] عُتبہ نے ابوجہل کا طعنہ سُنا تو غیرت سے سخت برہم ہوا۔ اور کہا کہ میدانِ جنگ بتادے گا کہ نامردی کا داغ کون اٹھاتا ہے (سیرت النبیؐ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلک پر سے اُڑا رنگِ قمر آہستہ آہستہ
ہویدا ہو چلا نُورِ سحر آہستہ آہستہ

جبینِ پاک اٹھی سجدے سے چمکی برقِ طور آخر
ہُوا رُوئے زمیں پر صبحِ صادق کا ظہور آخر

مُصلّے سے اُٹھا ہادیؐ جگایا جاں نثاروں کو
خدا کے سامنے حاضر کیا طاعت گذاروں کو

صدائے نغمۂ توحید گونج اٹھی فضاؤں میں
وہی رفتہ روانی آگئی ساکن ہواؤں میں

ادا کر لی نمازِ صُبح اسلامی جماعت نے
تو رُخ میدان کی جانب کیا فخرِ رسالت نے

نتیجۂ جنگ کے متعلق پیمبرؐ کی پیشگوئی[1]

لبِ مُعجز نما نے فتح و نُصرت کی بشارت دی
شہادت کے طلبگاروں کو جنّت کی بشارت دی

بتایا دشمنانِ دینِ حق کا نام لے لے کر
کہ مٹ جائیں گے سب تیغِ فنا کا جام لے لے کر

یہ شیبہ بن ربیعہ کا ہے یہ زمعہ کا مقتل ہے
اُمیّہ کا یہ مدفن اور یہ عُتبہ کا مقتل ہے

یہ لے جائیں گے حسرت ہی دلِ ناپاک کے اندر
ابُوجہل اس جگہ لوٹے گا خون و خاک کے اندر

جو کثرت آج قلّت کو مٹا دینے کی طالب ہے
اُسے معلوم ہو جائے گا حق باطل پہ غالب ہے

بجز حسرت یہ ظالم حملہ آور کچھ نہ پائیں گے
جہاں سے آج داغِ رُوسیاہی لے کے جائیں گے

---

[1] جنگ سے پہلے آپ نے میدانِ جنگ کا معائنہ کیا اور بتایا کہ انشاء اللہ فلاں دشمن اس جگہ اور فلاں اس جگہ قتل ہو جائیں گے۔ (رحمۃ للعالمین صفحہ ۱۰۰)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ دولت کام آئے گی نہ شوکت کام آئے گی
فقط ایمان کام آئے گا، وحدت کام آئے گی

یہ باتیں کہہ کے ہادی نے دعائے خیر فرمائی
صحابہؓ کی جماعت کو دیا اِذنِ صف آرائی

مجاہدینِ اسلام

مجاہد عشق کو مختار کر کے مرنے جینے پر
مثالِ کوہِ آہن ڈٹ گئے مٹی کے سینے پر

سرِ راہِ شہادت سربلندوں نے صفیں باندھیں
خدا کا حق ادا کرنے کو بندوں نے صفیں باندھیں

یہ اک مسجود کے ساجد، یہ اک مطلوب کے طالب
یہ اک معبود کے عابد، یہ اک محبوب کے طالب

نہ ملک و مال کی دھن میں، نہ عزّ و جاہ کی خاطر
فقط اسلام کی خاطر، فقط اللہ کی خاطر

خیالِ مرگ کر سکتا نہ تھا ہرگز ملول ان کو
کہ بہرِ جنگ لائے تھے صداقت کے اصول ان کو

نہ ذاتی رنج تھا کوئی نہ کینہ ان کے سینوں میں
صفائے قلب تھی مانندِ آئینہ جبینوں میں

نہ کوئی زعمِ باطل تھا نہ کوئی جوشِ ہنگامی
نہ فکرِ کامیابی تھی نہ ذکرِ خوفِ ناکامی

نہ کثرت کی کوئی پروا نہ تھا قلت کا غم ان کو
نہ کچھ اندیشۂ پست و بلند و بیش و کم ان کو

ؔ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پ الانفال ع۹ ۝
اور یاد رکھو تمہاری جمعیت کچھ مفید نہیں گو وہ کتنی ہی کثیر ہو اور خدا مومنوں کے ساتھ ہے۔

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہتے تھے مگر تسکین و اطمینان رکھتے تھے
کہ ساماں پر نہیں ایمان پر ایمان رکھتے تھے

یہ چند افراد عالی حوصلہ عابد تھے زاہد تھے
یہی تھے ہاں یہی اسلام کے سچے مجاہد تھے

مجاہد تھے کہ جوش و ضبط کی خاموش تصویریں
مجاہد تھے کہ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کی تفسیریں

چلے آئے تھے مسجد سے نمازی آج میداں میں
صفیں باندھے کھڑے تھے بن کے غازی آج میداں میں

نہ مسجد میں نہ بیتُ اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں[1]

---

[1] الجنة تحت ظلال السیوف۔ ترجمہ :۔ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معرکۂ نور و ظلمت

استعارہ از طلوعِ آفتاب

سحر کے دیکھ کر آثار تاریکی بھی گھبرائی — سمٹ کر ایک بدلی بن گئی اور شرق پر چھائی

نظر آئی اسی میں رات کو اپنی ظفرمندی — کہ ہو جائے کسی صورت سحر کے گھر کی در بندی

دھواں اُٹھا کہ روکے شعلہ ہائے نور کا رستہ — درِ خاور پہ بیٹھا لے کے زنگی فوج کا دستہ

مکدّر ہو کے ظلمت نے ضیا کو روکنا چاہا — غبارِ دُود نے موجِ صبا کو روکنا چاہا

مرض نے تند خو ہو کر دوا کو روکنا چاہا — شفا کے رُوبرو ہو کر شفا کو روکنا چاہا

خس و خاشاک نے سیلِ فنا کو روکنا چاہا — دلِ ناپاک نے نورِ خدا کو روکنا چاہا

اندھیرے نے کوئی صورت نہ دیکھی سر چھپانے کی — تو کی اک آخری کوشش اُجالے کو دبانے کی

HAMEEDI
''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

افق پر چھا گئے ... حصارِ آہنیں بن کر
کہ سوچا کیا نہ آنے پائے گی کوئی کرن چھن کر

ہوا نظر آتی ظلمات کے ان خانہ زادوں سے
کہ جز پرخاش کچھ ظاہر نہ تھا ان کے ارادوں سے

ازل سے کر رہا ہے زورِ باطل اپنی تدبیریں
مگر روکے سے رکتی ہیں کہیں قدرت کی تقدیریں

اندھیری رات اپنے خاتمے پر مکر کرتی ہے
ہمیشہ ابر کے پردوں میں اپنا رنگ بھرتی ہے

افق پر جمع ہو جاتے ہیں یہ آفت کے پرکالے
سیہ کاری کو نہیں فکر توں سے ڈھانپنے والے

مگر ہر صبح ان کو کڑی پاداش ملتی ہے
اندھیرے کو اجالے سے شکستِ فاش ملتی ہے

ہوئی ... بھی ق... کرنے پر آمادہ
لپیٹا عابدِ مشرق نے اٹھ کر اپنا سجادہ

دریچہ کھول کر خورشیدِ عالمتاب نے جھانکا
کنکھیوں سے لیا کچھ جائزہ ظلمت کے ساماں کا

سیہ بادل کی جرأت دیکھ کر ... پہ بل آیا
اٹھایا تازیانہ برق کا باہر نکل آیا

عزیمت کے لیے کیا مال ہیں پتھر حصاروں کے
غبارِ رہ سے کب رکتے ہیں رستے شہسواروں کے

اٹھا خورشید جب آمادۂ جنگ و جدل ہو کر
گری ظلمت پہ برقِ تند پیغامِ اجل ہو کر

پرے کرنوں کے تیروں کی طرح پر جوڑ کر نکلے
یہ برچھے ابر کی ڈھالوں کے سینے توڑ کر نکلے

جلا ڈالا انہیں تابش سے ان کالی بلاؤں کو
کہیں گلے پکڑ کر چیر ڈالا اژدہاؤں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت پُر ہول تھا یہ آخری منبع فسادوں کا
کہ جمگھٹ تھا طلسماتی سواروں کا پیادوں کا

جہاں بادل سحر پر جال پھیلانے کو آئے تھے
جہاں عفریت سورج کے نگل جانے کو آئے تھے

نظر آتیں وہاں اب خون میں لتھڑی ہوئی لاشیں
چھری سے کاٹ دی ہوں جس طرح تربوز کی قاشیں

ہوا ظلمت کا بیڑا غرق بحرِ نامرادی میں
لہو کی ندیاں سی بہہ گئیں مشرق کی وادی میں

نمازِ عید کی خاطر نہا کر باوضو ہو کر
سحر اس خون کے دریا سے نکلی سرخرو ہو کر

میدانِ بدر میں صفِ مجاہدین کا منظر

اِدھر روشن ہوئی روئے نبیؐ سے بدر کی وادی
اُدھر پائی شہِ خاور نے دامِ شب سے آزادی

بیاباں کے عظیم الشان منظر سے اُٹھے پردے
کہ جیسے قلب میں کوئی فرشتہ معرفت بھر دے

ہوئی جب روشنی تو آسماں والوں نے کیا دیکھا
زمیں پر نور و ظلمت کا نرالا معرکہ دیکھا

کھڑی تھی ایک مُٹھی بھر جماعت حق پسندوں کی
بھری دُنیا سے مُنہ موڑے ہُوئے دیں دار بندوں کی

نہتے، بے سر و ساماں، بھوکے اور تھکے ہارے
کہ مِل کر تین سو تیرہ جوان و پیر تھے سارے

یہی تھی زندگی جن کی ریاضت میں عبادت میں
شہادت کے لئے آئے تھے میدانِ شہادت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتہ دیتی تھی اِن کی خاکساری سربلندی کا
نگاہوں میں مُرقع تھا دِلوں کی دردمندی کا

یہ آئے تھے کہ شمعِ دینِ حق کا بول بالا ہو
پتنگے جل بُجھیں لیکن اندھیرے میں اُجالا ہو

یہ مرگ و زندگی میں فیصلہ کرنے کو آئے تھے
جوانمردوں کی صُورت مارنے مرنے کو آئے تھے

یہ پہلا جیش تھا دُنیا میں افواجِ الٰہی کا
جسے اعلان کرنا تھا خدا کی بادشاہی کا

یہ لشکر ساری دُنیا سے انوکھا تھا نرالا تھا
کہ اس لشکر کا افسر ایک کالی کملی والا تھا

لشکرِ مُشرکین کی دُھوم دھام

صفیں باندھے کھڑی تھی یہ جماعت ضبط کامل سے
یکایک اِک سیہ آندھی اُٹھی مدِ مُقابل سے

اُڑتی، دوڑتی، اُٹھتی ہوئی بڑھتی ہُوئی آندھی
زمیں پر پھیلتی، افلاک پر چڑھتی ہُوئی آندھی

ہوا پہ اُڑ کے جانا چاہتی تھی پُرغضب مٹی
فلک کا منہ چڑانا چاہتی تھی بے ادب مٹی

نہاں تھی بیچ ڈھولوں کی دھم دھم دف کی دف دف تھی
مُغلظ گالیاں تھیں شور تھا کُتوں کی عف عف تھی

بُت کے نعرے اُشتروں کی بلبلاہٹ تھی
صدائے طبل میں بھونچال کی سی گڑگڑاہٹ تھی

جماعت پاس پہنچے فتنہ زا ہر رفتار گھوڑوں کی
مسلح شہسواروں کی ڈپٹ جھنکار کوڑوں کی

ے جنگی گھوڑوں کی جوشیلی ہنہناہٹ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمیں سے آسماں تک گونج اُٹھیں ناپاک آوازیں
ڈرانی خوف زا، پُرہَول ہیبت ناک آوازیں

فرشتے سُن رہے تھے یہ صدائیں گوشِ حیراں سے
عجب بولی تھی جو انساں نے سیکھی تھی شیطاں سے

دشمنوں کا سَراپا

کیا جب چاک مقراضِ ہوا نے گرد کا پردہ
اُٹھا اللہ کے ہر دُشمنِ نامرد کا پردہ

نظر آئے بیاباں میں وہ غولانِ بیابانی
کہ جن کی وضع سے شرمندہ تھا ملبوسِ انسانی[1]

وہ سَر جو ایک اللہ کے مقابل سرکشیدہ تھے
مگر سنگیں بُتوں کے آستانوں پر خمیدہ تھے

وُہی سر جو سراسر ناز و نخوت کے تھے گہوارے
ہلا سکتے نہ تھے شانے بھی جن کو بوجھ کے مارے

جبینوں پر شکن ڈالے ہوئے خوف آفریں چہرے
نجس چہرے غضب آلود چہرے خشمگیں چہرے

وہ آنکھیں ہاں وہ آتش ریز آنکھیں شعلہ بار آنکھیں
وہ تیروں سے زیادہ تُند پُوری دو ہزار آنکھیں[2]

وہی گندے دہن، بدگوئی و الزام کے عادی
دروغ و طعن و دل آزادی و دُشنام کے عادی

قسم کھا کھا کے جُھوٹے عہد و پیماں باندھنے والے
خُدا پر مُصطفےٰ پر لاکھ بُہتاں باندھنے والے

---

[1] أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ پ۳۰ البینۃ ع۔ یہ لوگ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔

[2] اِس سے ایک ہزار حملہ آور مشرکین کی تعداد مُراد ہے۔ (مصنّف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دشتِ چیرہ دست آلودہ خونِ یزدستاں میں
نہ کرتے تھے جو اصلا امتیازِ انسان وحیواں میں

یتیموں اور بیواؤں کی دولت چھیننے والے
سگے باپوں سگی ماؤں کی عزت چھیننے والے

وہ سرکش گردنیں اکڑی ہوئیں اکڑے ہوئے سینے
زرہ کے حلقہ ہائے تنگ میں جکڑے ہوئے سینے

وہ سینے جن کے اندر گندگی پنہاں تھی کینے کی
پتہ دیتی تھی جن کے باطنوں کا بو پسینے کی

وہ سینے جن کے اندر دل تھے لیکن سخت پتھر دل
بہت بیدرد ظالم دل بہت بیرحم کافر دل

وہ گھٹنے جو ہمیشہ قتل کرنے ہی کو جھکتے تھے
کسی مظلوم کی چھاتی پہ دھرنے ہی کو جھکتے تھے

وہی کجرو قدم جو رہزنوں کی چال چلتے تھے
بدی کی راہ میں شیطان سے آگے نکلتے تھے

وہ جن کی زندگی گذری تھی انسانی لہو پیتے
لباسِ آدمی میں سانپ بچھو بھیڑیئے چیتے

وہ سب کے سب جنہیں حاصل تھا اعزازِ رئیسانہ
خدا سے دشمنی اور قیصر و کسریٰ سے یارانہ

وہ سب کے سب رسول اللہ کے مانے ہوئے دشمن
پرانے مدعی اور جانے پہچانے ہوئے دشمن

تعدی کے جگر گوشے، بدی کی آنکھ کے تارے
وہی اس حملہ آور فوج کے سردار تھے سارے

غرور و تمکنت کی شان دکھلاتے ہوئے آئے
اکڑتے بنتے تنتے پیچ بل کھاتے ہوئے آئے

سواروں کے پرے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے نکلے
پیادے دشت کی چھاتی کو دہلاتے ہوئے نکلے

زمیں کا سینہ ان کی چال سے شق ہوتا جاتا تھا
فلک کا رنگ اس بھونچال سے فق ہوتا جاتا تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ قوت کی نمائش تھی یہ کثرت کا دکھاوا تھا
خدا کے ملک پر شیطان کے بندوں کا دھاوا تھا[1]

یہ لشکر گرز اٹھائے برچھیاں تولے ہوئے نکلا
علَم کی شکل میں شیطان پر کھولے ہوئے نکلا

اَٹے تھے سر بسر چاہ آئینے گرد کدورت میں
چمکتی تھیں غضب کی بجلیاں اس ابر ظلمت میں

یہ ظلمت عُدوۃ القصویٰ کے ٹیلے سے نکل آئی
گھٹا شبرنگ ڈھالوں کی زمین بدر پر چھائی

نہ تھی لیکن خبر ان بدسرشتوں بدنہادوں کو
کہ ان دیکھا خدا بھی دیکھتا ہے ان ارادوں کو

صفِ اسلام

صفیں باندھے کھڑے تھے سامنے ایمان والے بھی
خدا والے محمدؐ والے بھی قرآن والے بھی

نمائش تھی نہ شوکت تھی نہ گھوڑے تھے نہ جوڑے تھے
نہ کلغی تھی نہ طُرّہ تھا کمندیں تھیں نہ کوڑے تھے

اگرچہ عرش پیما ہمت مردانہ تھی ان کی
فقیرانہ تھا مسلک وضع درویشانہ تھی ان کی

نماز عجز کے سجدے تڑپتے تھے جبینوں میں
چٹانوں کی طرح مضبوط دل رکھتے تھے سینوں میں

---

[1] وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ پ الانفال ع

ان لوگوں (قریش) کی طرح نہ ہو جو اپنے گھروں سے غرور اور نمائش اور دکھاوے کے ساتھ اور خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہوئے نکلے۔ خدا ان کے تمام کاموں کو گھیرے ہوئے ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے اِن کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں[1] پلٹنے آئے تھے یہ لوگ دُنیا بھر کی تقدیریں
نہ تیغ و تیر پر تکیہ، نہ خنجر پر نہ بھالے پر بھروسا تھا تو اک سادی سی کالی کملی والے پر

تلقینِ ہادیؐ

قریشی فوج کا طوفان جب بڑھتا نظر آیا تو اطمینان سے اُس کملیؐ والے نے یہ فرمایا
کہ اے ایمان والو، آ رہی ہے فوج باطل کی تمہارے عزم سے ٹکرا رہی ہے مَوج باطل کی
تمہیں سر دے کے اب ایمان کو محفوظ رکھنا ہے مگر آدابِ ربط و ضبط کو ملحُوظ رکھنا ہے
تمہیں لازم ہے خوفِ ماسِوا دل سے اُٹھا دینا خدا کے حُکم، تلقینِ نبی پر سر جُھکا دینا
خبردار آ نہ جائے لشکرِ باطل قریں جب تک نہ ہو اُن کی طرف سے حملہ ہونے کا یقیں جب تک
لڑائی کے لئے اُس وقت تک جُنبش نہ تم کرنا نہ ہو مجبُور جب تک جنگ کی خواہش نہ تم کرنا
لڑائی ٹال دینا در گُذر کرنا ہی بہتر ہے جہاں تک ہو سکے اس سے حَذر کرنا ہی بہتر ہے
مگر جب جنگ چِھڑ جائے تو اِستقلال لازم ہے قضا کا خندہ پیشانی سے اِستقبال لازم ہے
نہیں واجب مسلمانوں کو فکرِ بیش و کم رکھنا میانِ جنگ اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنا

[1] زرہ پوش صرف چھ سات تھے (خاتم المرسلین) صرف دو گھوڑے تھے (رحمۃ للعالمین) صرف آٹھ تلواریں تھیں (زرقانی)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نشاں صبر اور استقلال ہے اقبال والوں کا
کہ ساتھی ہے خدا صبر اور استقلال والوں کا[1]

رسول اللہ کی دعائیں بہر مجاہدینِ بدر

یہ فرما کر اُٹھائے ہاتھ ہادی نے دُعا مانگی
صحابہ کے لیے اس طرح تائیدِ خدا مانگی[2]

دُعا مانگی الٰہی یہ ترے دیندار بندے ہیں
بہت ہی صاحبانِ جرأت و ایثار بندے ہیں

وطن سے بے وطن آرام سے محروم بیچارے
جفا و ظلم کے مارے ہُوئے مظلوم بیچارے

یہ اس میدان میں آئے ہیں تیرے نام کی خاطر
ترے پیغام کی خاطر، ترے اسلام کی خاطر

بہت تھوڑے ہیں یہ تعداد میں ان کو زیادہ کر
دِلوں کو استقامت دے قوی ان کا ارادہ کر

یہ چند افراد ہیں، تیرے نبی کے ساتھ آئے ہیں
نہیں ہے کچھ بھی ان کے پاس خالی ہاتھ آئے ہیں

الٰہی رزق کی تنگی ہے اِن کو رزقِ وافر دے
نہیں ہے مال اِن کے پاس تو اِن کو غنی کر دے

لباس اِن کا ہے بوسیدہ عطا کر دے لباس ان کو
الٰہی اور دے دے مہلتِ شکر و سپاس ان کو

---

[1] وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ پ ۱۰ انفال ع ۲ ۴۶ استقلال رکھو اللہ استقلال رکھنے والوں کا ساتھی ہے۔

[2] اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحْمِلْھُمْ وَعُرَاۃٌ فَاکْسُھُمْ وَجِیَاعٌ فَاَشْبِعْھُمْ وَعَالَۃٌ فَاَغْنِھِمْ مِنْ فَضْلِکَ اے میرے پروردگار یہ لوگ پا پیادہ ہیں ان کو سوار کر دے۔ یہ لوگ برہنہ ہیں۔ ان کو لباس پہنا۔ یہ بھوکے ہیں ان کو سیر کر۔ یہ نادار ہیں ان کو اپنے فضل سے غنی بنا دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

پیادہ ہیں سواری کے لئے رہوار دے اِن کو　　دفاعِ دشمناں کے واسطے ہتھیار دے اِن کو
ضعیف و ناتواں ہیں اے خدا اِن کو قوی کر دے　　الٰہی ان پہ آساں دینِ حق کی پیروی کر دے
الٰہی نعمتوں سے اِن کی خالی جھولیاں بھر دے　　سر و سامان نہیں ہے تو سر و ساماں عطا کر دے

وہ سب کچھ دے انہیں جس میں رضا ہو اے خدا تیری
مسلماں اس پہ راضی ہیں کہ پوری ہو رضا تیری

لبِ صادقؐ سے جب تقدیر بول اُٹھی دعا ہو کر　　فلک نے بھی کہی آمیں زمیں سے ہمنوا ہو کر
ہوئی مضبوط مردانِ مجاہد کی صف آرائی　　قلوبِ مطمئن نے اور بھی پائی توانائی !
غلاموں کے دلوں کو حُبِ آزادی سے گرما کر　　صفیں کر کے مرتّب ضبط کی تلقین فرما کر
صحابہ کو برُوئے فوجِ دشمن کر کے استادہ　　عریشے میں ہوا محوِ دعا اللہ کا دلدادہ

دشمنوں کی آہنی صفیں

قریشی فوج بھی تعداد اور سامان دکھلا کر　　صف آرا ہو گئی آخر کھُلے میدان میں آکر
قدم کو گاڑ کر کاندھے مِلا کر جوڑ کر کاندھے　　منظّم قاتلوں نے آج مقتل میں پرے باندھے
ہزار افراد تھے اس لشکرِ اسلام دشمن میں　　مسلّح تندخو ڈوبے ہوئے دریائے آہن میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلم آہن کے، خود آہن کے، چار آئینے آہن کے
سر آہن کے، دل آہن کے، مکدّر سینے آہن کے

منڈھے تھے حلقہ ہائے آہنیں سے آہنیں شانے
چڑھے تھے کہنیوں تک سر بسر آہن کے دستانے

تبر ہائے سیہ رُو، گُرز ہائے گاؤ سر آہن
نیاموں کے شکم نیزوں کے پھل تیروں کے پَر آہن

یہ ڈھالیں اور زِرہیں اور خنجر اور تلواریں
کھڑی کر دی تھیں گویا ریت پر لوہے کی دیواریں

اپنے محسن کے دشمن

معاذ اللہ یہ نرغہ تھا اک جانِ محمدؐ پر
نہ تھی ان کی نگہ شاید نگہبانِ محمدؐ پر

محمدؐ جس کے دَم سے تھی یہ ساری عالم آرائی
تھی جس کی ذاتِ پاک ایجادِ کُن کی علتِ غائی

محمدؐ ہاں جسے دُنیا و دیں کا پیشوا کہیے
خدا کی کشتیٔ ارض و سما کا ناخدا کہیے

جو باطل کے اسیروں کو رہائی دینے آیا تھا
جو گمراہوں کو درسِ رہنمائی دینے آیا تھا

مقدّر تھی نجاتِ دو جہاں جس کے وسیلے سے
اُسے ہونا پڑا دوچار اپنے ہی قبیلے سے

یہ قاتل بر سرِ پیکار تھے سردارِ عالم سے
یہ نقشہ دیکھ کر پیرِ فلک خم ہو گیا غم سے

یہ ڈر تھا رُبعِ مسکوں اپنے مرکز سے نہ ہٹ جائے
کہیں جوشِ اَلم سے سینۂ گیتی نہ پھٹ جائے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

نور و ظلمت آمنے سامنے

کھڑے تھے روبرو اب صف بصف حق صف بصف باطل
اِدھر حق سر بکف موجود، اُدھر خنجر بکف باطل

اِدھر وہ جن کے دم سے ہو گیا اسلام پائندہ
اُدھر کفار کی دنیا کا ہر کافر نمائندہ

عیاں تھا ایک جانب نور ظلمت دوسری جانب
صفائے قلب اک جانب کدورت دوسری جانب

صداقت ایک جانب اور طاقت دوسری جانب
تحمل اک طرف جوشِ حماقت دوسری جانب

اِدھر اعلائے ایماں کو، اُدھر تکذیب کرنے کو[1]
اِدھر تعمیر کرنے کو، اُدھر تخریب کرنے کو

اِدھر مسلم اُدھر مشرک، اِدھر مومن اُدھر کافر
پدر مسلم پسر مشرک، پسر مومن پدر کافر[2]

اِدھر تقدیر پر شاکر، اُدھر تدبیر پہ تکیہ
اِدھر فضلِ خدا پر ناز، اُدھر شمشیر پہ تکیہ

نہ دیکھا تھا کبھی خورشید نے پہلے یہ نظارا
اِدھر ایمان صف آرا، اُدھر شیطان صف آرا

تصادم ہونے والا تھا صفائیں اور کینے میں
ہوائیں رک گئیں جس طرح دم رک جائے سینے میں

---

[1] قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ ۔ پ۳ آل عمران۔ ع ۱۳ — جو لوگ باہم لڑے ان میں تمہارے لئے عبرت کی نشانیاں ہیں۔ ایک خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا۔ دوسرا خدا کے خلاف۔

[2] ہر شخص اپنے مقابل اپنے بھائی بندوں اور عزیزوں کو پاتا تھا۔ (خاتم المرسلین)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ للعالمین کا تاثر اور نصرتِ حق کی طلب

نظر آتے تھے مردانِ خدا کُل تین سَو تیرہ — جنہیں میدان میں شیطان کے لشکر نے[1] آ گھیرا
نہتے تین سَو تیرہ مگر پُتلے تھے غیرت کے — عَلَمبردار تھے یہ ایک غیرتمند اُمّت کے
کھڑے تھے اِس طرح اِس لشکرِ کذّاب کے آگے — چٹانیں ڈٹ گئی ہوں جس طرح سیلاب کے آگے
صحابہؓ کو جو دیکھا محو۔ ذوقِ جاں سپاری میں — سرِ سردارِ عالم جھک گیا درگاہِ باری میں
طبیعت پر وہی کیفیّتِ رِقّت ہُوئی طاری — کہ جس سے جز پیمبرؐ ہر بشر کا قلب ہے عاری
وہ جس کے گھر قبولیّت مُرادیں مانگنے آئے — وہی اِس وقت سجدے میں پڑا تھا ہاتھ پھیلائے
بہت نازک تھیں یہ باہم نیاز و ناز کی گھڑیاں — لئے تھے دو صَدَف دُردانہ ہائے اشک کی لڑیاں
قریبِ سجدہ گہ صدّیقؓ محوِ اشکباری تھے — لبِ محبوبؐ پر اِس وقت یہ الفاظ جاری تھے
الٰہی یہ ترے بندے ہیں تیری راہ میں حاضر — ہُوئے ہیں سَر بکف ہو کر شہادت گاہ میں حاضر
ترے پیغام کی آیات ہیں اِن کی زبانوں پر — مدارِ قسمتِ توحید ہے اِن چند جانوں پر

---

[1] آنحضرت پر سخت خضوع کی حالت طاری تھی۔ عالم بے خودی میں چادر شانہ مبارک پر سے گر گر پڑتی تھی سجدے میں گر گر کر خدا کو پکارتے تھے اور اُمّتِ بیضا کے لئے نُصرت طلب فرماتے تھے (صحیح مسلم و بخاری)

HAMEEDI

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر اغیار نے ان کو جہاں سے محو کر ڈالا
قیامت تک نہیں پھر کوئی تجھ کو پوجنے والا

الٰہی اب وہ عہدِ لیلۃُ المعراج پورا کر
محمدؐ سے جو وعدہ ہو چکا ہے آج پورا کر[لہ]

فوجِ دشمن میں طبلِ جنگ

اِدھر محوِ دُعا سجدے میں تھا اسلام کا ہادیؐ
اُدھر نقّارۂ جنگی سے گونجی بدر کی وادی

عَلَمدارانِ فوجِ کُفر نے کھولا نشانوں کو
یہ اِذنِ جنگ تھا جنگ آزمودہ پہلوانوں کو

نظر بُوجہل نے ڈالی قریشی نیزہ داروں پر
یہی بپھرا ہوا شیطان افسر تھا سواروں پر

دکھائی اپنی اپنی شان سردارانِ خودسر نے
اشارے پاکے سب ہوا ر نگ دھریاں لگے کرنے

عَلمبردار کے ناپاک لب سے کرّنا چیخی
اور اس کی چیخ سے بے اختیاری میں ہوا چیخی

پیادوں نے بھی تن کر کھینچ لیں تیغیں نیاموں سے
یہ تیغیں خود غضب کے جوش میں باہر تھیں جلموں سے

شجاعت اور جوانمردی عیاں کرنے کا وقت آیا
مقدّر آزمانے مارنے مرنے کا وقت آیا

لہ اللھم انی انشدک عھدک و وعدک اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لا تعبد فی الارض - (بخاری ومسلم)

اے میرے خدا اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اے میرے خدا اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہوگئی تو دُنیا بھر میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہیگا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قریشی سپہ سالار کی مبارزطلبی

یکایک فوجِ دشمن پا پیادہ ہو گئی ساری
کہ سر لشکر نے کر لی تھی پہل کرنے کی تیاری

سپہ سالار[1] عتبہ جنگ کے ارمان میں نکلا
عَلَی الرّغمِ ابوجہل آپ خود میدان میں نکلا

برادر اور بیٹا دائیں بائیں ساتھ ساتھ آئے
تمنا تھی کہ پہلی فتح ہم تینوں کے ہاتھ آئے

محمدؐ کے صحابہ کو بہت کمزور سا پا کر
کیا نعرہ سپہ سالار نے میدان میں آکر

کہ میں ہوں عتبہ، عتبہ بن ربیعہ جانتے ہو تم
میں کیا ہوں، کون ہوں، اچھی طرح پہچانتے ہو تم

مرا بیٹا ولید اور بھائی شیبہ ساتھ ہیں میرے
یہ دونوں میرے بازو ہیں یہ دونو ہاتھ ہیں میرے

ہمیں تم تول لو یادِ گذشتہ کے ترازو سے
کہ نا واقف نہیں دنیا ہمارے زورِ بازو سے

اگر تم میں سے کوئی حوصلہ رکھتا ہو مرنے کا
جسے ارمان ہو ناشاد دنیا سے گذرنے کا

ہماری تیغ کا مدِ مقابل بن کے آجائے
ہماری ضرب سہ جانے کے قابل بن کے آجائے

---

[1] عتبہ سردار لشکر۔ ابوجہل کے طعنہ سے سخت برہم ہوا۔ سب سے پہلے وہی اپنے بھائی اور بیٹے کو لے کر نکلا اور مبارزطلبی کی۔ (سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نصرتِ حق کی بشارت

اُدھر ھَلْ مِنْ مُبَارِزْ کی صدا سے گونج اٹھا میداںؐ
عریشے میں اِدھر محوِ دعا تھے ہادیِ دوراںؐ

جنابِ حضرتِ صدیقؓ تھے پہلو میں استادہ
نظر آنے لگے دشمن انہیں لڑنے پر آمادہ

گذارش کی مرے ماں باپ قرباں یارسولؐ اللہ
کیا کفّار نے اِقدامِ میداں یارسولؐ اللہ

ہوا ہے آکے میدانِ وغا میں لاف زن عُتبہ
دکھاتا ہے مسلمانوں کو تن کر بانکپن عتبہ

غلاموں کے لئے کیا ہے رضا محبوبِ باری کی
اجازت سرفروشوں کو بھی ہو میدان داری کی

جبینِ پاک سجدے سے اٹھا اے سرورِ عالم
خدا وعدہ وفا فرمائے گا اے سرورِ عالمؐ!

ابھی لب پر ہی تھی یہ التجا صدیقِ اکبرؓ کی
کہ سجدے سے اٹھی پُر نور پیشانی پیمبرؐ کی!

وہی آنکھیں وہی آثار تھے صبحِ تبسّم کے
وہی لب تھے وہی اسرارِ قرآنی تکلّمؐ کے

لبِ روح الامینؑ سے مژدۂ فتحِ المبیں پایا
تو اپنے جاں نثاروں میں امامُ المرسلینؐ آیا

سہ دیکھو صحیح مسلم

سہ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ پ۹ الانفال ع ۱ ○

جس وقت تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے پس اس نے تمہاری فریاد سنی اور فرمایا کہ ہم ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کریں گے اور یہ فرشتوں کی امداد جو خدا نے کی تو صرف تمہارے خوش کرنے کو اور تاکہ تمہارے دل اس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں۔ نہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے

HAMEEDI
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنصار کا اقدامِ میدان اور قریش کا غرورِ نسب

بلا گرداں تھا صُلح و اَمن کے پیغام کا جھنڈا
لئے تھے آج مصعب بن عُمیرؓ اسلام کا جھنڈا[1]

مبارز کی طلب واضح ہوئی فخرِ رسالتؐ پر
تو رقّت آگئی حضرت کو عُتبہ کی جہالت پر

اجازت جنگ کی مانگی اِدھر سے بُوحذیفہؓ نے[2]
کہ چاہا دُو بدُو ہونا پدر سے بُوحذیفہؓ نے

رسُول اللہ نے ان کو بشفقت منع فرمایا
پسر مارے پدر کو، یہ نہ رحمت کو پسند آیا

مگر میداں میں نعرے مارتا تھا پَے بہ پَے عتبہ
مبارز کے لئے للکارتا تھا پَے بہ پَے عُتبہ

ہوئی جُنبشِ لوا کو مل گیا اب اِذنِ سرکاری
تو مردانِ خُدا کی صف سے نکلے تین انصاری

خدا کی راہ میں اغیار سے بیخوف تھے تینوں[3]
یہ غیرت مند عبداللہؓ معاذؓ و عوفؓ تھے تینوں

مگر ان کو مقابل دیکھ کر عُتبہ یہ چلّایا[4]
کہ ہیں یثرب کے چرواہوں سے لڑنے کو نہیں آیا

پکارا اے محمدؐ بھیج میرے ہم نبردوں کو
نہ کر ان کاشتکاروں کے مقابل شیر مردوں کو

---

[1] سفید علم سید مصعبؓ بن عُمیرؓ کے ہاتھ میں تھا۔ (خاتم المرسلین)

[2] حضرت ابوحذیفہؓ عتبہ کے بیٹے ایمان لا چکے تھے۔ باپ کے مقابل ہونا چاہا۔ آنحضرتؐ نے ان کو منع فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام)

[3] حضرت عوفؓ، حضرت معاذؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ مقابلے کو نکلے۔ (سیرت النبی)

[4] عتبہ نے کہا ہم کو تم سے غرض نہیں اور پکارا کہ اے محمدؐ! یہ لوگ ہمارے جوڑ کے نہیں ہیں۔ (سیرت النبی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سُنا ہے اس نرالی فوج میں قرشی بھی شامل ہیں
وُہی آئیں، وہی ہم رُتبہ و ہمِ مقابل ہیں

بہادرانِ آلِ ہاشم کا میدان میں نکلنا

یہ مغرورانہ آوازہ سُنا مختارِ صادق نے
مُساوات و اُخوّت کے عَلَمبردارِ صادق نے

ہُوا دِل دَردمند انسان کی ہرزہ سرائی پر
غرورِ امتیازِ رنگ وخوں کی خود نُمائی پر

ہُوا ارشاد، اچھا، آلِ ہاشم جنگ کو نکلے
دفاعِ گردن افرازانِ خون و رنگ کو نکلے

اشارا کر دیا ہادیؐ نے انصاری پلٹ آئے
معاذؓ و عوفؓ و عبداللہؓ اپنی صف میں ہٹ آئے

بڑھے اب ابنِ عبدالمطّلب شیرِ خدا حمزہؓ
امیرِ قوم عمِّ مصطفےٰؐ و مرتضےٰؓ حمزہؓ

عبیدہؓ اور علیؓ مرتضےٰؓ نکلے معیّت میں
کہی تکبیر اہل اللہ نے جوشِ حمیّت میں

بڑھے شیروں کی صُورت سُوئے میدانِ وغا تینوں
علیؓ حمزہؓ عبیدہؓ اولیائے مصطفےٰؐ تینوں

خدائے پاک کی مدح و ثنا کرتے ہوئے نکلے
رجز پڑھتے ہوئے وحدت کا دم بھرتے ہوئے نکلے

کفر کے طنز پر اسلام کا جواب

ولید و عُتبہ و شیبہ کھڑے تھے مُستعد تینوں
بہم تینوں کے پُشتیبان و دمساز و مُمِد تینوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارا عتبہ، اچھا تم قریشی ہو تو آ جاؤ
قریب آنے سے پہلے اپنا اپنا نام بتلاؤ

کیا حمزہؓ نے نعرہ "حمزہ ہوں میں شیرِ رب ہوں میں
مجھے تم جانتے ہو ابنِ عبدالمطلب ہوں میں

میرے ساتھی بھی دونوں ہاشمی غیرت کے وارث ہیں
علیؓ ابنِ ابی طالب عبیدہؓ ابنِ حارث ہیں"

کہا عتبہ نے ہاں تم محترم ہو اور ہمسر ہو
فقط ہتھیار کم ہیں ورنہ رتبے میں برابر ہو

بہت اچھا ہوا تم نے کیا اقدام مرنے کا
مزا آئے گا ہم کو بھی تمہارے قتل کرنے کا

کہا حمزہؓ نے، عتبہ فائدہ کیا لاف کرنے سے
جو تلواریں اٹھاتے ہیں نہیں ڈرتے وہ مرنے سے

یہ باتوں کا نہیں ہنگام جوہر کوئی دکھلاؤ
ابھی سب حال کھل جائے گا آؤ سامنے آؤ

انفرادی جنگ کا منظر

یہ طعنہ سن کے غصے میں بھبوکا بن گیا عتبہ
بدل کر پینترا حمزہؓ کے آگے تن گیا عتبہ

ولید آیا علیؓ المرتضٰے پر فتح پانے کو
بڑھا شیبہ عبیدہؓ کی طرف جرأت دکھانے کو

غرض اب قتل و خونریزی پہ مائل ہو گئے تینوں
مقابل پا کے تینوں کو مقابل ہو گئے تینوں

اُدھر بھی برق کی مانند شمشیریں نکل آئیں
اِدھر بھی کاتبِ قدرت کی تحریریں نکل آئیں

دو لشکر اس طرح حیران تھے جیسے جاں نہیں تن میں
زمیں پر بجلیاں سی کوندتی تھیں رزمِ روشن میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دو جانب سے نگاہیں جم گئیں جنگ آزماؤں پر
اُدھر بازو کے بل پر ناز، اِدھر تکیہ دُعاؤں پر

حضرت حمزہؓ اور عُتبہ کا مقابلہ

یکایک سب نے دیکھا کھینچ لی تلوار عتبہ نے
کیا حمزہؓ کے سر پر ایک کاری وار عتبہ نے

جنابِ حمزہؓ نے تلوار پر تلوار کو روکا
سُبک دستی سے پھسکی دے کے مہلک وار کو روکا

نظر کچھ بھی نہ آیا جھنجھناہٹ کی صدا آئی
اُڑیں چنگاریاں تلوار سے تلوار ٹکرائی

ذرا مہلت جو پائی ایک پل دھاوے سے حمزہؓ نے
سُبک ہو کر نکالا ہاتھ اُلجھاوے سے حمزہؓ نے

لیا دشمن کو بڑھ کر تیغِ فرخ فال کے نیچے
مگر عتبہ نے سر اپنا چھپایا ڈھال کے نیچے

صدا تکبیر کی آئی زمینِ بدر تھرائی
پلک جھپکی کھلیں آنکھیں تو یہ صورت نظر آئی

پڑی تلوار فولادی سپر کے ہو گئے ٹکڑے
سپر سے تا بہ سر پہنچی تو سر کے ہو گئے ٹکڑے

گلو میں بھی نہ اٹکی سینہ کاٹا دل جگر کاٹا
لہو چاٹا جگر کا بندِ زنجیرِ کمر کاٹا

گلے کے ہار زنجیروں کی لڑیاں کاٹ کر نکلی
زرہ بکتر کے بندھن اور کڑیاں کاٹ کر نکلی

یہ تیغِ حمزہؓ تھی دعوے تھے اس کو خاکساری کے
زمیں پر آ رہی کر کے دو ٹکڑے جسمِ ناری کے

یہ برقِ نور تھی باطل کا قصہ پاک کر آئی
گری لخت لخت اور دو لخت کر کے خاک پر آئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گری جب خاک پر دو ٹکڑے ہو کر لاش خود سر کی
دہانِ ضمیر سے نکلی صدا اللہ اکبر کی

صفِ مردانِ غازی نے کہیں اک ساتھ تکبیریں
قلوبِ اہلِ باطل پر گریں حسرت کی شمشیریں

حضرت علیؓ اور ولید کا مقابلہ

اُدھر حمزہؓ کے ہاتھوں عتبہ فرشِ خاک پر لیٹا
علیؓ سے تھا اِدھر تیغ آزما مقتول کا بیٹا

پدر کے خون سے مُنہ ہو گیا غصے میں لال اس کا
بھڑک اُٹھا بدن پر مثلِ شعلہ بال بال اس کا

عَلَم کی اور چوکس ہو کے تیغ آب دار اُس نے
کئے بڑھ کر سنبھل کر پے بہ پے سات آٹھ وار اس نے

علیؓ اس شان سے رَد کر رہے تھے اس کے واروں کو
کہ ہوتا تھا تعجب نوجواں پر پختہ کاروں کو

کبھی رَد کر دیے جُھک کر کبھی خالی دیئے ہٹ کر
یہ آگے بڑھ کے مُنہ پر آ گئے وہ رہ گیا گھٹ کر

زِرہ بکتر کو اُلجھن چار آئینوں کو سکتہ تھا
مگر عتبہ کا بیٹا وار کرنے سے نہ تھکتا تھا

مگر اب وار خالی دے کے حیدرؓ کو جلال آیا
کہ نازک وقت گذرا جا رہا ہے یہ خیال آیا

کیا نعرہ ہمارا بھی تو لے اک وار او کافر!
سنبھل دیکھ آئی یہ اللہ کی تلوار او کافر!

صدائے شیرِ حق سے چھائی ہیبت قلبِ دشمن پر
سپر اُٹھنے نہ پائی تھی کہ آئی تیغ گردن پر

نہ پائی دیکھنے والی نگاہوں نے بھی آگاہی
کب اٹھی کب گری کیسے پھری تیغِ یداللٰہی

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عجب بجلی تھی چمکی اور چمکتی ہی نظر آئی
زرِ خالص تھی کُندن سی دَمکتی ہی نظر آئی

کمالِ ضرب پر حمزہؓ کے مُنہ سے مرحبا نکلی
صفِ اسلام سے اللہ اکبر کی صدا نکلی

نویدِ فتح ٹکرائی زمینوں آسمانوں سے
کہ اُترا بارِ سرِ اک ہستیِ باطل کے شانوں سے

مِلا یہ پھل حریفِ بازوئے شیرِ خدا ہوکر
زمیں پر جا پڑا مغرور سَر تن سے جُدا ہوکر

سرِ بے تن اُدھر لُڑھکا تنِ بے سر ادھر لوٹا
مِلا مٹّی میں وہ بھی اور یہ بھی خاک پر لوٹا

حضرت عبیدہؓ کا شیبہ کے ہاتھ سے زخم کھانا

نظر آئیں جو یہ دو ضربتیں مردانِ عالم کی
تو چھائی رُوئے باطل پر سیاہی غصّہ و غم کی

عبیدہؓ کر رہے تھے ضربتِ حیدرؓ کا نظّارا
کہ شیبہ نے عقب سے ہاتھ اک تلوار کا مارا

چمک دیکھی تو پھُرتی سے عُبیدہؓ نے بھی رُخ موڑا
اَجل نزدیک پائی پھر بھی دشمن کو نہیں چھوڑا

لگایا ہاتھ شانہ کر دیا بے کار دشمن کا
مگر پنڈلی کے اُوپر پڑ چکا تھا وار دشمن کا

علیؓ و حمزہؓ نے دیکھی جو شیبہ کی دغا بازی
عبیدہؓ کی مدد کرنے کو آئے دَوڑ کر غازی

نظر آئے تڑپتے اِس طرف نوری اُدھر ناری
اِدھر بھی ضرب تھی کاری اُدھر بھی ضرب تھی کاری

بیک ساعت کیا شیبہ پہ اِک اِک وار دونوں نے
کیا فی الفور اس ناری کو بھی فی النار دونوں نے

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُتارے اسلحہ تینوں کے یہ بھی ایک صُورت تھی
کہ مُردوں سے زیادہ ان کی زِندوں کو ضرورت تھی

غنیمت لے کے مقتولوں کے جنگی ساز و ساماں سے
اٹھا کر لے چلے زخمی عبیدہؓ کو بھی میداں سے

سروں پہ ان کے سایہ مِہر خاور کرتا جاتا تھا
شعاعیں ان کے قدموں پر نچھاور کرتا جاتا تھا

حضرت عُبیدہؓ کی شہادت

پلٹ کر جب صفِ اسلام میں شیرِ خدا آئے
رسُول اللہ کے قدموں میں زخمی شیر کو لائے

یہ مہلک زخم تھا ہڈی کا گودا بہتا جاتا تھا
نکلنے سے لہُو کے قلب خالی رہتا جاتا تھا

عبیدہؓ نے ادب سے عرض کی جوشِ ارادت میں
حضور اب فیصلہ کیا ہے مرے بابِ شہادت میں

رسُولِ پاک نے ان کی شہادت پر گواہی دی
انہیں تہنیتِ خوشنودیٔ ذاتِ الٰہی دی

عُبیدہؓ نے یہ سُن کر رکھ دیا سر پائے ہادیؐ پر
بسی آنکھوں میں جنّت پھر نظر ڈالی نہ وادی پر

فلک سے نُور برسا دِل پہ راحت ہو گئی طاری
ہُوا کلمہ شہادت کا زبانِ پاک پر جاری

لہ زخمی عبیدہؓ کو کندھے پر اٹھا کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لائے۔ عبیدہؓ نے آنحضرت سے پوچھا کہ میں دولت شہادت سے محروم رہا آپ نے فرمایا نہیں تم نے شہادت پائی۔ عبیدہؓ نے کہا آج ابوطالب زندہ ہوتے تو تسلیم کرتے کہ اس شعر کا مستحق میں ہوں۔

ونسلمہ حتی نصرع حولہ — ترجمہ:۔ ہم محمدؐ کو اس وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے جب لڑ لڑ کر مر جائیں۔

ونذھل عن ابنائنا والحلائل — اور ہم محمدؐ کے لئے بیٹوں و بیبیوں کو بھول جاتے ہیں (سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دشمنِ خوف زدہ

وہاں کھلبلی پڑی تھی لشکرِ شیطان کے اندر
کہ کھوئے تین سردارانِ قوم اک آن کے اندر

جو ہتھیاروں میں سج کر اور بن بن کے آئے تھے
بڑے دعووں سے نکلے تھے بہت تن تن کے آئے تھے

بوقتِ حملہ تھے جن کے دماغ افلاک کے اوپر
پڑے تھے اب وہی بیجان ہو کر خاک کے اوپر

بظاہر بے سروساماں تھے ان کے مارنے والے
نہ ان کے بر میں زرہیں تھیں نہ ان کے ہاتھ میں بھالے

سپر کا بھی اسی تلوار ہی سے کام لیتے تھے
مگر ہر ضرب پر اپنے خدا کا نام لیتے تھے

یہ منظر خوف سے دیکھا گیا فوجِ مقابل میں
کہ اک ساعت نہ جنبش تک ہوئی موجِ مقابل میں

ولید و عتبہ و شیبہ یہ تینوں جانِ لشکر تھے
سپہ سالارِ لشکر اور سردارانِ لشکر تھے

قریشی فوج کو یہ ناز تھا ان کی شجاعت پر
کہ بھاری ہیں یہ تینوں فرد اسلامی جماعت پر

توقع تھی نہتوں کو بھگا کر آئیں گے تینوں
کسے معلوم تھا یوں مار ڈالے جائیں گے تینوں

نظر آیا کہ اک اک زخم کھا کر مر گئے تینوں
بڑے خونخوار تھے اپنے ہی خوں میں بھر گئے تینوں

پسینے آ گئے چھایا صفوں پر ایک سناٹا
کہ زنگ آلود تلواروں نے سرداروں کا سر کاٹا

بہت سے گالیاں دینے لگے اپنے خداؤں کو
کہ نامردوں نے یوں کٹوا دیا تیغ آزماؤں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مقتول اُن ہاتھوں سے جن پر تھے نہ دستانے
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے، کوئی مانے تو کیا مانے

یہ منظر دیکھ کر دل ہی میں پچھتانے لگے اکثر
دبکنے جی چُرانے اور کترانے لگے اکثر

ابوجہل کی تقریر

یہ صورت دیکھ کر بوجہل نے اس فوج کو ڈانٹا
کہا اے قوم عُتبہ تھا ہماری راہ میں کانٹا!

بہم ترتیبِ لشکر میں تو ہم نے کی عرق ریزی
مگر عُتبہ نے تنہا جا کے لڑ مرنے میں کی تیزی

یہ تینوں پہلواں مارے گئے اپنی جہالت سے
تو کیا اب ہم بھی مر جائیں اسی شرم و خجالت سے

تمہارے پاس بھالے ہیں تمہارے پاس ڈھالیں ہیں
فنونِ جنگ ہیں سامان ہے قوت ہے چالیں ہیں

وہ کیا ہیں چند کش فاقہ زدہ مزدور ناکارے
کہ اب تک چھپتے پھرتے تھے تمہارے خوف کے مارے

تمہارے ہاں زرہ پر ہے زرہ، جوشن ہے جوشن پر
وہاں مجھ کو تو کپڑا بھی نظر آتا نہیں تن پر

تمہارے ساتھ ہیں اس وقت نو سو ساٹھ تلواریں
اُدھر کیا ہے زیادہ سے زیادہ آٹھ تلواریں

وہ آئیں اور لائیں کُند زنگ آلودہ تلواریں
تمہارے پہلوانوں کو تمہارے سامنے ماریں

کھڑے تم دیکھتے ہو تم کو غیرت کیوں نہیں آتی
غضب ہے قتلِ عُتبہ پر بھی چھاتی پھٹ نہیں جاتی

تمہاری اس قدر تعداد ہے شوکت ہے کثرت ہے
اگر اس پر بھی نامردی دکھا جاؤ تو لعنت ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مبارز کے طلب کرنے کی حاجت ہی نہیں ہم کو
اُنہیں لڑنے کا موقع دیں ضرورت ہی نہیں ہم کو

ارے ہم اِن مسلمانوں کو کچّا ہی چبالیں گے
کچل ڈالیں گے اِن قدموں کے نیچے پیس ڈالیں گے

ارے اِن خُود سروں نے دینِ آبائی سے مُنہ موڑا
ہمارے اور اپنے باپ دادوں کا چلن چھوڑا

مُحمّد نے ہمارے اِن کے رشتے قطع کر ڈالے
یہ سب ہیں ایک آن دیکھے خدا کے دیکھنے والے

یہ سجدے کرنے والے کیا لڑیں گے سَربلندوں سے
انہیں ہم لے چلیں گے باندھ کر اپنی کمندوں سے

شکنجوں میں کسیں گے قمچیوں سے کھال اتاریں گے
جہاں پانی نہیں ملتا وہاں لے جا کے ماریں گے

خبر ان سب کی لی جائیگی دُرّوں اور کوڑوں سے
انہیں رُندوائیں گے مکّے میں اُونٹوں اور گھوڑوں سے

محمد کی رفاقت کا مزا ان کو چکھائیں گے
محمد کیا، محمد کے خدا کو بھول جائیں گے

اِکٹھے مل کے اِک دھاوا کرو اے جنگجو مردو
بڑھو اب ایک ہی ریلے میں سب کو کاٹ کر دھر دو

ہُبل کے جاں نثار و لات و عُزّیٰ کے پرستارو
بڑھو حملہ کرو مارو، بڑھو حملہ کرو مارو"

قریش کا عام دھاوا

کیا جوشِ غضب کو مشتعل اِس شعلہ باری نے
لگا دی ناریوں کو آگ آتش بازناری نے

ہُوا ہیجان پیدا آتشِ نمرُود میں گویا
چنگاری پڑ گئی اِس تُودۂ بارُود میں گویا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُٹھا سودا سروں میں "قتل کر دو سر اتارو" کا
ہُوا اک حشر برپا "پکڑو پکڑو مارو مارو" کا

پڑیں نقارۂ جنگی پہ ضربیں طبل پر تھاپیں
زمیں دُھنسنے لگی گھوڑے لگے جب مارنے ٹاپیں

سنانیں تن گئیں تیغیں اٹھیں تیر دنیے پر تولے
بڑھیں ساری بلائیں جانبِ جنگاہ مُنہ کھولے

اڑی پھر ٹھوکروں سے ریگِ صحرا گرد ہو ہو کر
چھپایا بار ہا خورشید نے منہ زرد ہو ہو کر

فرشتے غرقِ حیرت تھے اُدھر عرشی اِدھر فرشی
نظر آتا تھا لوہے کا سمندر لشکر فرشی

نُہتوں پر عیاں کرنے رعب و داب کی صُورت
اُٹھا طوفان کی صُورت بڑھا سیلاب کی صورت

مسلمانوں کا ربط و ضبط اور فرمانِ پیغمبرؐ

اُدھر بڑھتے چلے آتے تھے پیدل بھی رسالے بھی
صفیں باندھے کھڑے تھے دھوپ میں اللہ والے بھی

کھڑے تھے صبح سے پہلو بدلتے تھے نہ تھکتے تھے
نگاہیں سامنے تھیں دُوسری جانب نہ تکتے تھے

سکون و ضبط کی تصویر سنولائے ہوئے چہرے
وہ چہرے جن پہ قرباں ہو رہے تھے نُور کے سہرے

عرق آلود تھیں پیشانیاں قطرے ڈھلکتے تھے
مقدس داڑھیاں تھیں جن میں موتی سے جھلکتے تھے

گدائی میں بھی حاصل شوکتِ شاہانہ تھی ان کو
کھڑے تھے اس طرح جیسے کوئی پروا نہ تھی ان کو

قریشی فوج نے ڈالی جو طرح جنگِ مغلوبہ
کیا کثرت نے قلت کو مٹا دینے کا منصوبہ

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو دیکھا جانبِ ہادی کامل دیں پناہوں نے
اجازت صف سے بڑھنے کے لئے مانگی نگاہوں نے

ہُجُمِ کفار جب یک بارگی بڑھتا نظر آیا
تو اپنے ساتھیوں سے مرشدِ کامل نے فرمایا[1]

ابھی قائم رہو اپنی صفوں میں اے خردمندو
نظر اپنی رکھو اللہ پر اللہ کے بندو

بچائے گا اسی کا ہاتھ ان شمشیر گیروں سے
قریب آئیں تو اس حملے کو روکو اپنے تیروں سے

صفوں میں ابتری آنے نہ پائے اے جوانمردو
تحمل کے فرائض اپنی جانب سے ادا کر دو

مسلمانوں کی تیراندازی

نبیؐ کا حکم سن کر دم نہ مارا صبر کوشوں نے
اُتاریں اپنے کندھوں سے کمانیں دلق پوشوں نے

کمانیں کیا تھیں گیلی لکڑیاں سے کر جھکا لی تھیں
بندھی تھیں رسیاں ان میں مگر چلّوں سے خالی تھیں

کمانوں کو جھکایا، تیر جوڑے، تیر بھی کیا تھے
کہ اکثر تیر سوفاروں سے بھی قطعاً معرا تھے

بظاہر تیر بھی ایسے ہی ایسی ہی کمانیں تھیں
سلاحِ جنگ کیا بس دل ہی ان جانیں ہی جانیں تھیں

اُدھر سیلا تھا سر سے پیر شیخ و شاب لوہے کا
امڈتا دوڑتا آتا تھا اک سیلاب لوہے کا

---

[1] قریش کی فوجیں اب بالکل قریب آگئیں، تاہم آپ نے صحابہ کو پیش قدمی سے روکا اور فرمایا کہ جب دشمن پاس آجائیں تو تیروں سے روکو۔ (سیرت النبیؐ)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِدھر تیر و کماں کی شکل ہو کر تن گئے تنکے
زمیں پر غیرتِ سدِّ سکندر بن گئے تنکے

وہاں بھونچال کی سی چال سے دھرتی دھمکتی تھی
غبار اُٹھتا تھا جس میں بَرق رہ رہ کر چمکتی تھی

یہاں اب تک کوئی جُنبش نہ تھی اللہ والوں میں
کوئی اندیشۂ باطل نہ تھا ان کے خیالوں میں

مگر بُوجہل جب حد سے بڑھا لایا لعینوں کو
بڑھیں نیزوں کی اَنیاں تاک کر پُر نور سینوں میں

یہ سَرکش بڑھتے بڑھتے جس گھڑی سر ہی پہ آ پہنچے
ستمگر راہزن اسلام کے گھر ہی پہ آ پہنچے

تو اسلامی کمانداروں نے بھی تاکا نشانوں کو
چڑھا کر تیر گھٹنے ٹیک کر تانا کمانوں کو

دکھائی دستہائے چپ نے راہِ راست منزل کی
نگاہوں نے لگائی شستِ چشم و سینہ و دل کی

ملے جب دستہائے راست خم ہو کر کے شانوں سے
صدا اک بار بسم اللہ کی نکلی زبانوں سے

کمانوں سے نکل کر تیر یوں سُوئے ہدف جھپٹے
فضا میں جس طرح شہباز چڑیوں کی طرف جھپٹے

وُہ فوجِ رُوسیہ بپھرے ہُوئے فیلوں کا لشکر تھا
مگر تیروں کی بارش بھی ابابیلوں کا لشکر تھا[1]

ہَوا میں سنسناہٹ سی ہُوئی پھر یہ نظر آیا
کہ تنکوں نے پلٹ دی بڑھنے والی فوج کی کایا

نہ کترائے نہ مُنہ موڑا نہ خم کھاتے نظر آئے
یہ چوبی تیر تھے فولاد کی زرہوں میں دَر آئے

بہت سے پار اُترے جُوئے خُونِ دل سے مُنہ دھو کر
بہت سے رہ گئے سینوں کے اندر غرق ہو ہو کر

---

[1] مکے پر اصحابِ فیل کا حملہ (دیکھو جلد اوّل شاہنامۂ اسلام)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے اکثر جسم بھی زِرہیں بھی اور ملبُوس بھی دُہرے — مگر تیروں نے گھُس کر توڑ ڈالے پُشت کے مُہرے
بھڑک اُٹھے جو مرکب راکبوں کی پٹڑیاں ٹوٹیں — رکابیں پھنس گئیں پیروں میں باگیں ہاتھ سے چھوٹیں
جو سب سے آگے آگے آرہے تھے جوش میں بھر کر — گرے اُن میں سے اکثر زخم کھا کر اور مر مر کر
ہُوئے پیوست یہ ناوک جہاں پائی جگہ تن میں — شکم میں آنکھ میں رخسار میں شانے میں گردن میں
زمیں پر آرہے اسوار گھوڑوں نے جو رُخ موڑے — صفیں اپنی ہی اپنے ہی پیادوں کے پرے توڑے

قلّت و کثرت میں جنگِ مغلوبہ

صفوں کی برہمی کا دیکھ کر یہ طُرفہ نظّارا — غضب میں بھر گیا بُوجہل پھر لوگوں کو للکارا
ہُبل کے نام کی غیرت دلائی بُت پرستوں کو — اکٹھا کر کے پھر آگے بڑھایا چیرہ دستوں کو
نئے وعدے کئے ہمت بندھائی پہلوانوں کی — مسلمانوں کی جانب پھیر دیں نوکیں سنانوں کی
ہُوئی پامال ضبط و درگُذر کی آخری حد بھی — بڑھے اب اِذن پاکر جاں نثارانِ محمّد بھی
قتالِ جنگِ مغلوبہ کے ساماں ہوگئے آخر — حق و باطل بہم دست و گریباں ہوگئے آخر
دکھائی رزم گہ میں شانِ اسلامی دلیروں نے — دبوچا راکبوں کو مرکبوں سے تند شیروں نے
نہتّے گھُس گئے بیباک ہوکر تیغ والوں سے — نہ دھمکی سے ڈرا کوئی نہ گُرزوں سے نہ بھالوں سے

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگی مظلوم و ظالم میں غضب کی کشمکش ہونے
زمیں پامال ہو کر خون کے آنسو لگی رونے

جو نیزوں کے نشانوں پر تھے کھیلے اپنی جانوں پر
سِنانوں کو بچایا ہاتھ دوڑایا سِنانوں پر

کسی کا جسم لاغر ہو گیا زخموں سے صد پارا
کِسی نے چھین کر نیزہ اُسی بے دین کو مارا

ضعیفوں کو حریفوں ہی سے حاصل ہو گئیں تیغیں
لِپٹ کر اس طرح بازو مروڑے چھین لیں تیغیں

یہی تیغیں مثالِ برق چمکیں اب عَلَم ہو کر
لگے گرنے زمیں پر نخلِ تن سے سَر قلم ہو کر

مُجاہدینِ اسلام کی شجاعت

اِدھر فاقہ زدہ انساں اُدھر گاوانِ پرواری
ہُوئی دونوں طرف سے کُشت و خُوں کی گرم بازاری

نمازیں پڑھنے والوں نے دکھائی وہ جوانمردی
کہ شانِ وحدتِ حق فوجِ کثرت پر عیاں کر دی

کیا حمزہ نے دھاوا اس طرح فرشی جلیلوں پر
کِسی جنگل میں جیسے شیر جا پڑتا ہے فیلوں پر

بہت بیباک تھی یہ تیغ اب کچھ اور چل نکلی
ابھی ~~شعلہ~~ سی چمکی تھی ابھی زیرِ بغل نکلی

کسی کی ڈھال کاٹی سر سے گذری صدر تک پہنچی
صَدائے ہائے واوَیلا ہر اہلِ غدر تک پہنچی

کمر کو کاٹ کر اک نار سی صابُون سے نکلی
اگر دامن سے اُلجھی صاف ہو کر خُون سے نکلی

یہ سینے سے لہُو قلب و جگر کا چاٹ کر آئی
زِرہ کے دام، بندھن اور حلقے کاٹ کر آئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کبھی اس کا کُوتا کا کہیں اس کی کمر تاڑی   کبھی سیدھی گری بجلی کبھی ترچھی کبھی آڑی

جو افسر تھے انہیں آواز دے کر ٹوک کر مارا   جو بھاگے سامنے سے ان کا رستہ روک کر مارا

کہیں مولا علیؓ کی تیغ جوہر دار کا غُل تھا   خدا کے فضل سے شیرِ خدا غالب علیٰ کُل تھا

ہجومِ اہلِ مکہ نے جدھر غلبہ ذرا پایا   جہاں انبوہ قرشی پہلوانوں کا نظر آیا

بڑھے مشکل کشاؓ للکار کر ان بد نہادوں کو   لگے زیر و زبر کرنے سواروں کو پیادوں کو

مدد کرنے کو اپنے ساتھیوں کی بار بار آئے   کبھی سوئے یمیں جھپٹے کبھی سوئے یسار آئے

نہیبِ تیغ دا منداز سے ہٹ ہٹ گئے کفّار   مثالِ زنگ اس تلوار سے کٹ کٹ گئے کفّار

گھڑی بھر میں جہاں کفّار کا انبوہِ بے حد تھا   کسی کے ہاتھ گم تھے اور کسی کا سر ندارد تھا

حضرت زبیرؓ اور ابو کرش کا مقابلہ

زبیرؓ[1] اس رنگ سے گھس کر لڑے گھمسان کے اندر   زمیں پر لگ گئے کشتوں کے پشتے آن کے اندر

---

[1] زبیر ابنِ عوام رسُولِ خدا کی پھوپھی صفیہ بنتِ عبد المطلب کے بیٹے ۔عوام اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے سگے بھائی تھے، قدیم الاسلام تھے ۔ تمام غزوات میں آنحضرتؐ کے ہمرکاب کارہائے نمایاں کئے ۔اس معرکہ میں بہت زخم کھائے ۔ شانہ پر اتنا گہرا زخم تھا کہ اچھا ہو جانے پر اس میں انگلی چلی جاتی تھی ۔ بدر میں جس تلوار سے لڑے تھے وہ لڑتے لڑتے کُند ہو گئی تھی ۔ (دیکھو سیرت النبیؐ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ شانہ و بازو پہ کھائے زخم بھی کاری
اگرچہ چلتے چلتے بن گئی تلوار بھی آری

مگر بپھرے ہوئے تھے دشمنوں کے طعن سُن سُن کر
خدا کے دشمنوں کو مارتے جاتے تھے چُن چُن کر

اچانک ایک قرشی پہلواں للکار کر نکلا
اکڑ کر بلبلا کر اور نعرے مار کر نکلا

کہ نادانو مسلمانو شجاعت پر نہ اِتراؤ
مَیں ہُوں بُوکرشؔ[1] تم سب مل کے میرے سامنے آؤ

نظر آیا کہ یہ انساں نہیں پُتلا ہے آہن کا
کوئی حصّہ بجز آنکھوں کے نظر آتا نہیں تن کا

بشر تھا . یا کہ تھا بیڈول سا اِک ڈھول لوہے کا
چڑھا رکھا تھا جس نے تن کے اُوپر خول لوہے کا

کوئی حربہ ہو کیسے کارگر اِس مردِ آہن پر
کہ از سرتا بپا فولاد کا ملبوس تھا تن پر

یہ کَل آہن کی شاید ڈھل کے آئی تھی جہنم سے
زمیں پر اپنے پیروں چل کے آئی تھی جہنم سے

بڑھا سُوئے مُسلماناں جو یہ کافر رجز پڑھ کر
تو پھرتی سے زبیرؓ اِس کے مقابل ہو گئے بڑھ کر

مزاحم ہو کے اپنی راہ میں اللہ والے کو
اُٹھایا مردِ آہن پوش نے دیو زاد بھالے کو

مگر ہشیار و چابک دست تھا اللہ والا بھی
تھا خوش بختی سے اُسکے ہاتھ اک چھوٹا سا بھالا بھی

اُدھر نیزہ چلا اُس کا اِدھر سے مردِ غازی کا
لگے کرنے دو لشکر اب نظارہ نیزہ بازی کا

---

[1] سعید بن العاص کا بیٹا عبیدہ سر سے پاؤں تک لوہے میں ڈُوبا ہُوا صف سے نکلا اور پکارا میں بُوکرش ہُوں -
(صحیح بخاری) حضرت زبیرؓ اس کے مقابلے کو نکلے (سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہم ردّ و بدل سے جُرأتیں دو سمت گرمائیں — جھڑیں چنگاریاں دونوں سنانیں مِل کے ٹکرائیں

پیاپے باندھتا تھا بند کُندے تولنے والا — مگر اس سے زیادہ مُستعد تھا کھولنے والا

بلا کے طعن تھے پُر پیچ چوٹیں تھیں تکانیں تھیں — سِنانیں تھیں کہ مُہرِ پیچ دار سانپوں کی زبانیں تھیں

جما کر پینترا کر کے اشارا مردِ غازی نے — اَنی رکھتے ہی اُف ہذہ جو مارا مردِ غازی نے

ہوائی کر دیا باطل کے نیزہ باز کا نیزہ — زمیں پر سر کے بل آیا غرور و ناز کا نیزہ

دکھائی کچھ کمی دشمن کے چیلے نے نہ طاقت نے — مگر نیزہ اُڑا ڈالا زُبیرؓ با لیاقت نے

نظر آئی جو شکلِ مرگ اِس اُفتاد کے اندر — لرز کر رہ گیا دل سینۂ فولاد کے اندر

قریشی پہلواں کے ہاتھ سے جب اُڑ گیا بھالا — تو ہٹ کر ہاتھ اُس نے قبضۂ شمشیر پر ڈالا

مگر اب جاں نثارِ احمدِ مرسلؐ کی باری تھی — کہ برچھی ہاتھ میں تھی اور قضا کی سازگاری تھی

جھپٹ کر شیر نے اِک وار دشمن پر کیا کاری — جہاں آنکھوں کے دو سُوراخ تھے برچھی وہاں ماری

سناں اس زور سے آہن کا چہرہ توڑ کر گزری — گھُسی چشمِ عُدو میں کاسۂ سر پھوڑ کر گذری

سرِ خود سر نے حق سے سرکشی کرنے کا پھل پایا — کہ پھل برچھی کا سر میں دوسری جانب نکل آیا

گرا فولاد کا پُتلا زمیں پر سر نگوں ہو کر — نکل کر بہہ گیا آنکھوں کے رستے موجِ خوں ہو کر[1]

---

[1] صحیح بخاری میں دیکھو غزوۂ بدر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قفس کے ٹوٹنے سے طائرِ جاں اُڑ گیا اُس کا
اِدھر کھینچی جو برچھی زور سے پھل مڑ گیا اُس کا

مگر ہاں یادگارِ ضربِ اسلامی رہی برچھی
جہادِ حق میں دستِ راست کی حامی رہی برچھی[1]

دو لشکر کررہے تھے بر سرِ میداں یہ نظّارا
کہ آہن پوش کا فر اِک اشارے میں گیا مارا

صدائے نعرۂ تکبیر سے پھر گونج اُٹھی وادی
کہ جس نے مشرکوں میں غیظ کی اِک لہر دوڑا دی

ہنگامۂ کارزار

صدائیں دو طرح کی آج زیرِ آسماں گونجیں
اِدھر سے نعرۂ تکبیر اُدھر سے گالیاں گونجیں

بظاہر شور و غوغا مشرکوں کا دُور تک پھیلا
دہائی خود ستائی اور ہلچل اور واویلا

صدائے طبل، آوازِ رجز نعرے نقیبوں کے
بڑھاوے افسروں کے اور آوازے خطیبوں کے

دُرشت و اِشتعال انگیز طعن آمیز گفتاریں
بہم ٹکرا کے تلواروں کی تُند اور تیز جھنکاریں

مدینے کے غریبوں کو ڈپٹ قرشی امیروں کی
کمانوں کے کڑکنے پر پھڑک پردار تیروں کی

---

[1] برچھی پیوست ہوگئی۔ حضرت زبیرؓ نے اس کی لاش پر پاؤں اڑا کر کھینچی تو بڑی مشکل سے نکلی لیکن دونوں سرے خم ہوگئے۔ یہ برچھی یادگار رہی یعنی حضرت زبیرؓ سے آنحضرتؐ نے طلب فرمائی۔ پھر چاروں خلفاء کے پاس منتقل ہوتی رہی۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس آئی۔ جہاد میں اس کو فوج کے سامنے رکھا جاتا تھا۔ (دیکھو طبری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شپاشپ خنجروں کی اور چقاچق برچھیوں کی
پیاپے باہمی تکرار گرزوں اور ڈھالوں کی

وہ چیخیں زخمیوں کی بددعائیں مرنے والوں کی
بتوں کے نام لیکر التجائیں ڈرنے والوں کی

ہوا میداں میں برپا ایک ہیبت ناک ہنگامہ
عجب پرہول ہنگامہ عجب ناپاک ہنگامہ

مگر آوازِ حق اٹھتی تھی جب اس شورِ محشر میں
تو دب جاتا تھا سب کچھ نعرۂ اللہ اکبر میں

گرمیٔ جنگ اور ساقیٔ کوثر کا فیض

فلک پر مہر جھنجھلاتا ہوا معلوم ہوتا تھا
غضب کی آگ برساتا ہوا معلوم ہوتا تھا

مثالِ شعلہ اُڑتی تھی زمینِ بدر کی مٹی
یہ مٹی تھی کہ دھڑ دھڑ جل رہی تھی آگ کی بھٹی

معاذ اللہ تابش دھوپ کی سیلاب آتش کا
کہ جس کے سامنے ہو جائے زہرہ آب آتش کا

جب ایسی آگ لگتی ہے نہیں اُٹھتا دھواں شاید
دھواں اُٹھ اُٹھ کے یا پھر بن گیا ہو آسماں شاید

طمانچے مارتے تھے آتشیں جھونکے ہواؤں کے
جل اُٹھتے تھے بدن زیرِ زرہ جنگ آزماؤں کے

مگر اس سے زیادہ آتشیں تھی آنچ تیغوں کی
سرِ میداں بہادر کر رہے تھے جانچ تیغوں کی

غضب کی آچکی تھی خونِ انسانی میں طغیانی
کسی جانب نظر آتا نہ تھا میدان میں پانی

ہوئے تھے اسلحہ کفار کے تپ تپ کے انگارے
نکل آئی تھیں مونہوں سے زبانیں پیاس کے مارے

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاجِ کائنات اس وقت محوِ شعلہ باری تھا
مگر ہاں رحمۃٌ للعٰلمینؐ کا فیض جاری تھا

وہی اک حوض تھا اس وقت ان لوگوں کی قسمت سے
مسلمانوں نے جس کو بھر لیا تھا آبِ رحمت سے

مروّت پوچھتی تھی نام مومن کا نہ کافر کا
کہ پینے دو یہ اذنِ عام تھا ساقیِ کوثر کا[1]

حوض پر کفّار کی چیرہ دستی

مگر کفّار اس پر بھی دکھاتے تھے زبردستی
چڑھی تھی خود فراموشوں کو جامِ مرگ کی مستی

کہ تا ہم پی چکے پانی تو پھر سر پھوڑنے دوڑے
تہیّہ کر کے پلٹے حوض ہی کو توڑنے دوڑے

نظر آیا جو احساں ناشناسی کا یہ نظّارا
مسلمانوں نے بڑھ کر ان کو روکا اور للکارا

قریبِ حوض آ کر بڑھ گئی شدّت لڑائی کی
بڑھا دی آب نے کچھ اور بھی حدّت لڑائی کی

پڑا گھمسان کا رن خون کی ندّی ہوئی جاری
بالآخر حوض کے آگے سے پیچھے ہٹ گئے ناری

مسلمانوں کا استقلال

نہتّے تھے غلامانِ نبیؐ تعداد میں کم تھے
مگر اللہ والے تھے مگر مردانِ عالم تھے

---

[1] ساقیِ کوثر کا فیض عام تھا اس لئے کہ دشمنوں کو بھی پانی پینے کی عام اجازت تھی (سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ بے ساماں لڑے کچھ اس طرح ساماں والوں سے
کہ انکے ہاتھ رُکتے تھے نہ تودوں سے نہ ڈھالوں سے

ابُوبکرؓ اپنے بیٹے پر بڑھے تیغہ عَلم کر کے
جو آیا راہ میں سر رکھ دیا اُس کا قلم کر کے

عُمر فاروقؓ نے بھی ہاتھ جس مغرور پر ڈالا
پچھاڑا اور چھاتی پر چڑھے اور قتل کر ڈالا

جو اتراتے تھے مُدّعیانِ نام و ننگ ہو ہو کر
علیؓ کی ضربتوں سے رہ گئے چورنگ ہو ہو کر

بہادر بُودجانہؓ شیر کی صورت جھپٹتے تھے
خدا کے دشمنوں سے برسرِ میداں نپٹتے تھے

غلامانِ محمدؐ میں کسی سے کم نہ تھا کوئی
نحیف اور بھوکے پیاسے تھے مگر بے دم نہ تھا کوئی

لڑے اس طرح حق کی راہ میں سینہ سپر ہو کر
کہ کثر حملہ آور رہ گئے زیر و زبر ہو کر

زباں تکبیر میں مشغول بازو قتلِ دشمن میں
فزوں ہوتا تھا اِک اِک زخم پر سیروں لہو تن میں

ثبات و صبر تھا ذوقِ یقیں کی کارسازی سے
تھے ورنہ تین تین اُلجھے ہوئے ایک ایک غازی سے

اصلِ اصولِ جہاد

اصولِ ملّتِ اسلام توڑا جا نہیں سکتا
کوئی رشتہ عدوئے حق سے جوڑا جا[1] نہیں سکتا

---

[1] عجب وقت تھا اور اسے رسول اللہؐ کا معجزہ نہ کہیں تو کیا کہیں کہ بھائی بھائی کے، باپ بیٹے کے اور عزیز عزیز کے خون سے ہاتھ رنگ رہا تھا اور حکمِ رسالت کے سامنے کسی دنیاوی رشتے اور علاقے کی پروا نہ تھی (خاتم المرسلین)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مظاہر تھے یہ سب اسلام کی شانِ جلالی کے
دِلوں نے توڑ ڈالے پیکر اصنامِ خیالی کے

پدر کی ذات حملہ آوروں کے درمیاں پائی
تو ایمانِ پسر نے سب سے پہلے تیغ چمکائی

پسر کو جب عدوئے دینِ محبوبِ خدا پایا
تو شمشیرِ پدر نے خُون پینے میں مزا پایا

پرانے رشتے ناطے عشق نے سب قطع کر ڈالے
بڑھی جب نوکِ خنجر بہ گئے سب بن بھرے چھالے

ہُوئی حائل نہ راہِ حق میں نَدی شیرِ مادر کی
کہ بڑھ کر کاٹ لی گردن برادر نے برادر کی

جنہیں خُوشنودیٔ ذاتِ خدا مطلوب ہوتی ہے
لحاظِ خوں سے ان کی طبع کب مغلوب ہوتی ہے

جہاں میں دشمنِ حق عام انسانوں کا دشمن ہے
جو انسانوں کا دشمن ہے مُسلمانوں کا دشمن ہے

برادر، باپ، بیٹا کوئی ہو جب دشمنِ دیں ہے
تو اس کی پاسداری سربسر توہینِ آئیں ہے

جو مِلّت کے مُقابِل تیغ و خنجر لے کے آ جائے
تحفّظ کے لئے جُز قتل اُس دم کیا کیا جائے

بنائے وحدتِ مِلّت یہی آئینِ برحق ہے
کہ مِلّت کے تحفّظ پر قیامِ دینِ برحق ہے

بشر جب رشتۂ اُلفت خدا سے جوڑ لیتے ہیں
تو اپنے دِل جہانِ ماسوا سے توڑ لیتے ہیں

خُدا ہی کے لئے خَلقِ خُدا سے دوستی اُن کی
خُدا ہی کے لئے اہلِ جفا سے دشمنی اُن کی

خدا ہی کے لئے جنگ اور صُلح و آشتی کرنا
خُدا کی راہ میں جینا، خُدا کی راہ میں مرنا

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ پروا گوشت کی ان کو نہ محو پوست ہوتے ہیں
جو حق کو دوست رکھتا ہے اُسی کے دوست ہوتے ہیں

نہ پاسِ خانداں اُن کو نہ عزّ و جاہ کی خاطر
قرابت دوستی سب کچھ فقط اللہ کی خاطر

حُبِّ رسُولؐ

سما سکتی ہے کیونکر حُبِّ دُنیا کی ہوا دل میں
بسا ہو جب کہ نقشِ حُبِّ محبوبِ خدا دل میں

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

محمدؐ کی محبت آنِ ملت شانِ ملت ہے
محمدؐ کی محبت رُوحِ ملت جانِ ملت ہے

محمدؐ کی محبت خُون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانُون کے رشتوں سے بالا ہے

محمدؐ ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مال، جان، اولاد سے پیارا

یہی جذبہ تھا اُن مردانِ غیرت مند پر طاری
دکھائی جن کے ہاتھوں حق نے باطل کو نگونساری

میدانِ کارزار میں ابوجہل کی سرگرمیاں

ابُوجہل اس قیامت زار میں فتنے اُٹھاتا تھا
جو بے دل ہو کے ہٹ جاتے تھے ان کا دل بڑھاتا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کرتا تھا تقریریں کبھی آوازے کستا تھا
خفا ہوتا تھا روتا تھا گرجتا تھا، برستا تھا

سواروں کو پیادوں کو بڑھاتا تھا ہٹاتا تھا
بڑی تدبیر سے اِن لڑنے والوں کو لڑاتا تھا[1]

مگر خود آپ ہرگز تیغ کے مُنہ پر نہ آتا تھا
بظاہر جی دکھاتا تھا، بباطن جی چُراتا تھا

بتوں کے نام شیطانوں کے منّت ورِد تھے اُس کے
حفاظت کے لیے سب اِل کُنبہ گرد تھے اُس کے

مسلح پہلوانوں کی تھیں لوہا لاٹ دیواریں
جو اسکے آگے پیچھے چل رہے تھے لے کے تلواریں

کِسی کی دسترس اُس تک نہ ہوتی تھی بآسانی
کہ تھا اِک چلتے پھرتے قلعے میں اس جنگ کا بانی

یہ ناری پھر رہا تھا قتل و خوں کی آگ بھڑکاتا
مُسلمانوں سے اِن گمراہ انسانوں کو لڑواتا

قتلِ ابوجہل کی کہانی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ کی زبانی

جنابِ عبدرحمٰنؓ ابنِ عوفؓ اک صف شکن غازی
کہ تھے اس عرصۂ پیکار میں مصروفِ جانبازی

---

[1] عبدالرحمٰنؓ ابن عوف ان پانچ صحابہ اوّلین میں سے ہیں جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ سے ایمان لائے تھے عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور ان چھ شخصوں میں سے ہیں جن کو حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے بعد خلافت کے لیے تجویز کیا تھا۔ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ سنہ ۳۱ھ میں بعمر ۷۵ سال مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(ازالۃ الخفا صفحہ ۲۵)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ رُوداد شجاعت آفریں اُن کی زبانی ہے کمالِ جذبۂ غیرت کی اِک نادر کہانی ہے
وہ[۵] فرماتے ہیں جس دم بڑھ گئی شدّت لڑائی کی عیاں تھیں ہر طرف سرگرمیاں تیغ آزمائی کی
اُدھر جوشِ جفا تھا اہلِ مکّہ حملہ آور تھے اِدھر نامِ خدا تھا اور اسلامی دلاور تھے
مُسلماں جب جوابِ حملۂ کُفّار دیتے تھے تو قرشی پہلواں اُس وقت ہمت ہار دیتے تھے

قریشی فوج ہٹ جاتی تھی یُوں مدِ مقابل سے
پلٹ جاتی ہیں موجیں جس طرح ٹکرا کے ساحل سے

مگر بوجہل ظالم دم بدم غیرت دلاتا تھا اُسے پھر جمع کرتا تھا اُسے پھر لے کے آتا تھا
جمی تھیں اُس کے فتنے پر نگاہیں سرفروشوں کی مگر حائل تھی اس رستے میں صف فولاد پوشوں کی

مِرے دِل میں تمنّا تھی اگر مُہلت ذرا پاؤں
صفِ کُفّار چیروں اور سَرِ بُوجہل لے آؤں

---

[۵] عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا بیان ہے کہ میں صف میں تھا۔ دفعتہً داہنے بائیں مجھے دو جوان نظر آئے۔ ایک نے مجھ سے کان میں پُوچھا بُوجہل کہاں ہے۔ میں نے کہا برادر زادے اُبوجہل کو پُوچھ کر کیا کرے گا۔ بولا میں نے خدا سے عہد کیا ہے۔ کہ ابوجہل کو جہاں دیکھ لُوں گا یا اُسے قتل کروں گا یا خود لڑ کے مارا جاؤں گا۔ میں جواب نہ دینے پایا تھا کہ دُوسرے نوجوان نے بھی مجھ سے کانوں میں یہی باتیں کیں۔ میں نے دونوں کو اشارے سے بتایا کہ اُبوجہل وہ ہے۔ بتانا تھا کہ دونوں باز کی طرح جھپٹے اور ابوجہل خاک پر تھا۔ (سیرت النبی صفحہ ۳۰۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دو انصاری نوجوان اور ابوجہل کی جستجو

اچانک اپنے دائیں بائیں میں نے اک نظر ڈالی
کہ تائیدِ دو بازو سے فزوں ہو ہمتِ عالی[۱]

مقام اپنا مگر دو کم سِنوں کے درمیاں پایا
اُدھر اک نوجواں پایا، اِدھر اک نوجواں پایا

بوقتِ جنگ بازو ہوں اگر تائید سے عاری
تو ہوتی ہے سپاہی کیلئے لڑنے میں دشواری

ابھی میں اپنی حالت پر نہ تھا کچھ سوچنے پایا
کہ اِک جانب سے لڑکا دوڑ کر میری طرف آیا

نہایت رازداری سے نشاں بوجہل کا پوچھا
شباہت اور حُلیہ اور موجودہ پتا پوچھا

جواب اُس کے سوالوں کا مرے لب تک نہ تھا پہنچا
کہ اِس کا دُوسرا ساتھی مثالِ برق آپہنچا

وہی پہلا سوال اُس نے بھی پُوچھا رازداری سے
ادائے ضبط تھی دست و گریباں بیقراری سے

ابھی نوعمر تھے دونوں کے ہاتھوں میں تھیں شمشیریں
نظر آئیں مجھے دو سادہ رُو معصوم تصویریں

بہت شائستہ خوش اطوار کم عُمر و حسیں دونوں
فرشتوں کی طرح آئے تھے بالائے زمیں دونوں

---

[۱] عبدالرحمٰنؓ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ جب عام جنگ شروع ہُوئی تو مَیں نے اپنے چپ و راست نگاہ دوڑائی۔ دو انصار لڑکے میرے دونوں پہلوؤں پر کھڑے تھے۔ ان کو دیکھ کر میرا دل بیٹھ گیا۔ کیونکہ جنگِ مغلوبہ میں چپ و راست پر بہت کچھ انحصار ہوتا ہے۔ یعنی وہ شخص زیادہ اچھی طرح جنگ کر سکتا ہے جس کے دونوں بازو مضبوط ہوں اور وقت پر تائید کرتے جائیں (دیکھو بخاری کتاب المغازی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمٰنؓ کی نشان دہی

یہ استفسار سُن کر میں نے پوچھا فرطِ حیرت سے
جستجو کام کیا ہے تم کو اس بدخواہِ ملت سے

پتہ اُس دشمنِ دیں کا بتا دیتا ہوں میں تم کو
کہو تو اُس کی صورت بھی دکھا دیتا ہوں میں تم کو

وہ دیکھو اک ہجومِ عام قرشی پہلوانوں کا
گرانڈیل اور موٹے تازے ویداری جوانوں کا

وہ جن کے ساتھ تنہا لڑ رہے ہیں حضرتِ حمزہؓ
خدا حمزہؓ کا ناصر دیکھتے ہو جراتِ حمزہؓ

اِدھر پہلو کی جانب کس قدر گھمسان کا رن ہے
مسلماں کس قدر کم اور کتنی فوجِ دشمن ہے

گھرے ہیں بو دجانہؓ جس جگہ قرشی سواروں میں
فقط تلوار لے کر لڑ رہے ہیں نیزہ داروں میں

عمرؓ دوڑے ہوئے ان کی مدد کرنے کو آتے ہیں
وہ دیکھو ایک مہلک وار سے اُن کو بچاتے ہیں

پلے پڑتے ہیں دشمن جس جگہ انصار کے اُوپر
ہوئے ہیں حملہ آور سینکڑوں دو چار کے اُوپر

دمادم گر رہی ہے برقِ شمشیرِ علیؓ دیکھو
وہ دیکھو ہٹ چلی اب فوجِ دشمن ہٹ چلی دیکھو

وہ دیکھو جو چڑھا رہا ہے، بھاگ کر مٹی کے تودے پر
وہ کیا ہے کلغی والا، سامنے پہنے ہوئے مغفر!

وہی بوجہل ہے جو پے بہ پے بازو ہلاتا ہے
یہ اپنے بھاگنے والوں کو پھر واپس بلاتا ہے

حفاظت کر رہا ہے گرد اُس کے فوج کا دستہ
یہ دستہ کب تلک روکے گا عزرائیل کا رستہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غیرت مند نوجوان

یہ سُن کر بول اُٹھے وہ دونوں لڑکے بیقراری سے
بتا دیں اب ہمیں کیا کام ہے بے دین ناری سے

قسم کھائی ہے ہم دونوں نے اس کو قتل کرنے کی
کہ اس سے بڑھ کے ہو سکتی نہیں اب عمر بھر نیکی

نہیں ہے اس سے بڑھکر دشمنِ دینِ مُبیں کوئی
کوئی زیرِ زمیں ہے اور نہ بالائے زمیں کوئی

قسم کھائی ہے مر جائینگے یا ماریں گے ناری کو
سُنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوبِ باری کو

یہ کہتے کہتے غیرت سے ہوئے منہ لال دونوں کے
شہادت کے لہُو سے تمتمائے گال دونوں کے

خدا حافظ کہا اور کھینچ لیں دونوں نے شمشیریں
اُٹھے یکبارگی کہتے ہوئے پُر جوش تکبیریں

مَیں کہتا رہ گیا میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہُوں
چلو بحرِ شہادت کے کنارے ساتھ چلتا ہُوں

مگر وہ کس کی سنتے تھے غیور و شیر دل لڑکے
ہلاکت گاہ میں ان کے قدم اٹکے نہ دل دھڑکے

مَیں اُن کے پیچھے پیچھے دشمنوں کی فوج پر لپکا
نہ ساتھی بن سکا لیکن غزالوں کی تگ و دو کا

جہاں چاروں طرف خنجر تھے تلواریں تھیں بھالے تھے
جہاں دشمن تھے جن کے منہ بھی کالے دل بھی کالے تھے

جہاں اللہ کے بندے جہاں اسلام کے غازی
برابر کھیلتے تھے جان سے ایمان کی بازی

جہاں ہر سُو تنورِ دشت سے شعلے بھڑکتے تھے
جہاں سر کٹ کے گرتے تھے جہاں لاشے پھڑکتے تھے

HAMEEDI

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہیں پہنچے یہ دو جانباز لڑکے باوفا لڑکے
یہ اَلھڑ یہ فنونِ جنگ سے ناآشنا لڑکے

گھسے فولاد پوشوں قاتلوں جنگ آزماؤں میں
مگر دو بجلیاں تھیں جو چمک اٹھیں گھٹاؤں میں

ابُوجہلِ سیہ رُو پر نگاہیں گاڑ کر نکلے
قریشی فوج کے دَل بادلوں کو پھاڑ کر نکلے

انصاری نوجوانوں کا حملہ اور ابوجہل کا حشر

گرا اس طرح کُندے جوڑ کر شہباز کا جوڑا
کہ اک دم میں صفِ زاغ و زغن کا سلسلہ توڑا

جوانوں کے مقابل پہلوانوں کی طرح اڑتے
برابر وار کرتے وار سہتے چو مکھے لڑتے

ہٹاتے مارتے اور کاٹتے بڑھتے گئے دونوں
بسانِ موجِ اوج ریگ پر چڑھتے گئے دونوں

اُدھر بُوجہل بھی کرنے لگا بچنے کی تدبیریں
نہ اس کی دھمکیاں کام آسکیں لیکن نہ تقریریں

بروئے بازوئے تقدیر تدبیریں نہیں چلتیں
جہاں شمشیر چل جاتی ہے تقریریں نہیں چلتیں

ہٹا و دیکھ کر ان کو یہ پھر اُس کے قریں پہنچے
جہاں بُوجہل پہنچا دونوں لڑکے بھی وہیں پہنچے

نہ بھاگا جا سکا تو ان کو دھمکانے لگا کافر
سپر کے آسرے پر تیغ چمکانے لگا کافر

وہ پختہ کار کمسن یہ پیدل اور وہ گھوڑے پر
لگا مرکب کُدانے خشمگیں شیروں کے جوڑے پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر عشاق اپنی جان کی پروا نہیں کرتے — خدا سے ڈرنے والے موت سے ہرگز نہیں ڈرتے

ہوئے خائف نہ دھمکی اور نمائش سے نڈر لڑکے — جھپٹ کر جا پڑے یہ شیر لڑکے بے جگر لڑکے

ہوائیں گونج اٹھیں رعد کی مانند تکبیریں — گریں بوجہل پر دو تیز خون آشام شمشیریں

دہن سے آہ نکلی ہاتھ سے تیغ و سپر چھوٹی — گرا گھوڑا بھی کھا کر زخم دونوں کی کمر ٹوٹی

تڑپتا لوٹتا آدھا زمیں میں دب گیا مرکب — کسی نے یہ نہیں دیکھا مگر مرکب گیا مرکب

لکھی تھی راکب و مرکب کی قسمت میں نگونساری — زمیں پر لوٹتے تھے اس طرف حیوان اُدھر ناری

ابوجہل لعین یعنی رسول اللہ کا دشمن — ازل سے تا ابد سب سے بڑا اللہ کا دشمن

زمیں میں دھنستی تھی جس بدبخت کی ادنیٰ سی ٹھوکر پر — پڑا تھا خون میں لتھڑا ہوا مٹی کی چادر پر

وہ ہڈی اور خون جس پر ہمیشہ ناز رہتا ہے — وہی ہڈی شکستہ تھی وہی اب خون بہتا تھا

زباں سے چیختا اور کفر بکتا ہی رہا کافر — مددگاروں کو چاروں سمت تکتا ہی رہا کافر

وہ جنگ آور رسالہ جس کے بل پر زور تھا سارا — اسی میں گھس کے دو کمزور لڑکوں نے اسے مارا

سسکتا چھوڑ کر بدبخت کو جس وقت رخ پھیرا — تو ہر جانب سے قرشی فوج نے دونوں کو آگھیرا

سپاہی اپنے افسر کو تڑپتا دیکھ کر دوڑے — زباں سے گالیاں بکتے ہوئے سب بے خبر دوڑے

بچانے کے لئے خاطی کو دوڑے خانداں والے — زمینِ بدر پر دو چاند تھے اس وقت دو ہالے

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ایک نوجوان کی شہادت

لگے ہونے پیاپے انتقامی وار دونوں پر　　بہ حق میں نے دیکھی کفر کی تلوار دونوں پر
مگر تھے کس قدر جی دار عفراؓ کے پسر[1] دونوں　　پیاپے وار کرتے ہی رہے کفار پر دونوں
میں دوڑا، اور بھی مسلم مجاہد اس طرف دوڑے　　ابوبکرؓ و عمرؓ حمزہؓ، علیؓ سب سر بکف دوڑے
بیک ساعت مجاہد جا پڑے ان پہلوانوں پر　　جنہیں مشقِ ستم سوجھی تھی دو ننھی سی جانوں پر
اُدھر گرز اور خنجر اور بھالے اور شمشیریں　　اِدھر لب پر تبسم اور دو پرجوش تکبیریں
وہ غازی تھے شہادت کے لئے لڑتے رہے دونوں　　مثالِ شیرِ دو باہوں پہ جا پڑتے رہے دونوں
رخوں پر مسکراہٹ زخم تھے دونوں کے سینوں پر　　فلک کرنوں کی بارش کر رہا تھا مہ جبینوں پر
بالآخر اِک جواں نے پالیا دامن شہادت کا　　فرشتوں نے کیا نظّارہ اس یُمن و سعادت کا
زمیں پر قبلہ رُو ہو کر گرا وہ پارسا لڑکا　　ہوا قربان دینِ مصطفےٰ پر باوفا لڑکا
خوشا قسمت کہ نیک آغاز نیک انجام تھا اُس کا　　خدا کا پاک بندہ تھا معوذؓ نام تھا اُس کا

---

[1] یہ دونوں جوان معوذ و معاذ عفرا کے پسر تھے (سیرت النبی)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دُوسرے نوجوان پر ابُوجہل کے بیٹے کا وار

نبرد آرا تھا اب تک دوسرا انبوہِ باطل سے
نظر آتا تھا ٹکراتا ہوا اس کوہِ باطل سے

اُتر آئے تھے قرشی پہلواں روباہ بازی پر
عقب سے عکرمہ نے ہاتھ مارا مردِ غازی پر

ہوا اس ضرب سے شانہ نشانہ کٹ گیا بازو
مثالِ شاخِ نخلِ بارآور جھپٹ گیا بازو

مگر پروانہ کی بحرِ شجاعت کے شناور نے
کیا مڑ کر تعاقب عکرمہ کا اس دلاور نے

نظر آئی جو یہ شانِ بسالت عکرمہ بھاگا
اُڑا یوں سامنے سے جس طرح گھوڑا ہو بے باگا

رہائی عکرمہ نے موت کے پنجے سے یوں پائی
کہ شیرِ زخم خوردہ کو بھی اک دقت تھی پیش آئی

جو بازو کٹ چکا تھا اب وہ رہ رہ کر اٹکتا تھا
کہ اک تسمہ ابھی باقی تھا شانے سے لٹکتا تھا[1]

نظر آئی جو یہ دقت وفا کے نورِ دیدہ کو
خمیدہ ہو کے رکھا زیرِ پا دستِ بریدہ کو

دبا کر زور سے کھینچا تو ٹوٹا ہاتھ کا رشتہ
نہ تھا درکار وحدت کو دوئی کے ساتھ کا رشتہ

معاذ اب تیغ زن تھا ایک ہی بازو سے میداں میں
مگر اس طرح جیسے شیر انبوہِ غزالاں میں

---

[1] ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے عقب سے آکر معاذؓ کے بائیں شانے پر تلوار ماری۔ جس سے بازو کٹ گیا۔ عکرمہ بھاگ کر نکل گیا معاذؓ کو ہاتھ کے لٹکنے سے زحمت ہوتی تھی۔ اس نے ہاتھ پاؤں کے نیچے دبا کر کھینچا۔ تسمہ بھی الگ ہو گیا۔ وہ آزاد تھے دیکھو سیرت النبی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جوانو! قابلِ تقلید ہے اقدام دونوں کا
جبینِ لوحِ غیرت پر لکھا ہے نام دونوں کا

وہ غازی تھے مئے حُبِّ نبیؐ کا جوش تھا اُن کو
لبِ کوثر پہنچ کر شوقِ نوشا نوش تھا اُن کو

غازیوں اور شہیدوں کی شان

زمیں پہنے ہوئے تھی آج خونیں رنگ کا جامہ
حق و باطل میں برپا تھا عجب خونریز ہنگامہ

یہ پہلی جنگ تھی صاحب دِلوں اور بدنہادوں میں
مسلح اور نہتوں میں سواروں اور پیادوں میں

وہاں سینوں میں کینہ تھا شقاوت تھی عداوت تھی
یہاں ذوقِ شہادت اور ایماں کی حلاوت تھی

پڑا تھا خاک و خوں میں جس جگہ بوجہل بدطینت
وہیں کچھ پاک لاشے تھے لباسِ عشق کی زینت

اسی تودے کے اوپر آ پڑی شدت لڑائی کی
کہ باطل نے یہاں پر آخری زور آزمائی کی

نبرد آرا تھے کافر جمع ہو کر متحد ہو کر
ابوجہلِ لعیں کا بدلہ لینے پر مصر ہو کر

مگر ہمت نہ ہاری بیشۂ ایماں کے شیروں نے
شجاعت کی دکھا دی شان اسلامی دلیروں نے

مجاہد جن کو وعدے یاد تھے آیاتِ قرآں کے
کھڑے تھے صبح سے ڈٹ کر مقابل فوجِ شیطاں کے

جو غیرت مند راہِ حق میں تھے مصروفِ جانبازی
ابد تک نام اُن کا ہو گیا اللہ کے غازی

غزا حق کے لیے حق کے لیے اُن کی شہادت تھی
یہ جینا بھی عبادت تھی یہ مرنا بھی عبادت تھی

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کا لہو جن کے رخوں کا بن گیا غازہ
کھلا تھا ان کی خاطر دائمی جنت کا دروازہ[1]

شہادت آخری منزل ہے انسانی سعادت کی
وہ خوش قسمت ہیں مل جاتی جنہیں دولت شہادت کی

شہادت پا کے ہستی زندہ جاوید ہوتی ہے
یہ رنگیں شام صبح عید کی تمہید ہوتی ہے

شہید اس دار فانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
زمیں پر چاند تاروں کی طرح تابندہ رہتے ہیں

اسی رنگت کو ہے ترجیح اس دنیا کی زینت پہ
خدا رحمت کرے ان عاشقانِ پاک طینت پر

کشمکش کی انتہا اور نصرتِ حق کی طلب

پیغمبر اپنے خدا کے حضور

سحر سے کر رہی تھیں مہر کی آنکھیں یہ نظارہ
کہ غازی تھے برابر اہلِ باطل سے نبرد آرا

سوارِ صبح ملکِ شام کو چلنے لگا آخر
لڑائی پر شباب آیا تو دن ڈھلنے لگا آخر

بگڑ تا جا رہا تھا کشمکش سے خاک کا چہرہ
مکدر کر دیا تھا گرد نے افلاک کا چہرہ

قریشی جنگ جوؤں پر غضب کا رنگ طاری تھا
رگوں میں خون ہی شاید برائے جنگ جاری تھا

---

[1] وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ (البقرہ)

اور جو لوگ اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے قتل ہو جائیں، ان کو مُردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم نہیں جانتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردستی میں پیدا ہو گئی تھی اور بھی تیزی
قریبِ لاشۂ بوجہل برپا تھی یہ خونریزی

کیا تھا متحد خوفِ اجل نے زورِ باطل کا
زمین و آسماں میں بس گیا تھا شورِ باطل کا

بہت ہی سخت تھا یہ وقت اسلامی دلیروں پر
کیا تھا نرغہ چھوٹے بھیڑیوں نے [illegible]

مگر اللہ کے بندوں کا استقلال کیا کہنا
کہ سینے کر دیئے اک دوسرے پر [illegible]

اثر انداز تھا رنگِ شہادت جاں نثاروں پر
گلے بڑھ بڑھ کے رکھ دیتے تھے [illegible]

اُدھر جنگ آوروں کے حوصلوں پر تنگ تھی وادی
اِدھر سجدے میں تھا زیرِ عریش[ل] [illegible]

جمال آرا تھا قلبِ مطمئن سے حُسنِ بے تابی
وضو بہ گریۂ معصوم سے آنکھیں تھیں عُنّابی

مسلسل کر رہا تھا ابرِ رحمت گوہر افشانی
زمینِ آبیاری ہو رہی تھی کشتِ انسانی

ارے تھے جس جبیں کے سامنے لولاک سجدے میں
خدا کے روبرو تھی وہ جبینِ پاک سجدے میں

جبیں سجدے میں تھی دل مضطرب تھا اشک بہتے تھے
نبی محوِ دعا تھا جبرئیلِ امین کہتے تھے

اگرچہ فرش پر تھا استغاثہ فخرِ آدم کا
مگر اس نے احاطہ کر لیا تھا عرشِ اعظم کا

محمدؐ کی زباں یاحیُّ یاقیّوم کہہ کہہ کر[ل]
یہ نئے امت طلب کرتی تھی نصرت آج رہ رہ کر

ل عریش یعنی وہی پھوس کا چھپر جو آپ کی عبادت کے لئے کھڑا کر دیا گیا تھا۔ (مصنف)

ل آپ کی زبان پر یاحیّ یاقیوم کے الفاظ جاری تھے۔ (ابن سعد و نسائی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبرؐ عرصۂ کارزار میں

زبانِ وحی نے آخر سنا دی نصِّ قرآنی ؎ | عریش و عرش میں طے پا گئی تقدیرِ انسانی
نویدِ نصرتِ حق لے کے نکلے آپ میداں میں | قدم بوسی کی جرأت آگئی خونِ شہیداں میں
کیا رحمت نے رُخ اعدائے دین اللہ کی جانب | بڑھا نورِ مجسم اُس ہلاکت گاہ کی جانب
نظر آیا کہ باطل کھیلتا ہے آخری بازی | ہوئے جاتے ہیں زخمی ہر طرف اللہ کے غازی
فلک سہما ہوا تھا کافروں کی چیرہ دستی سے | زمیں شق ہو رہی تھی غلبۂ باطل پرستی سے
مُسلّط تھا اگر اندیشۂ باطل فضاؤں پر | تو مجبوری کا اک سکتہ سا طاری تھا ہواؤں پر
مگر جب کملی والا آگیا اُٹھ کر مصلّے سے | خدائی ہو گئی محفوظ شیطانوں کے ہتّے سے
صدائے نعرۂ تکبیر سے تھرا اُٹھی وادی | کہ اُمت کے ضعیفوں کی مدد کو آگیا ہادی
غلاموں کو جو آقا کا رُخِ انور نظر آیا | قلوبِ مطمئن نے انتہائی حوصلہ پایا
رسولِ پاک نے کفار کی جانب نظر ڈالی | جلالت آفریں چہرے سے کملی اور سر کا لی

؎ آپ ایک طولانی سجدے کے بعد خدا کی بشارت لئے ہوئے اُٹھے۔ اس وقت آپ کی زبان پر سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ القمر۔ ع۳۔ ۴۵ کے قرآنی الفاظ تھے۔ آپ عریش سے نکل آئے (دیکھئے صحیح مسلم)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شعاعِ طُور کے انوار چمکے روزِ روشن میں
لگا دی بجلیوں نے آگ سی باطل کے خرمن میں

رسالت پر رسالت کا جلالی رنگ تھا طاری
اُٹھائی ایک مُٹھی خاک اور کُفار پر ماری[1]

بآوازِ بلند اس وقت یُوں ارشاد فرمایا
کہ دستِ حق نے باطل کا نشاں برباد فرمایا

مِٹی دشمن کی شوکت آج پرچم گر گئے اُن کے
جلالِ حق سے پیٹھیں مُڑ گئیں مُنہ پھر گئے اُن کے[2]

معجزے کا ظہور

بدل ڈالی رسالت کی صدا نے جنگ کی صورت
کہ اُتری چہرہ افروزانِ خون و رنگ کی صورت

نظر آیا کہ مٹی ایک دستِ نُور نے پھینکی
خُدا کے ہاتھ نے یا بازوئے مامور نے پھینکی[3]

یہ مُنت خاک اُڑ کر جا پڑی ناپاک چہروں پر
اُداسی چھا گئی پُر ہول دہشتناک چہروں پر

اُٹھی وادی میں اک آواز اعجازِ پیمبر سے
کہ جیسے طشت میں گرتی ہے کوئی چیز اُوپر سے

---

[1] آپ نے ریت اور کنکر کی ایک مُٹھی اُٹھا کر کفار کی طرف پھینکی اور زبان سے شاھت الوجوہ کہا یعنی بگڑ گئے چہرے ان لوگوں کے (دیکھو طبری)

[2] سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنی لشکر کفار ضرور پسپا ہوگا اور پیٹھ دکھا جائیگا۔ پ ۲۷ القمر۔ ع ۳ ۞

[3] وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ ترجمہ۔ جب تُو نے پھینکا تھا (وہ) تو نے نہیں پھینکا تھا۔ بلکہ اللہ نے پھینکا تھا۔ پ ۹۔ الانفال۔ ع ۲ ۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہَوا کا ایک تُند و تیز جھونکا دوڑ کر آیا
اُڑا کر ساتھ ننھے ننھے ریزے ریت کے لایا[1]

کیا اِن ریت کے ذرّوں نے حملہ جنگجوؤں پر
اُلٹ کر جا پڑا دامانِ صحرا زِشت رُوؤں پر

ہُوئے ننھوں سے بھاری ہو گیا اور پھٹ گئیں آنکھیں
گڑھے مٹی سے جیسے پٹ گئے یوں پٹ گئیں آنکھیں

فلک پر دفعتہً کچھ ابر کے ٹکڑے ہوئے ظاہر
نہاں تھا اس میں شاید نوریوں کا لشکرِ قاہر[2]

یہ ابر آتے ہی گر جا دشمنوں کی فوج کے اوپر
سُنے گھوڑوں کے صیحے خاکیوں نے اوج کے اُوپر

جُھکا بادل اُٹھی آندھی بہم مِل جل گئے آخر
فضا میں لشکرِ قدرت کے پرچم کُھل گئے آخر

برائے اہلِ ایماں یہ نشانِ نصرتِ حق تھا
اِدھر حق سُرخرو تھا اُس طرف باطل کا مُنہ فق تھا

نہتّوں کو سہارا مِل گیا دستِ پیمبرؐ سے
زمانہ گُونج اُٹھا نعرۂ اللہ اکبر سے

جنگِ بدر کا انجام

مجاہد جا پڑے کُفّار پر گھبرا گئے کافر
ہَوا کا رُخ بدلتے ہی ہزیمت کھا گئے کافر

بھری تھی خاک آنکھوں میں سُجھائی کچھ نہ دیتا تھا
سِوا اللہ اکبر کے سُنائی کچھ نہ دیتا تھا

---

[1] مٹھی بھر خاک کا یہ اثر ہوا کہ آندھی کا ایک جھونکا آیا۔ کفار کے چہرے آنکھیں ناک ریت و کنکروں سے بھر گئے (زرقانی)

[2] آپ نے فرمایا یہ فرشتوں کی خدائی فوج ہے جو ہماری نصرت کے لئے آئی ہے (خاتم النبیین)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دلوں پر ہیبتِ حق چھا گئی کفار بھاگ اٹھے
پڑی جب دونوں جانب سے خدا کی مار بھاگ اٹھے

سراسیمہ ہراساں بدحواس و منتشر بھاگے
یہ اس سے دس قدم آگے وہ اس سے دس قدم آگے

پسر دم توڑنے والے پدر کو چھوڑ کر بھاگا
پدر زخمی پسر کے حال سے منہ موڑ کر بھاگا

مصیبت بن گئے اس وقت سب فولاد کے بانے
سروں کے خود چہروں کے جھلم ہاتھوں کے دستانے

دبا تھا اپنے اپنے بوجھ سے ہر ایک بے دم تھا
نہ چھوٹے اسلحہ پھر بھی گنہ کا بوجھ کیا کم تھا

بہم اک دوسرے کی ٹھوکروں سے گر گئے اکثر
نہ بھاگا جا سکا تو غازیوں میں گھر گئے اکثر

ہوئے اس سلسلے میں راکب و مرکب تہ و بالا
پڑی ہلچل سواروں کو پیادوں نے کچل ڈالا

اچانک بدحواسی میں جو یوں اوپر تلے ٹوٹے
کمندیں اس طرح الجھیں کہ اپنے ہی گلے گھوٹے

جکڑنے کے لئے سینوں کے اندر گر گئیں زرہیں
پکڑنے کیلئے گرہوں کے اندر پڑ گئیں گرہیں

جھلم خود اور زرہیں پھینک دیں ہتھیار بھی چھوڑے
پٹے ہی رہ گئے سب ساز و سامان[1] اونٹ و گھوڑے

ہوا جب منتشر جمعیتِ باطل کا شیرازہ
کیا شیطان نے اللہ کی قدرت کا اندازہ

اتارا جا چکا تھا دستِ حق سے تاج باطل کا
سرِ میداں تعاقب ہو رہا تھا آج باطل کا

وہی لشکر جو دھاوا کر کے آیا تھا ضعیفوں پر
شرارت کا وہی طوفاں جو چھایا تھا شریفوں پر

---

[1] بھی گئے تھے بوجھل ہونے کی وجہ سے زرہیں و سامان پھینکتے جاتے تھے جس کو مسلمان اٹھا لیتے تھے (طبری، زرقانی وغیرہ)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بادل چھٹ گیا آخر وہ لشکر کٹ گیا آخر
معیّن وقت آیا زورِ باطل گھٹ گیا آخر

غرور و ناز تھا جس قوّتِ ناپاک کے اُوپر
وہ قوّت ہر طرف بکھری پڑی تھی خاک کے اُوپر

زمیں پر سرنگوں تھے گُرز، ڈھالیں، برچھیاں، بھالے
کہیں تیر و کماں خم تھے کہیں تیر و کماں والے

دکھاتے تھے جو تن کر پہلوانی اور سرداری
وہ سب تھے آگے آگے پیچھے پیچھے تھی گرفتاری

وہی بازو بہت مشّاق تھے جو قتلِ انساں میں
وہ بازو گر گئے تھے اب قلم ہو ہو کے مَیداں میں

بہاتی تھیں جو مٹّی پر ہمیشہ خون کی دھاریں
اِسی مٹّی پہ دَم سادھے پڑی تھیں آج تلواریں

رَعُونت رہ گئی باقی نہ وہ آنیں نہ وہ شانیں
بچا کر لے چلے میدانِ دار و گیر سے جانیں

دِلوں میں گالیاں دیتے ہُوئے اپنے خداؤں کو
بُرا کہتے ہُوئے اپنے بھگوڑے دیوتاؤں کو

غرور و ناز میں آگے تھے جو فرعون و ہاماں سے
وہ قرشی سُورما بھاگے چلے جاتے تھے مَیداں سے

مُسلّط تھا زبردستوں پہ خوف اب زیردستوں کا
خدا والے تعاقب کر رہے تھے خود پرستوں کا

رَحم کی تلقین کا اثر

نہ کرنا "قتلِ ناحق" کہہ دیا تھا جوشِ رحمت نے
کیا اب لڑنے والوں کو اسیر اہلِ شرافت نے

شکست و بے دلی شرمندگی خوف اور گرانباری
یہ سب مل جُل کے آخر بن گئے وجہِ گرفتاری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بندھتے لا رہے تھے باندھ کر شمشیر گیروں کو
کہ اپنی ہی کمندیں طوقِ گردن تھیں شریروں کو

مگر ایسے بھی تھے اِن میں کہ آئے تھے بہ مجبوری
عیاں تھی رحمۃٌ اللعالمین پر اُن کی معذوری

سُنایا جا چکا تھا حکم سرکارِ رسالت سے
کہ ان لوگوں سے وقتِ جنگ پیش آنا رعایت سے

کچھ ایسے ہیں جنہیں لایا گیا مکر اور حیلوں سے
کچھ ایسے ہیں جو ڈرتے تھے شریروں سے رذیلوں سے

اگر بے دست و پا کر دے خدائے دوجہاں ان کو
مسلمانوں کو اس دم چاہیئے بخشیں اماں ان کو[۱]

دکھائی اب جو حق نے فوجِ دشمن کو نگونساری
بجائے جان لینے کے ہوئی زندہ گرفتاری

اگرچہ حضرتِ عباسؓ[۲] واقف تھے نتیجے سے
مگر مجبور تھے لڑنے چلے آئے بھتیجے سے

عُقیلؓ[۳] ابنِ ابی طالب برادر شیرِ یزداںؓ کے
بحالِ کُفر آئے تھے مقابل اہلِ ایماں کے

ہی صورت ابوالعاصؓ[۴] ان جفاکاروں میں شامل تھے
ابھی ایماں نہ لائے تھے خطاکاروں میں شامل تھے

۱۔ آنحضرتؐ نے لڑائی سے پہلے ارشاد فرمایا تھا کہ کفار کے ساتھ جو لوگ آئے ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں جو خوشی سے نہیں بلکہ قریش کے جبر سے آئے ہیں۔ ان لوگوں کے نام بھی آپ نے بتا دئیے تھے۔ (سیرت النبیؐ)

۲۔ حضرت عباسؓ رسولِ خدا کے چچا۔ عمر میں آنحضرتؐ سے دو سال بڑے تھے اور ابھی ایمان نہیں لائے تھے۔ مگر ان کو رسول اللہ سے بڑی محبت تھی۔ بدر میں کافروں کے ساتھ بخوشی نہیں آئے تھے۔ (ازالۃ الخفاء)

۳۔ عُقیل بن ابی طالب حضرت علیؓ کے بھائی تھے اور ابھی تک ایمان نہیں لائے تھے۔ (مُسند)

۴۔ ابوالعاص حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھانجے تھے۔ ان سے آنحضرتؐ کی دختر زینبؓ بیاہی جا چکی تھیں۔ (مسند)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے زندہ اسیر اس جنگ کی پاداش میں آخر
گھرے یہ لوگ دورانِ شکستِ فاش میں آخر

جو سب کچھ پھینک کر بھاگے وہ بچ نکلے اسیری سے
کہ مُہلت مل گئی اُن کو خدا کی دیرگیری سے

بدر میں کُفّار کے مقتولوں پر ایک نظر

ہُوئے مقتول ستر[1] حملہ آور جنگ کے اندر
پڑے تھے جا بجا پامال خاک و رنگ کے اندر

یہی ستر برائے قتل و غارت بڑھ کے نکلے تھے
انہی کو موت کی آندھی چڑھی تھی چڑھ کے نکلے تھے

انہیں اللہ سے اللہ کے بندوں سے عداوت تھی
سَروں میں خودسَری تھی اور سینوں میں شقاوت تھی

یہ پھونکوں سے بُجھانا چاہتے تھے شمعِ عرفاں کو
یہ قوت سے دبانا چاہتے تھے نورِ ایماں کو

یہ سب کے سب مِٹانے آئے تھے دینِ منوّر کو
یہی حق سے لڑانے لائے تھے باطل کے لشکر کو

یہی سب سے زیادہ تھے رسولِ پاک کے دشمن
بنائے فرش و عرش و کرسی و افلاک کے دشمن

یہ بہکاتے تھے راہِ راست سے ہر ایک انساں کو
یہ ایذائیں دیا کرتے تھے ہر فردِ مسلماں[2] کو

مسلماں ہونے والوں پر ہزاروں ظلم ڈھاتے تھے
برہنہ کر کے جلتی ریت پر اُن کو لٹاتے تھے

انہی کے جسم ہائے سخت سے اب نرم تھی مٹی
انہی کے لاشہ ہائے سرد تھے اب گرم تھی بھٹی

---

[1] دیکھو سیرت النبیؐ و رحمۃ للعالمینؐ وغیرہ۔ [2] دیکھو شاہنامہ اسلام جلد اوّل

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلام اور لونڈیاں صید زبوں تھیں ان کے پنجوں میں
جنھیں اظہارِ ایماں پر یہ کستے تھے شکنجوں میں

یہی تھے آج اور دستِ اجل کا سخت پنجہ تھا
اِنہی کی گردنیں تھیں اور عبرت کا شکنجہ تھا

مظالم میں خیالِ پیش و پس آتا نہ تھا ان کو
ضعیفوں پر یتیموں پر ترس آتا نہ تھا ان کو

یہی تھے اب کہ جز لعنت نہ تھی کوئی نوا ان پر
ہوا دیتی تھی اَلْبَادِیِّ اَظْلَم کی ندا ان پر

یہی تھے اِمتیازِ نسل و خوں پر ناز تھا ان کو
خودی اور خود نمائی کے جنوں پر ناز تھا ان کو

پڑے تھے اب یہی مٹی کے اوپر سرنگوں ہو کر
جنوں نتھنوں کے رستے بہ رہا تھا موجِ خوں ہو کر

یہی تھے وہ جو لدکر آئے تھے سامانِ کثرت سے
بہانے کے لئے ایمان کو طوفانِ کثرت سے

وہ کثرت آج ایماں کے مقابل غرقِ ذلت تھی
کہ اس کثرت کی فاتح ایک وحدت کیش ملت تھی

ابوجہل کی نگاہِ واپسیں

یہی بوجہل ظلم و جور سے ہرگز نہ تھکتا تھا
یہی اب منہ کے بل مٹی کے بستر پر سسکتا تھا

اٹھا تھا کعبۂ توحید کی تخریب کرنے کو
رسول اللہ کی، اللہ کی تکذیب کرنے کو

مسلح اور تن آور ساتھیوں کو لے کے آیا تھا
مثالِ ابرہہ[1] ان ہاتھیوں کو لے کے آیا تھا

---

[1] دیکھو شاہنامہ اسلام جلد اوّل۔

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں تھے اب وہ ساتھی کون تھا پرسانِ حال اس کا
پڑا تھا طوق بن کر اس کی گردن میں وبال اس کا

بُتوں کی بندگی کرنے میں گزری تھی حیات اس کی
مدد کرنے نہ آئے وقت پر لات و مَنات اس کی

بوقتِ جاں کنی حسرت کفِ افسوس ملتی تھی
تمنا پیٹتی تھی جان رہ رہ کر نکلتی تھی

عذابِ جاں کنی میں مبتلا تھا دشمنِ ایماں
سرہانے مسکراتے تھے کھڑے شیطان کے ارماں

پڑے تھے ہر طرف شمشیر و خنجر برچھیاں بھالے
جنہیں ایک ایک کر کے چُن رہے تھے اب خدا والے

زمیں پر پھیلتا جاتا تھا وقتِ عصر کا سایا
کہ اتنے میں اچانک اک مجاہد اس طرف آیا[۵۱]

ابُوجہلِ لعیں کو اس جگہ دم توڑتے پایا
تڑپتے لوٹتے منہ پیٹتے سر پھوڑتے پایا

نظر آیا جو یہ نقشہ جہنم کے مسافر کا
پکارا نام لے کر اور پوچھا حال کافر کا

لعیں نے کھول دیں بے نور پتھرائی ہوئی آنکھیں
وہ زہر آلود آنکھیں مُردنی چھائی ہوئی آنکھیں

کہا بُوجہل نے یہ کون ہم کو تنگ کرتا ہے؟
کہ پیر اتنے بڑے سردار کی گردن پہ دھرتا ہے

کہا اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَخزَاكَ[۵۲] غازی نے
کیا خوار و زبوں تجھ کو خدا کی کارسازی نے

---

۵۱ عبداللہ بن مسعودؓ نے دیکھا ایک شخص تڑپ رہا ہے۔ اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر پوچھا کیا تو ہی ابُوجہل ہے۔ ابُوجہل نے کہا "او بکری چرانے والے دیکھ تو کہاں پاؤں رکھتا ہے" (سیرت النبیؐ)

۵۲ اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَخزَاكَ یعنی تعریف کرتا ہوں اس خدا کی جس نے تجھ کو ذلیل و خوار کیا۔ (بخاری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خدا سے عفو کا طالب تو اب بھی جی اگر چاہے
کہا بوجہل نے خاموش او یثرب کے چرواہے!

ہُبل میرا خدا ہے لات و عزیٰ ہیں خدا میرے
وہی میرے محافظ ہیں وہی حاجت روا میرے

قریشی فوج کا سردار ہوں میں جان لے مجھ کو
بڑا بھاری سپہ سالار ہوں پہچان لے مجھ کو!

بتا ہم کو ملی ہے فتح یا تم بے نواؤں کو
تمہارے اِک خدا کو یا ہمارے سب خداؤں کو

ترے ساتھی کدھر ہیں قتل ہو کر رہ چکے ہوں گے
مسلمانوں کے لاشے موجِ خوں میں بہہ چکے ہوں گے

کہاں ہے وہ تمہارا مایۂ صد ناز پیغمبر
وہ عبداللہ کا بیٹا صاحبِ اعجاز پیغمبر

سرِ میداں کیا ہے ہم نے اس کا بندوبست آخر
ہمارے دیوتا نے اس کو دی ہوگی شکست آخر

مجاہد نے کہا۔ او دشمنِ دیں او ستم آرا
خود اپنی آنکھ سے کر اپنی بربادی کا نظارا

ملی پاداشِ حملہ آوری تیغ آزماؤں کو
کہ دی حق نے شکستِ فاش باطل کے خداؤں کو

پرے ہیں پیدلوں کے اب نہ وہ جنگی رسالہ ہے
خدا کا اور محمد مصطفیٰ کا بول بالا ہے

کیا کفار کو اللہ نے خوار و زبوں آخر
ہوا اس لعنتی کثرت کا جھنڈا سرنگوں آخر

لہ ابوجہل نے کہا هَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ یعنی کیا تم نے مجھ سے بھی کوئی بڑا آدمی قتل کیا ہے۔ پھر کہا لَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِی یعنی کاش کہ میں کسی کسان کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا (زرقانی)

HAMEEDI

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فضا میں دیکھ لہراتا ہوا اسلام کا پرچم
برائے اہلِ عالم امن کے پیغام کا پرچم

وہ کثرت مٹ گئی ایمان قلت دیکھ او کافر
نگاہِ واپسیں سے اپنی ذلت دیکھ او کافر

جو آئے تھے کہ چھینیں حقِ آزادی شریفوں سے
ہوئے سب تین تیرہ تین سو تیرہ ضعیفوں سے

یہ کیا ہے ایک ادنیٰ سا کرشمہ قدرتِ حق کا
گنہ سے توبہ کر طالب ہو ظالم رحمتِ حق کا

اگر تو آخری ساعت پہ بھی انسان ہو جائے
تو شاید حشر میں مشکل تری آسان ہو جائے

یہ سن کر اُس لعین نے دُھندلی دُھندلی اک نظر ڈالی
نظر آئی اُسے وادی قریشی فوج سے خالی

بس اپنے پیکرِ حسرت کا منہ تکنے لگا کافر
کراہا، چیخ ماری، گالیاں بکنے لگا کافر

شرافت کا نہ پایا کچھ اثر جب اس کمینے پر
مجاہد نے سنبھالی تیغ بیٹھا چڑھ کے سینے پر

کہا بوجہل نے اے بکریوں کے پالنے والے
میں زخمی ہو کے بیشک پڑ گیا ہوں اب ترے پالے

ذرا گردن بچا کر کاٹنا سر باز سر میرا
رہا ہے عمر بھر دنیا میں سر افراز سر میرا

کہ جس کو دیکھنے والے کہیں سردار کا سر ہے
بڑے اک گردن افراز و سپہ سالار کا سر ہے¹

مجاہد مسکرایا اور اس خود سر کا سر کاٹا
بڑے ظالم بڑے اخبث بڑے اکفر کا سر کاٹا

---

¹ ابوجہل بولا اے بکریوں کے چرواہے فخر کر کہ تو بڑی اونچی جگہ بیٹھا ہے۔ میری وصیت سن کہ میرا سر کاٹے تو کندھوں کے قریب سے کاٹنا تاکہ گردن بڑی معلوم ہو اور ہر شخص دیکھتے ہی سمجھ جائے کہ کسی بڑے سردار کی گردن ہے (دیکھو طبری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چلا شاہِ دو عالم کی طرف دشمن کا سر لے کر
برائے نذر نخلِ فتح و نصرت کا ثمر لے کر

فتح کے بعد آنحضرتؐ اور غازیوں کی مصروفیات

خدا کے فضل سے حاصل ہوئی یہ فتح فیروزی
لگی ہونے مجاہد زخمیوں کی زخم اندوزی

اسیروں کی حفاظت کے لئے سامان فرما کر
نماز[1] اپنے شہیدوں کی پیمبرؐ نے پڑھی آکر

ہوا یہ انتظام اب حسبِ فرمانِ رسولؐ اللہ
ہوئی تکمیلِ تدفینِ فدایانِ رسولؐ اللہ

دُعا فرما کے ان سب کو گنہ سے پاک فرمایا
شہادت پانے والوں کو سپردِ خاک فرمایا

ملی اس جنگ میں جن کو شہادت کی علمداری
تھے ان بخت آوروں میں چھ مہاجر آٹھ انصاری[2]

سرِ مقتل ہوئی گنتی جو مقتولانِ دشمن کی
تو ستّر سرنگوں لاشیں تھیں سرداران[3] دشمن کی

ہوا ارشاد ان کی پردہ پوشی[4] بھی ضروری ہے
کھلے میداں میں لاشے چھوڑ جانا بے شعوری ہے

---

[1] شہدا پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور ان خون آلودہ کپڑوں میں جنہیں وہ پہنے ہوئے تھے دفن کئے گئے (الاسلام حصہ اول)

[2] خاتمہ جنگ پر معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں سے صرف ۱۴ شخصوں نے شہادت پائی جن میں چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے (سیرۃ النبیؐ)

[3] تقریباً ستر آدمی قتل اور اسی قدر گرفتار ہوئے (سیرت النبیؐ)

[4] لڑائیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جہاں کوئی لاش نظر آتی تھی۔ آپ اس کو زمین میں دفن کرا دیتے تھے (روض الانف)

HAMEEDI

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ پر اگرچہ انتہائی ضُعف طاری تھا
مگر ارشادِ پیغمبرؐ انہیں ارشادِ باری تھا

پڑی تھیں جابجا میدانِ گیرو دار میں لاشیں
اُٹھائیں اور سُلائیں اک کُشادہ غار میں لاشیں[1]

مشرکین کی لاشوں سے آنحضرتؐ کا خطاب[2]

ہُوئی معمُور پھر صبر و سکوں سے بدر کی وادی
کنارِ غار استادہ ہُوا اسلام کا ہادی

مخاطب کر کے ہر مقتول کو حضرت نے فرمایا
کہ ہم سے حق نے جو وعدہ کیا تھا ہم نے حق پایا

---

[1] اس موقع پر کُشتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس لئے ایک ایک کا الگ الگ [illegible] تھا۔ [illegible] کنواں تھا (عربی میں لفظ قلیب ہے مصنف) لاشیں آپؐ نے اس میں ڈلوا دیں [illegible] امیہ کی لاش [illegible] اس قابل نہ رہی تھی کہ جگہ سے ہٹائی جائے۔ اس لئے وہیں خاک میں دبا دی گئی (سیرت النبی)

[2] واپسی سے قبل آپ اس گڑھے کے قریب تشریف لے گئے جس میں رؤسائے قریش دفن کئے گئے تھے اور ان میں سے ایک ایک کا نام لے کر پکارا اور فرمایا هل وجدتم ما وعدکم اللّٰہ حقاً فانی وجدت ما وعدنی اللّٰہ حقاً یعنی کیا تم نے اس وعدے کو حق پایا جو خدا نے میرے ذریعے تم سے کیا تھا تحقیق میں نے تو اس وعدے کو حق پالیا ہے جو خُدا نے مجُھ سے کیا تھا۔ نیز فرمایا یا اهل القلیب بئس عشیرۃ النبی کُنتم لنبیکم کذبتمونی وصدقنی الناس واخرجتمونی وآوانی الناس وقاتلتمونی ونصرنی الناس (طبری بحوالہ خاتم النبیین) یعنی اے اہلِ قلیب تم اپنے نبی کے بہت بُرے رشتہ دار تھے تم نے مجُھے جھٹلایا اور دُوسروں نے میری تصدیق کی تم نے مجھے میرے وطن سے نکالا اور دُوسروں نے مجھے پناہ دی تم نے میرے ساتھ قتال کیا اور دوسروں نے میری نُصرت کی (دیکھو صحیح مسلم اور بخاری)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہو اے عتبہ اے بوجہل اے شوکت کے متوالو
جو تم پر عہد تھا اللہ کا اس پر نظر ڈالو

بتو! دُنمار والو، آج تو تم کو یقیں آیا
وعیدِ حق کا پایا تم نے ایفا یا نہیں پایا

نبیؐ کی قوم تھے تم سب مگر انساں کی ضد تھے
کہ از آغاز تا انجام شیطاں کے مؤید تھے

مری تصدیق کی لوگوں نے پر تکذیب کی تم نے
خدا کی بہتریں تعمیر کی تخریب کی تم نے

نکالا تم نے گھر سے مجھ کو اوروں نے اقامت دی
اُٹھے تم قتل و غارت کو مگر اوروں نے نصرت دی

ہوئے حائل تمہیں راہِ فلاحِ آدمیت میں
بتاؤ کیا کہو گے پیشِ حق اپنی بریت میں

خطاب اس طرح مقتولوں سے جب حضرتؐ نے فرمایا
صحابہؓ کے دلوں میں اک تحیر سا اُمڈ آیا

کہا[1] جن کو حضورؐ آواز دیتے ہیں وہ مردہ ہیں
بھلا اب کس کی سنتے ہیں اجل کے زخم خوردہ ہیں

ہوا ارشاد زندوں سے زیادہ سن رہے ہیں یہ
بُرائی کے بُرے انجام پر سر دھن رہے ہیں یہ

مآلِ کار پر ہے انتہائی اضطراب ان کو
مگر حاصل نہیں ہے آج مقدورِ جواب ان کو

بعدِ فتح غازیانِ اسلام کی حالتِ قلب

نمازِ عصر کا وقت آگیا ان کام دھندوں میں
ہُوا بیتاب ذوقِ بندگی اللہ کے بندوں میں

---

[1] حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو اب مردے ہیں وہ کیا سنیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میری بات وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں۔ مگر ان کو مقدورِ جواب نہیں (دیکھو طبری وغیرہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فضائیں گونج اٹھیں پھر صدا اللہ اکبر کی
ہوئی روحِ حقیقی جلوہ گر دینِ پیمبر کی

وضو کر کے صفیں میداں میں باندھیں شان والوں نے
خدا کے سامنے سر رکھ دیئے ایمان والوں نے

سُنے نغماتِ شکرانِ فتحمندوں کی زبانوں سے
اُتر آئے فرشتے لے کے رحمت آسمانوں سے

تعجب خیز تھا یہ ربط و ضبط انسان فانی کا
چڑھا ہرگز نہ اس اُمت کو نشہ کامرانی کا

یہ پہلی فتح تھی انسان کی شیطان کے اوپر
کہ بعدِ فتح قائم تھا بشر ایمان کے اوپر

بشر یہ بھی تھے لیکن قلب ان کے شر سے خالی تھے
مقاصد تھے بلند ان کے ارادے ان کے عالی تھے

نہ تھی راہِ خدا میں خواہشِ نام و نمود ان کو
پئے حُبِّ نبیؐ مقصود تھی نفیٔ وجود ان کو

جب آئے تھے تو کمزور و نہتے اور تھوڑے تھے
نہ ان کے ساتھ خیمے تھے نہ ان کے ساتھ گھوڑے تھے

نہ ان کی پشت پر تھی کوئی بھی امدادِ انسانی
نہ کھانے کے لئے روٹی نہ پینے کے لئے پانی

میسر کچھ نہ تھا سامان و ساز و برگ سے ان کو
اسی حالت میں ٹکرانا تھا سیلِ مرگ سے ان کو

ہنکا لائی تھی آزادی ہلاکت کی طرف ان کو
کہ سینے تان کر ہونا تھا تیروں کا ہدف ان کو

اُمڈ آئی تھی جب تیغوں کی موجِ تند و تیز ان پر
پھر سوا اپنے ہاتھوں بند تھی راہِ گریز ان پر

انہیں اس وقت بھی اللہ پہ ایمانِ کامل تھا
انہیں قرآن کے وعدے پہ اطمینان کامل[1] تھا

۱؎ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔ پ ۲ البقرہ ع ۱۹ ۱۵۴

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی وعدہ جسے اصلِ اصولِ زندگی کہئے
حیاتِ نوعِ انساں کے لئے پائندگی کہیے

مجاہد کے لئے دنیا و دیں کی سرفرازی ہے
کہ مرنے سے شہید اور زندہ رہ جائے تو غازی ہے

یہی ذوقِ یقیں باعث تھا ان کی استقامت کا
قدوم استقامت ہی پہ سر خم ہے کرامت کا

یہی وہ تھے میسر تھی جنہیں اب فتح و نصرت بھی
مہیا تھے سلاحِ جنگ بھی مالِ غنیمت بھی

جوانمردی سے حملہ آوروں پر فتح پائی تھی
سرِ میداں دیا تھا امتحاں جرأت دکھائی تھی

بڑی جرأت سے حاصل کر چکے تھے ہمتوں والے
کمانیں تیر زرہیں گرز ڈھالیں برچھیاں بھالے

خیام اور بارگاہیں اونٹ گھوڑے ڈھول نقارے
رسد کی خرجیاں بالکل نئے کپڑوں کے پشتارے

سبھی کچھ آج حاصل ہو گیا تھا سرفروشوں کو
یہ روزِ فتح کا تحفہ ملا تھا دلق پوشوں کو

مگر اس فتح پہ ہرگز نہ تھا عُجب اور ناز ان کو
کہ نازِ قربِ حق نے کر دیا تھا بے نیاز ان کو

نہ اتراتے تھے جرأت پر نہ اپنے زورِ بازو پر
خوشی تولی ہوئی تھی شکرِ خالق کے ترازو پر

زمین و آسماں جن و ملائک سخت حیراں تھے
کہ یہ اللہ کے بندے نئی فطرت کے انساں تھے

نہیں اب بھی نہ خنجر پہ نہ بھالے پر بھروسہ تھا
خدا پر اور اپنے کملی والے پر بھروسہ تھا

سمجھتے تھے کہ یہ اللہ کا احسان ہے سارا
دکھایا جس نے قدرت اور صداقت کا یہ نظارا

یہی اک جذبۂ صادق تھا باعث انکی شادی کا
کہ دیکھا معجزہ تعمیلِ ارشاداتِ ہادی کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خدا کے پاک بندے تھے خودی کا دم نہ بھرتے تھے
محمد اور محمد کے خدا کا شکر کرتے تھے

بدر سے غازیانِ اسلام کی واپسی

اُدھر باطل گریزاں تھا اِدھر حق شاد و فرحاں تھا
یہ دن ارشادِ قرآں کے مطابق یومِ فرقاں تھا[۱]

سوارِ صبح دوڑا جا رہا تھا شام کی جانب
کہ ہر آغاز کا اقدام ہے انجام کی جانب

مگر اس وقت بھی مشغول تھے اللہ کے غازی
سفر درپیش تھا اس قافلے کو بعدِ سربازی

نمازِ عصر پڑھ کر ہو گئی چلنے کی تیاری
مدینے کو بڑھی موجِ نویدِ نصرتِ باری[۲]

ثنا کرتی ہوئی اللہ کے اکرام و احساں کی
سوادِ بدر سے لوٹی جماعت اہلِ ایماں کی

بچشمِ نم شہیدانِ محبت سے جُدا ہو کر
چلے بندے خُدا کے ہم رکابِ مُصطفےٰ ہو کر

نہ اِتراتے ہوئے آئے، نہ اِتراتے ہوئے لوٹے
سپاس و شکر کا اظہار فرماتے ہوئے لوٹے

نہ غرّہ تھا اسیروں پر، نہ سامانِ غنیمت پر
یہ نازاں تھے فقط اسلام ہی کی قدر و قیمت پر

تھا دل اس شکر سے معمورانِ عالی مقاموں کا
کہ حق نے امتحاں فرما لیا اپنے غُلاموں کا

---

۱ (دیکھو سیرت النبیؐ صفحہ ۳۲۳)

۲ بعض کا قول ہے کہ اُسی روز اور بعض کہتے ہیں کہ تین دن یہیں قیام فرما کر آنحضرتؐ مدینے کی طرف لوٹے مگر کثرت اس طرف ہے کہ آپ نے تدفین کے بعد یہاں سے تین میل پر منزل کی۔ (مصنف)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واپسی کی پہلی منزل

بالآخر کاروانِ روز پہنچا شب کی منزل پر
لگا دی آسماں نے کشتیٔ خورشید ساحل پر

کیا تھا کام دن بھر تھک گیا تھا آفتاب آخر
نہ لایا غازیوں کے جوشِ بیداری کی تاب آخر

رسول اللہ کے رُوئے منور پر نظر ڈالی
تبسم دیکھ کر آرام کرنے کی رضا پا لی

جھکایا نیرِ اعظم نے سر تعظیم کی خاطر
شرف اس کو ملا تھا احمدِ بے میم کی خاطر

مُصِر پا کر سفر پر لشکرِ محبوبِ داور کو
شفق نے لے لیا آغوش میں خُورشیدِ خاور کو

جبینِ شام پر سُرخی ندامت کی جو لہرائی
رسُولِ پاک نے بھی اب قیامِ شب کی ٹھہرائی

ہوا ارشاد ہاں اب وقت ہے آرام لینے کا
خدا کی بخششِ خواب و سکوں سے کام لینے کا

کیا فرمانِ ہادیؐ پر قیام ان سربلندوں نے
ادا کی مل کے مغرب کی نماز اللہ کے بندوں نے

مہیا جو ہوا نعمت سمجھ کر شکر سے کھایا
عشا کے بعد حزبُ اللہ نے آرام فرمایا

فلک سے چاند تارے نُور کی بارش لگے کرنے
لگی موجِ ہوا ان کی ہوا خواہی کا دم بھرنے

ملائک کی جماعت آج پہرے دار تھی ان کی
یہ محوِ خواب تھے قسمت مگر بیدار تھی ان کی

؎ بدر سے ہٹ کر تین میل پر مقام اثیل ہے۔ متعدد روایات کی رُو سے آپ نے واپسی پر وہاں تین دن رات قیام فرمایا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

جنگِ بدر اور جنگِ اُحد کا درمیانی وقفہ

مکّے اور مدینے کے حالات

مُنافقین اور یہوُد کی شرارتیں

مجاہد بدر کی جانب چلے تھے جب مدینے سے ۔۔۔ مُنافق اور یہوُد ان کو یہی کہتے تھے کینے سے
نہ جاؤ جنگ کو اِس بے سر و سامان حالت سے ۔۔۔ نہ ٹکراؤ عبث شمشیرِ قرشی کی اَصالت سے
نہیں کوئی حریف اہلِ عرب میں اُن کی طاقت کا ۔۔۔ مقابل ان سے ہونا کام ہے پُوری حماقت کا

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ تم دو تین سو افراد بے ہتھیار ناکارے
فنونِ جنگ سے عاری فلاکت آشنا سارے

محمدؐ لے چلے ہیں ہو قو تو تم کو پھسلا کر
نہ دیکھو گے کبھی مُنہ بال بچّوں کا یہاں آ کر

قریشی پہلواں تم کو کبھی جیتا نہ چھوڑیں گے
تمہارے ایک اک سردار کا سر خوب توڑیں گے

بنائیں اس طرح کی سینکڑوں باتیں یہ ذالوں نے
سُنا سب کچھ مگر چُپ سادھ لی اللہ والوں نے

مدینہ میں مسلمانوں کی حالت

مدینے سے چلے تھے جب مجاہد بدر کی جانب
تو مائل تھے مسلمانوں کے دشمن غدر کی جانب

رسُول اللہ کو معلوم تھی ان کی دغا بازی
کیا تھا آپ نے یُوں سدِّ بابِ فتنہ اندازی

کہ چند اصحاب چھوڑے تھے مدینے کی حفاظت کو
نظر میں تا کہ رکھیں دشمنوں کی نقل و حرکت کو

یہ غیبت میں ستائیں گے غریبوں اور ضعیفوں کو
شرارت سے پریشانی میں ڈالیں گے شریفوں کو

سلہ مدینے سے نکلتے ہُوئے آپ نے حضرت عبداللہ بن ام کلثوم رضؓ کو امام نماز بنا کر چھوڑا تھا۔ پھر راستے میں مقام رُوحا سے جو مدینہ سے ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے یہود اور منافقین کے فتنے کے خیال سے حضرت ابولبابہ رضؓ بن منذر کو مدینے کا امیر بنا کر واپس بھیج دیا تاکہ مدینے میں امن قائم رکھیں۔ مدینہ کی بالائی آبادی یعنی قبا کے لئے آپ نے عاصم بن عدیؓ کو الگ امیر مقرر کر دیا تھا۔ (ابن ہشام و ابن اثیر)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بیمار تھیں اس دم رسول اللہ کی دختر[1] — رقیہؓ نام تھا عثمانؓ اس بی بی کے تھے شوہر
یہاں بیمار کی تیمارداری بھی ضروری تھی — وہاں تعمیلِ ارشاداتِ باری بھی ضروری تھی
محبت نے ادائے فرض کا رشتہ نہ توڑا تھا — پئے تیمارداری اس جگہ عثمانؓ کو چھوڑا تھا
مجاہد بدر میں آسودہ تھے تیغوں کی چھاؤں میں — مدینے کے مسلماں کاٹتے تھے دن دعاؤں میں

منافقین اور یہود مدینہ کی طنز آمیز افواہیں

منافق اور یہود ان فکرمندوں کو ستاتے تھے — قریشی فوج کے غلبے کی افواہیں سناتے تھے
کہا کرتے تھے قرشی فوج سب کو مار ڈالے گی — زمینِ بدر منہ کھولے گی بیچاروں کو کھا لے گی
پیمبرؐ نے کیا برباد اتنے خاندانوں کو — بچا لاتے ہیں دیکھیں کس طرح ان چند جانوں کو
نہتے لڑ سکیں گے کس طرح کمزور بیچارے — ہمیں افسوس ہے بے فائدہ مارے گئے سارے
یہود اور بت پرست ایسی ہی باتیں کہتے رہتے تھے — مسلماں ضبط و خاموشی سے سنتے اور سہتے تھے

---

[1] آنحضرتؐ کے خروج بدر سے پہلے آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ چیچک میں مبتلا ہو چکی تھیں۔ حالت بہت نازک تھی۔ اس لئے تیمارداری کے لئے آپؐ نے ان کے شوہر جناب عثمانؓ ابن عفان کو مدینے میں چھوڑ دیا تھا۔ (خاتم المرسلین)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت رقیہؓ کی وفات کا دن

خبر کوئی نہ آئی تھی بڑھا فکر و ملال آخر — ہُوا اِک دن رقیہؓ سیّدہ کا انتقال آخر

دعا کرتی ہوئی حق سے رسول اللہ کی بیٹی — پدر کی واپسی سے پیشتر تربت میں جا لیٹی

جنابِ حضرتِ عثمانؓ بہت افسردہ خاطر تھے — حیا مانع تھی رونے سے، مگر آزردہ خاطر تھے

بچھڑ کر رہ گئے تھے جس کی خاطر فوجِ ملّت سے — جُدائی ہو گئی تھی آج اسی پاکیزہ سیرت سے

سہے تھے اس عفیفہ نے بہت دُکھ دین کی خاطر — مدینے کے مسلماں جمع تھے تدفین کی خاطر

نبیؐ کے جلد واپس لوٹ آنے کی تمنّا تھی — یہ حسرت باوجودِ ضبط چہروں سے ہویدا تھی

یہود اور بُت پرست اس وقت بھی انکو ستاتے تھے[1] — کہ دلسوزی کے پردے میں وہی باتیں بناتے تھے

فتح کی خوشخبری

یہ عالم[2] تھا کہ دیکھا اِک شُتر اسوار آتا ہے — کھڑا ہو ہو کے رستے میں کوئی مُژدہ سناتا ہے

---

[1] دیکھو تاریخ الخمیس۔

[2] حضرت رقیہؓ کو اللہ جل شانہ نے اپنے جوارِ رحمت میں لے لیا تھا۔ وہ دفن ہو رہی تھیں اور مسلمان قبر پر مٹی برابر کر رہے تھے کہ فتح بدر کی خبر آئی۔ (خاتم المرسلین)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے بچے بچیاں ہیں جمع گرد اس کے　　خدا کا "فضل" اور "فتحِ مبیں" لب پر ہیں ورد اس کے

قریب آکر نظر آیا جنابِ زیدؓ کا چہرا　　وہ چہرا جس پہ تھا لطفِ خدائے پاک کا سہرا

وہی زیدؓ ابنِ حارث خادمِ خاصِ رسول اللہ　　غلامِ زر خریدِ حُسن و اخلاصِ رسول اللہ

ہمیشہ مستعد رہتے تھے جو خدمت گزاری میں　　نبیؐ کا ناقہ قصویٰ تھا آج ان کی سواری میں

یہاں تعمیلِ احکاماتِ ہادیؐ کرنے آئے تھے　　نویدِ فتح و نصرت کی منادی کرنے آئے تھے

صدا دیتے تھے لوگو شکرِ خالق کا بجا لاؤ　　قریشی فوج کے حملے سے تم ہرگز نہ گھبراؤ

خدائے پاک نے دی ظلم کی پاداش دشمن کو　　ہوئی ہے بدر کے اندر شکستِ فاش دشمن کو

سپہ سالار بھی مارا گیا سردار بھی اُن کے　　نہ قائم رہ سکے پیدل بھی اور اسوار بھی اُن کے

ابوجہل و ابوکرش و امیہ اور زمعہ بھی　　ولید و عاص بھی بوالبختری بھی اور منبہ بھی

وہ سب کے سب جو تھے ہر کارِ نیک انجام کے دشمن　　رسول اللہ کے اللہ کے اسلام کے دشمن

وہ سب کے سب جو لشکر لے کے آئے تھے مدینے پر　　خدا نے موت کو ترجیح دی ہے اُن کے جینے پر

ربیعہ کے پسر مارے گئے اک آن کے اندر　　ہوئے مقتول سارے کینہ ور میدان کے اندر

ا؎ بدر سے واپسی کے وقت آنحضرت صلعم نے زیدؓ بن حارثؓ کو مدینہ کی طرف روانہ فرمایا کہ وہ آگے جا کر اہلِ مدینہ کو فتح کی خوشخبری پہنچا دیں (خاتم النبیینؐ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے آدمی پکڑے گئے ہیں فوجِ شیطاں کے
غنیمت میں ذخیرے حق نے بخشے ساز و ساماں کے

اَلَا یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَار یہ دن ہے مسرت کا
عنایت ہے نبیؐ کی اور احساں ربِّ عزت کا

کوئی دن اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا سعادت کا
کہ چودہ خوش نصیبوں کو ملا رتبہ شہادت کا

دکھا کر سرفروشی جیت کر ایمان کی بازی
مدینے کی طرف واپس ہوئے ہیں تین سَو غازی

خدا رکھے سلامت ہے ہمارا کملی والا بھی
اُسی کے دم سے ہے یہ نصرتِ باری تعالیٰ بھی

نوید اے طالبانِ دیدِ حق مطلوب آتا ہے
مدینے کی طرف اللہ کا محبوبؐ آتا ہے

فتح کی خبر پر منافقین و یہود کی رائے زنی

مسلمانوں کے خفتہ بخت اس آواز سے جاگے
جنابِ زیدؓ یہ مژدہ سنا کر بڑھ گئے آگے

مگر جو غیر مسلم تھے لگے اب اور بھی ہنسنے
سنی جب زیدؓ کی آواز آوازے لگے کسنے

کوئی بولا "پیامِ زیدؓ کیا اچھی کہانی ہے
حقیقت کچھ نہیں لیکن زباں میں کیا روانی ہے"

کوئی بولا اے یہ صاف بہکانے کی باتیں ہیں
صریحاً ایک فوجی چال ہے دھوکا ہے گھاتیں ہیں

مسلمانوں کی بازی بدر کے میداں میں پٹ سمجھو
بیاں جو کچھ کیا ہے زیدؓ نے اس کا الٹ سمجھو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریش ان کو عدم کا راستہ دکھلا چکے ہونگے
مسلماں سب کے سب میدان میں کام آ چکے ہونگے

یہی حشر اُن کے صاحبؐ کا ہمیں معلوم ہوتا ہے
کم از کم اس کہانی سے یہی مفہوم ہوتا ہے

یہ ناقہ جس کی ہے اچھی طرح پہچانتے ہیں ہم
بھگا لایا ہے اس کو زیدؓ سب کچھ جانتے ہیں ہم

کوئی پوچھے، سلامت ہے اگر اس قوم کا آقا
اکیلا لے کے آسکتا تھا کیونکر زیدؓ یہ ناقا

غرض یہ ہے مدینے میں کہیں بلوہ نہ ہو جائے
مسلمانوں کی باقی ماندہ جمعیت نہ کھو جائے"

کوئی بولا "نہیں ہم اس کو جھوٹا کہہ نہیں سکتے
یہ کہنے سے بھی لیکن باز ہرگز رہ نہیں سکتے

کہ اُس پُرہول نظّارے سے ہے خوف و ہراس اس کو
کیا ہے رنج و غم نے آج مخبوط الحواس اس کو

رفیقوں کی تباہی کا نگاہوں میں ہے نظّارا
نہیں خود بھی سمجھتا مُنہ سے کیا کہتا ہے بیچارا"

حضرت اُسامہؓ ابنِ زیدؓ کا جوش

اِدھر تو ان خبیثوں کی زبانوں پر تھیں یہ باتیں
اُدھر ایمان والوں کے لبوں پر تھیں مناجاتیں

صداقت کیش تھے اپنے خدا پر تھا یقیں اِن کو
بشارات محمد مصطفٰےؐ پر تھا یقیں ان کو

جنابِ زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ تھے ابھی کمسن
انہیں اشرار کی باتوں پہ غصّہ آ گیا اس دن

یہ طنز آمیز فقرے سُن کے شانِ فوجِ ملّت میں
اُٹھے، اُٹھ کر گئے اپنے پدر کے پاس خلوت میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا میں جانتا ہوں صدق ہے جو آپ کہتے ہیں
مگر اشرارِ یثرب اس طرح سے باپ کہتے ہیں

کہا جانِ پدر! مسلم کبھی بزدل نہیں ہوتا
اگر کچھ ایسی ویسی بات ہوتی میں وہیں ہوتا

بھلا راہِ شہادت کو مجاہد چھوڑ سکتا ہے
حواس و ہوش کھو کر موت سے مُنہ موڑ سکتا ہے

ابھی یہ لوگ دیکھیں گے کہ میری بات سچی ہے
رسُول اللہ سچے ہیں خدا کی ذات سچی ہے

اسامہؓ مطمئن ہو کر بڑھے اشرار کی جانب
جہاں پر زور تھا ان کا اُسی بازار کی جانب

پکارے اے یہود اے بُت پرستو کچھ تو شرماؤ
تمہارا جھوٹ ظاہر ہو چکا ہے اب تو باز آؤ

ابھی دو چار ساعت میں رسُول اللہ آتے ہیں
مزا اس فتنہ انگیزی کا تم سب کو چکھاتے ہیں

نظر آئیں گے دن کے وقت زیرِ آسماں تارے
تو جھک جائیں گی یہ بے نُور آنکھیں شرم کے مارے

یہ سُن کر فتنہ پرور مُنہ اسامہؓ کا لگے تکنے
لگے تھے بدزباں اب اَور بھی کچھ ناروا بکنے

کہ اتنے میں صدا آنے لگی اللہ اکبر کی
سواری آگئی تھی ارضِ رَوحا تک پیمبرؐ کی

اُٹھے جب اس طرح نعرے خوشی کے اور تکبیریں
دلِ اشرار پر چلنے لگیں حسرت کی شمشیریں

یہ نادم ہو کے دبکے کوئی تازہ چال کرنے کو
اُسامہؓ بڑھ گئے حضرت کا استقبال کرنے کو

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ اور غازیانِ اسلام کی مراجعت

نوید سرخوشی دے دی زمیں نے آسمانوں کو — فرشتے لے اُڑے اللہ اکبر کی اذانوں کو
ہُوا جلوہ فگن طیبہ میں جب اسلام کا ہادیؐ — منوّر ہو گئی شمس الضحیٰ کے نُور سے وادی
صحابہؓ ہم عناں تھے صف بصف محبوبِ داور کے — شعاعیں گرد تھیں چاروں طرف خورشیدِ خاور کے
عیاں تھا سب کے چہروں سے نشانِ فتح فیروزی — سناتے تھے غنائم داستانِ فتح فیروزی
زمیں سے جب صدائے نعرہ ہائے مرحبا گونجی — فلک سے بھی ندائے نغمۂ صلِّ علیٰ گونجی
مبارک باد کی آنے لگیں پُرجوش آوازیں — مئے حُبِّ رسول اللہؐ سے مدہوش آوازیں
قریبِ شہر پا کر لشکرِ مردانِ عالم کو — مسلماں ہر طرف سے بڑھ رہے تھے خیر مقدم کو
اُمڈ آیا ہجومِ اہلِ ایماں دید کی خاطر — ہُوئی جاں بخش جو اُمّید اُسی اُمّید کی خاطر

پیمبرؐ اس طرح داخل ہُوا اپنے مدینے میں
دمِ رفتہ پلٹ کر جس طرح آتا ہے سینے میں

محبّت کی ہوائیں وجد میں آئیں شجر جھُومے — جھُکی محرابِ مسجد، فرش نے بچھ کر قدم چُومے
فروکش ہو گئے مسجد میں آ کر حضرتؐ والا — صحابہؓ نے بنایا چاند کے چاروں طرف ہالا

HAMEEDI

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجر اور انصار آکے بیٹھے سب حضوری ہیں — رہا کوئی نہ بُعد و قُرب خاکی اور نوری میں

بشر کی شانِ وحدت کے جو یہ جلوے نظر آئے — ستارے بھی مبارکباد دینے کو اُتر آئے

عمِّ نبیؐ حضرت عبّاس بطورِ اسیرِ جنگ

عشا پڑھ کر تھکے ماندوں کو وقت آرام کا آیا — اُٹھا دن کا عمل شب نے کیا آفاق پر سایا

پڑے آرام لیٹا کملی والا اِک چٹائی پر — خدا کے فضل سے جس کو تصرّف تھا خدائی پر

شہنشاہوں کا شاہنشاہ لیکن کس قدر سادہ — وُہی تھا اس کا بستر اور وُہی تھا اس کا سجّادہ

وہ لیٹا دو گھڑی سونے کو لیکن نیند کیا آتی — کہ تھی رہ رہ کے مسجد میں دبی سی اِک صدا آتی

تھے مسجد کے قریں عمِّ نبیؐ عبّاس اِک گھر میں — بندھی تھیں ان کی مشکیں اور شاید درد تھا سر میں

اگرچہ جنگ میں عبّاس آئے تھے بمجبوری[1] — رسُول اللہ کو معلوم تھی ان کی یہ معذوری

اگرچہ دین و ملّت پر بہت احسان تھے اِن کے — بحالِ کُفر یہ احسان عالی شان تھے اِن کے

مگر کفّار کے حملے میں شرکت تھی خطاکاری — ہُوئی تھی جنگ کے میدان میں اُن کی گرفتاری

چچا تھے اور کی تھی دین کی خدمت گذاری بھی — مگر انصاف کو مشکل تھی اِن کی پاسداری بھی

---

[1] دیکھو سیرت النبیؐ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بندھے تھے جس طرح سب دشمنِ اسلام قیدی تھے | کہ یہ بھی دوسروں کے ساتھ ہی اک عام قیدی تھے

کراہے دم بدم عباسؓ درد و کرب کے مارے | بندھے تھے دست و پا کروٹ نہ لے سکتے تھے بیچارے

رسول اللہ ﷺ کو بھی درد تھا ان کی اذیت سے | کہ یہ خدمت کیا کرتے تھے پورے صدقِ نیت سے

اُدھر وہ ہلکے ہلکے زیرِ لب اک آہ کرتے تھے | اِدھر بے چین ہو کر آپ ٹھنڈی سانس بھرتے تھے

صحابہؓ سو رہے تھے صحنِ مسجد میں تھکے ہارے | ردائے ماہ میں لپٹے ہوئے ہوں جس طرح تارے

نبیؐ نے کروٹیں بدلیں جو یوں بیتاب ہو ہو کر | صحابہؓ جاگ اُٹھے خواب سے بے خواب ہو ہو کر

گذارش کی سبب کیا ہے حضور اس بے قراری کا | مزاج اچھا تو ہے نامِ خدا محبوبِ باری کا

کہا بے تابیٔ عباس ہے مجھ کو | حقوقِ خدمتِ دیرینہ کا احساس ہے مجھ کو

وہ قید و بند کی تکلیف سے جب تلملاتا ہے | تو اس کی خدمتِ حق کا زمانہ یاد آتا ہے

گذارش کی غلاموں نے اگر سرکار فرمائیں | ابھی عمِ نبیؐ کے بند ڈھیلے کر دئے جائیں

کہا جب دوسرے انساں بھی ہیں اس قید کے اندر | کروں گا میں نہ ہرگز فرق عمرو زید کے اندر[2]

۱؎ غزوہ بدر میں عباسؓ کافروں کی طرف تھے۔ اور مثل اور کافروں کے یہ بھی قید ہو کر آئے تھے۔ بندش سخت تھی جس سے یہ کراہتے تھے اور ان کے کراہنے سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بے چینی ہوتی تھی۔ (زرقانی)

۲؎ (دیکھو زرقانی حالاتِ عباسؓ بن عبدالمطلب)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جھکایا سر، یہ منشائے نبیؐ پاکر صحابہؓ نے
کمندیں نرم کیں ہر ایک کی جا کر صحابہؓ نے

اسیروں نے جو قیدِ سخت سے یوں مخلصی پائی
تو چشمِ دردمندِ دردمنداں میں بھی نیند آئی

مکّے میں شکست کی خبر

یہاں کا حال دیکھا اب وہاں کا رنگ بھی دیکھیں
ذرا چل کر شکستِ بانیانِ جنگ بھی دیکھیں

نہ تھا باطل کے دل میں وہم تک اپنی خرابی کا
ہمہ تن شہرِ مکّہ منتظر تھا فتح یابی کا

بہت غرّہ تھا سازِ جنگ پر جنگی لیاقت پر
یقیں رکھتے تھے اپنی فوج کی تعداد و طاقت پر

بہت عاجز سمجھتے تھے محمّدؐ کے غلاموں کو
وطن سے کر چکے تھے بے وطن عالی مقاموں کو

انہیں پورا یقیں تھا فوج فاتح بن کے آئے گی
مسلمانوں کے سر مالِ غنیمت ساتھ لائے گی

نویدِ فتح مندی کا تھا ایسا اعتبار ان کو
کہ گھر میں بیٹھے رہنے پر نہ آتا تھا قرار ان کو

جما کر خون کے منظر خیالوں اور نگاہوں میں
نکل کر بیٹھ جاتے تھے بسا اوقات راہوں میں

سحر میں ایک دن صفوان و اہلِ مکّہ بھی اکثر
اسی امید پر بیٹھے ہوئے تھے شہر سے باہر

نظر آیا کہ بھاگم بھاگ اک انسان آتا ہے
سراسیمہ، ہراساں اور بے سامان آتا ہے

نہیں تھی سر کی سُدھ بُدھ نہ پیچھا تھا نہ آگا تھا
مسلمانوں سے لڑ کر بدر کے میداں سے بھاگا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سماتا تھا نہ اس کے پیٹ میں دم ہول کے مارے ــــ زباں پر اُس کے تھا "مارے گئے مارے گئے سارے"
یہ اک مردِ خزاعی[1] تھا اسے لوگوں نے پہچانا ــــ کسی نے راستے میں اس کو لوٹا ہے یہ گردانا
کہا، اے مردِ سودائی یہ کیسی دُھن سمائی ہے ــــ کہ یُوں "مارے گئے مارے گئے" کی رٹ لگائی ہے
وہ بولا واقعی "مارے گئے مارے گئے سارے" ــــ یہ بولے کون؟ وہ بولا "سبھی سردار بیچارے"
یہ اَب بھی کچھ نہ سمجھے اور پُوچھا تُو نے کیا دیکھا ــــ وہ بولا کچھ نہیں بس بھاگ آنے میں مزا دیکھا
یہ سمجھے فتح ہو جانے سے پہلے بھاگ آیا ہے ــــ بڑا بُزدِل ہے دِل میں مَوت کا خطرہ سمایا ہے
کہا مارے گئے جو لوگ ان کا نام تو لینا ــــ وہ بولا میں بتاتا ہُوں، مجھے پانی ذرا دینا
پلایا پانی تو اِس بھاگے ہُوئے کے دَم میں دَم آیا ــــ توانائی جو پائی پھر اِسی صُورت سے چلّایا
اجی کُشتوں کے پُشتے لگ گئے اِک آن کے اندر ــــ بڑے سردار سب مارے گئے میدان کے اندر
یہ سمجھے ذکر کرتا ہے مُسلمانوں کے لشکر کا ــــ صفایا ہو گیا اُس قوم کے ہر ایک افسر کا
کہا اچھا ہُوا مارے گئے، تم ہوش میں آؤ ــــ جو مارے جا چکے تھے ہم کو سب کے نام بتلاؤ
وہ بولا، کیا کہا اچھا ہُوا مرنا بزرگوں کا ــــ تمہیں تو آج ماتم چاہیے کرنا بزرگوں کا

---

[1] شکست خوردہ مشرکین میں سے حیسمان خزاعی سب سے پہلے مکے پہنچا۔ لوگوں نے پوچھا۔ لڑائی کا کیا انجام ہُوا۔ وہ نہایت پریشانی سے گھبرا کر کہنے لگا۔ سب مارے گئے۔ (خاتم المرسلین)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہت روئے گی قریشی قوم اُن عالی نژادوں کو
جو لے جاتے تھے میداں میں سواروں کو پیادوں کو

سپہ سالار عُتبہ، بوالحکم، بوکرش اور شیبہ
ولید و عاص، اُمیّہ بن خلف، بوبختری، زمعہ

سبھی مارے گئے اسود کے اور حجّاج کے بیٹے
ہُبل کے نام پر قربان ہُوئے تقدیر کے ہیٹے

صفوان بن اُمیّہ کا شک و شبہ

ہنسا یہ سُن کے صفوان اور بولا طرفہ مضموں ہے
یہ اپنے ہوش میں ہرگز نہیں پاگل ہے مجنوں ہے

لیا ہے نام اس کمبخت نے ان پختہ کاروں کا
جو تنہا جنگ میں مُنہ پھیر دیتے ہیں ہزاروں کا

بھلا اس سے مری نسبت تو پُوچھو کیا بتاتا ہے
مجھے پہچانتا ہے یا سُنائی ہی سُناتا ہے

کہا اچھا بتا صفوان کو کس حال میں دیکھا
وہ بھاگ آیا کہ اس کو موت ہی کے جال میں دیکھا

وہ بولا "خوب، گویا تم مجھے مجنوں سمجھتے ہو
مرے سچّے بیاں کو اور ہی مضموں سمجھتے ہو

یہ کیا بیٹھا ہُوا ہے سامنے صفوان بیچارا
مسلمانوں نے جس کے بھائی کو اور باپ کو مارا

ؔ مقتولین کے شمار میں ایسے ایسے معزّزین قریش کے نام جو لئے گئے تو صفوان بن اُمیّہ نے کہا۔ اس کی عقل ٹھکانے نہیں ہے۔ بھلا میری نسبت تو پوچھو۔ دیکھو کیا کہتا ہے۔ لوگوں نے صفوان کے متعلق پوچھا۔ اس نے اشارہ کرکے کہا۔ وہ کیا سامنے صفوان بیٹھا ہے۔ (خاتم المرسلین)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ سُن کر ہکّے بکّے رہ گئے شیطان کے بندے
ہزیمت پر یقیں لاتے نہ تھے سامان کے بندے

شکست خوردہ مشرکین کی عام واپسی

مگر کچھ دیر میں بھاگے ہوئے کچھ اور بھی آئے
اسی حالت میں آئے اور ایسی ہی خبر لائے

زبردستوں کے لاشے چھوڑ آئے زیردستوں میں
ہُوا کُہرام برپا ہر طرف باطل پرستوں میں

پیاپے یہ بھی آ، اور وہ بھی آ جو بدر سے بھاگے
یہاں ہر ہر کے آ پہنچے کوئی پیچھے کوئی آگے

وہ زرہیں اور بکتر اور ملبوساتِ فولادی
وہ شمشیر افگنی وہ جوش وہ فن اور وہ اُستادی

وہ ڈھالیں اور تلواریں، وہ تیر و نیزہ و خنجر
کہ نکلے تھے بھروسہ کر کے جس سامان کے اُوپر

وہ خیمے اُونٹ گھوڑے اور سامانِ رسد اُن کا
وہ چیزیں اہلِ ظاہر کو تھا ہر دم آسرا جن کا

یہ سب دے کر بمشکل اپنی جانیں لے کے آئے تھے
بسانِ زخم فریادی زبانیں لے کے آئے تھے

مکّے میں کُہرام

بہر سُو شہرِ مکّہ میں ہزیمت کی خبر پہنچی
مصیبت کُو بہ کُو خانہ بخانہ، در بدر پہنچی

ابھی تیاریاں تھیں فاتحوں کے خیر مقدم کی
ابھی آنے لگی ہر سُو صدا فریاد و ماتم کی

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گھروں سے مرد عورت بوڑھے بچے سب نکل آئے ۔۔۔ عوام و خاص نکلے اور بچے سب نکل آئے
اکٹھے ہو گئے اک چوک میں سب چیخنے والے ۔۔۔ پڑی چیخیں اُٹھے فریاد آہ و زاریاں نالے
ہزیمت خوردگاں نے ان کو سارا حال بتلایا ۔۔۔ مگر یہ کیا ہوا اُن کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا

شکست کی رُوداد اور بولہب کی مایوسی

پکارا بولہب۔ لوگو ذرا خاموش ہو جاؤ ۔۔۔ تم آؤ اے ابوسفیان ہمیں یہ بات سمجھاؤ
مجھے معلوم ہے تعداد میں وہ لوگ تھوڑے ہیں ۔۔۔ نہ ان کے پاس تلواریں نہ اُن کے پاس گھوڑے ہیں
نہ اُن لوگوں کا امدادی ہے دنیا میں کہیں کوئی ۔۔۔ سوائے حمزہ فنِ جنگ سے واقف نہیں کوئی
ہمیں جھک کر سلامیں کرتے رہتے تھے سرِ راہے ۔۔۔ وہ حرب و ضرب کیا جانیں بھلا شتر کے چرواہے
وہ کھیتی باڑی کرنا جانتے ہیں جنگ کیا جانیں ۔۔۔ وہ بچیں بکریوں کا دُودھ خوں کا رنگ کیا جانیں
اُنہیں تو رات کے کھانے کو روٹی تک نہیں ملتی ۔۔۔ ٹھہرنے کے لئے تنبو تنبوٹی تک نہیں ملتی
کہاں سے مل گئی آخر کمک میرے بھتیجے کو ۔۔۔ کہ ایسا لشکرِ جرار پہنچا اس نتیجے کو
بتا وہ کون سی بجلی گری تیغ آزماؤں پر ۔۔۔ کہ اس کا اک خدا غالب ہوا اتنے خداؤں پر
فلک بھی کانپ جاتا تھا ہمارے سورماؤں سے ۔۔۔ عرب کی خاک تھراتی تھی تلواروں کی چھاؤں سے

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھے بتلاؤ تم میدان میں کس بات سے ہارے
قریشی فوج میں جنگ آزمودہ تھے جواں سارے

وہ سب مارے گئے پکڑے گئے یہ کیا ہوا آخر
طلسمی کارخانہ تو نہ تھا میدان تھا آخر

ماتم کرنے والوں کو ابوسفیان کی فہمائش

ابوسفیاں کہ بعدِ بولہب سردار تھا سب کا
بڑے لوگوں کے مرنے سے سپہ سالار تھا سب کا[1]

وہ اب ناچار اُٹھا اور بولا اے بڑے بھائی
ہمیں کیا ہو گیا تھا یہ سمجھ اب تک نہیں آئی

تمہارے اس بھتیجے نے کچھ ایسا کر دیا جادو[2]
زمیں پر پڑھ دیا افسوں ہوا میں بھر دیا جادو

ہوئی کایا پلٹ جیسے پلٹ جاتی ہیں تقدیریں
نہتوں کے مقابل کچھ بھی کام آئیں نہ شمشیریں

مسلماں کچھ نہ تھے لیکن وہ سب کچھ ہو گئے اُس دم
تھے ان کے ہاتھ وقتِ جنگ بھیڑوں کی طرح سے ہم

---

[1] بے شک رؤسا زادے اب بھی قریش میں کافی موجود تھے اور وہ لوگ بھی تھے جو ریاست کی صفِ دوم میں شمار کیے جا سکتے تھے۔ مگر وہ بڑے سردار جو اسلام کے خلاف معاندانہ کارروائیوں کی روحِ رواں تھے سب خاک میں مل گئے تھے۔ ابوسفیان رہ گیا تھا۔ بدر کے بعد اس کے سر قریش کی سرداری کا تاج رکھا گیا (ابن ہشام و طبری بحوالہ خاتم النبیینؐ)
عتبہ اور ابوجہل کی موت نے قریش کی ریاست عامہ کا تاج ابوسفیان کے سر پر رکھا جس سے دولتِ اُموی کا آغاز ہوا۔ لیکن قریش کے اصلی زور و طاقت کا معیار گھٹ گیا تھا۔ (سیرت النبیؐ)

[2] نقل کفر کفر نہ باشد۔ یہ مشرکین عرب کی عام ذہنیت کا نقشہ ہے۔ (مصنف)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر بے فائدہ اِس وقت کا یہ رونا دھونا ہے
ہمیں پھر جنگ کرنے کے لئے تیار ہونا ہے

اگر ہم آج روئے اس سے دو نقصان پہنچیں گے
ہمیں بے بس سمجھ کر وہ یہاں بھی آن پہنچیں گے

ہنسیں گے مضحکہ ہم پر اُڑائیں گے وہ چِڑوا ہے
مبادا اور کچھ اس سے زیادہ اُن کا جی چاہے

ہنسی اُن کی زیادہ تلخ ہو گی اس ہزیمت سے[1]
عرب میں قوم گر جائے گی اپنی قدر و قیمت سے

قریشی بھائیو لازم ہے ماتم مُلتوی کر دو
عزا داری علی الاعلان یک دم مُلتوی کر دو

مُنادی شہر میں کر دو نہ مُردوں پر کوئی روئے
کرے تیاریاں ہر کوئی غفلت میں نہ دِن کھوئے

یہ خونی آتشِ غم اپنے سینوں میں سُلگنے دو
دُھواں باہر نہ اُٹھنے پائے اندر آگ لگنے دو

یہ آگ اِک دِن جلائے گی مسلمانوں کے خِرمن کو
بھسم کر دے گی اس نوخیز و نوزائیدہ گلشن کو

کیا موقوف اپنا عیش و عشرت یک قلم میں نے
کہ کھائی آج سے غسلِ جُنابت کی قسم میں نے

قسم ہے لات و عُزّیٰ کی میں بدلہ لے کے چھوڑوں گا
مسلمانوں کا اور ان کے خدا کا زور توڑوں گا

---

[1] متعدد و مستند روایات ہیں کہ ابُوسفیان بن حرب مجمع قریش میں کھڑا ہُوا اور کہا کہ اے گروہ قریش اپنے مقتولوں کے ماتم میں نوحہ کرو نہ نوحہ خوانی، نہ کوئی شاعر ان پر مرثیہ پڑھے۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو یہ امر تمہارے غم و غصہ کو زائل کرے گا۔ علاوہ ازیں اگر اصحاب محمدؐ کو تمہارے گریہ و بکا کی خبر پہنچے گی تو وہ لوگ شماتت کریں گے اور ان کی طعنہ زنی اس شکست سے بھی زیادہ ناقابلِ برداشت ہو گی۔

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہندؔ جگر خوار کا غم و غصہ

یہ سن کر چھا گیا اس ماوہ پر ایک سناٹا
ہوا معلوم باطل کو کہ رونے میں بھی ہے گھاٹا

ابوسفیاں کی بیوی ہندؔ[1] اٹھی اور یوں بولی
کہ خیر اب تو ہمارے ساتھ جو ہونی تھی وہ ہو لی

مرے باپ اور چچا اور بھائی کو حمزہؓ نے مارا ہے
مرے فرزند کو بحرِ اجل کے گھاٹ اتارا ہے

پیوں گی میں بھی اب اس کا لہو اور گوشت کھاؤں گی
کلیجہ اور گردے اپنے دانتوں سے چباؤں گی

نہیں لے کر گئے تم عورتوں کو جنگ کے اندر
اسی باعث نہ ٹھہرے وقتِ نام و ننگ کے اندر

بوقتِ جنگ گانے والیاں بھی تم نے لوٹا دیں
تھرکنے دف بجانے والیاں بھی تم نے لوٹا دیں

اگر وہ ساتھ رہتیں بھاگنے سے روکتیں تم کو
تمہاری پیٹھ پھرتی دیکھتیں تو ٹوکتیں تم کو

چلو اب عورتیں بھی ساتھ ہی میداں میں جائیں گی
بوقتِ جنگ اپنے شوہروں کا دل بڑھائیں گی

کیا ہے ترک اپنا بننا ٹھننا آج سے میں نے
قسم ہر بات کی کھائی ہے قومی لاج سے میں نے

کروں گی جنگ کے سامان کی ہر وقت تیاری
چلیں گی ساتھ میرے جنگ کے دن عورتیں ساری

مسلمانوں کے حق میں ڈائنیں بن جائیں گی ہم بھی
عزیزوں دوستوں کا بدلہ لے کر آئیں گی ہم بھی

---

[1] عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی امیر معاویہ کی ماں ابوسفیان کی بیوی ہند جو جنگ اُحد کے بعد جگر خوار کے نام سے مشہور ہوئی

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکّے میں انتقامی جنگ کی تیّاریاں

یہ تقریریں ہوئیں اور ہو گیا برخاست ہنگامہ / بڑھا پھر سُوئے گمراہی براہِ راست ہنگامہ
بھڑک اُٹھی دلوں میں اور بھی اب آگ کینے کی / نہیں سُوجھی سوائے جنگ کوئی راہ جینے کی
اگرچہ آپ خود چل کر گئے تھے قتل و غارت کو / مدینے کی طرف لوگوں کی تذلیل و حقارت کو
مگر جب مُنہ کی کھائی بدر میں باطل پرستوں نے / زبردستوں کے اُوپر فتح پائی زیردستوں نے
تو اب لازم یہ تھا آنکھیں کُھلیں کچھ ہوش آ جائے / جہالت میں تو آیا عقل میں بھی جوش آ جائے
سمجھ جائیں کہ اب کچھ اور ہے منشا مشیّت کا / خدا کو خاتمہ منظور ہے اِس بربریت کا
مگر یہ خود سر و خود بیں خُدا کو مانتے کب تھے! / سوا اپنے بتوں کے اَور کو گردانتے کب تھے!
خیال ان کا یہ تھا ہم جس کو چاہیں قتل کر ڈالیں / کسی کا خُون پی جائیں کسی کو نوچ کر کھا لیں
اُنہیں لازم ہے جن پر جا کے ہم تیغیں عَلَم کر دیں / ہمارے سامنے آ کر سرِ تسلیم خَم کر دیں
کسی کو حق نہیں حاصل کہ ہم کو ظلم پر ٹوکے / کرے اپنی حفاظت یا ہمارے وار کو روکے
ہماری قوم ہے نوعِ بشر سے افضل و بہتر / ہمیں ہیں سب سے اعلیٰ اَور دُنیا کمتر و کہتر
خودی اور خود پرستی بس یہ تھا مدت سے حال ان کا / کئی نسلوں سے پختہ ہو چکا تھا یہ خیال ان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرب کے لوگ جب مکے میں حج کرنے کو آتے تھے
تو ان کے واسطے نذریں نیازیں ساتھ لاتے تھے

طفیلِ کعبہ ہوتا تھا زمانے میں ادب ان کا
جو کہہ دیتے تھے یہ بس مانتے تھے حکم سب ان کا

تحکّم اور تعدی کو یہ اپنا حق سمجھتے تھے
کوئی روکے تو اس کو برسرِ ناحق سمجھتے تھے

رسولؐ اللہ سے تھی بس یہی وجہِ عناد ان کو
کہ ملتی تھی نہ اس بیداد کی حضرتؐ سے داد ان کو

ڈراتے تھے رسولِ پاکؐ انہیں قہرِ الٰہی سے
بدی سے باز آئیں تاکہ بچ جائیں تباہی سے

مگر حق دشمنی ہے ایک خاصہ فطرتِ بد کا
تو ہر بدکار پھر دشمن نہ کیوں ہوتا محمدؐ کا

انتقام کی تدبیریں

منادی ہو چکی تھی اب علی الاعلان رونے کی
اجازت ہی نہیں دیتی تھی قومی آن رونے کی

بپاسِ شرم اگرچہ اہلِ مکہ رو نہ سکتے تھے
لگی تھی آگ دل میں چین سے بھی سو نہ سکتے تھے[1]

---

[1] غیرت کی وجہ سے منادی کرادی کہ کوئی شخص رونے نہ پائے۔ اس لڑائی میں اسود کے تین لڑکے مارے گئے تھے۔ اس کا دل اُمڈ آتا تھا لیکن قومی غیرت کے خیال سے رو نہ سکتا تھا۔ اتفاق یہ کہ ایک دن کسی طرف سے رونے کی آواز آئی۔ سمجھا قریش نے رونے کی اجازت دے دی ہے۔ غلام سے کہا۔ دیکھنا کون روتا ہے۔ کیا رونے کی اجازت ہوگئی۔ میرے سینے میں آگ لگ رہی ہے۔ جی کھول کر رو لوں تو تسکین ہو جائے۔ غلام نے آکر کہا۔ ایک عورت کا اونٹ گم ہوگیا ہے۔ اس کے لئے رو رہی ہے۔ (باقی برصفحہ ۱۴۸)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنُو رنا کھانا پینا ہو گیا یکسر حرام اُن کا
کہ ہر دم وِرد تھا اَلْاِنْتِقَام اَلْاِنْتِقَام اُن کا

قریش اب جنگ کی ہر طرح تیاری لگے کرنے
یہ خون آشام پھر اِقدامِ خونخواری لگے کرنے

تجارت کے منافع سے خریدے اسلحہ سب نے
کیے حاصل نئے ملبوس راکب در مرکب نے

قبائل کی طرف بھیجے گئے منّاد مکّے سے
کہ پھر اُٹھنے کو تھا طوفانِ استبداد مکّے سے

اَبُولَہَب کی مرگِ مایُوسی

تھا ان میں بُولہَب اللہ کا سب سے بڑا دشمن
رسُول اللہ کا پکّا مخالف اور کڑا دشمن

ہُوا صدمہ کچھ ایسا بدر کی رُوداد سے اس کو
ندامت آئی اپنی حسرتِ برباد سے اس کو

(بقیہ صفحہ ۱۵۲) اسود کی زبان سے بے اختیار یہ شعر نکلے :-

اتبکی ان یظل لھا بعیر	اونٹ کے گم ہونے پر روتی ہے۔
ویمنعھا من النوم السھود	اس کو نیند نہیں آتی۔ اُونٹ پر مت
ولا تبکی علی بکر ولکن	رو۔ بدر پر آنسو بہا۔ جہاں قسمت نے
علی بدر تقاصرت الجدود	کمی کی۔ تجھ کو رونا ہے۔ تو عقیل پر
فبکی ان بکیت علی عقیل	رو۔ اور حارث پر رو جو شیروں
وبکّی حارثا اسد الاسود	کا شیر تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ جس بھتیجے کو دیا کرتا تھا ایذائیں
غلام اس کے بروزِ جنگ یوں فتح و ظفر پائیں

سنا لوگوں کے منہ سے جب یہ حال اپنے بھتیجے کا
نہ دیکھا جا سکا اس سے جلال اپنے بھتیجے کا

مسلمانوں کے بچ رہنے کا تھا رنج و الم اس کو
جہنم میں اٹھا کر لے گیا آخر یہ غم اس کو[1]

کسی طاعون نے مارا نہ قاتل روگ نے مارا
اسے شیطاں کی مرگِ دائمی کے سوگ نے مارا

مدینہ میں قیدیانِ جنگ کا مسئلہ

اُدھر مکے میں تھی درکار خون و رنگ کی صورت
اِدھر پیشِ نظر تھی قیدیانِ جنگ کی صورت

برائے انعقادِ مشورت فرماں ہوا جاری
مؤدب ہو کے آ بیٹھے مہاجر اور انصاری

رسالت نے پڑھایا تھا سبق توحید کا جب سے
یہ بندے اپنے اللہ کے سوا بے خوف تھے سب سے

زمانے کو سبق آموز تھا ایمان ان سب کا
کہ سر خم تھا، زباں شاکر تھی دل تھا مطمئن سب کا

سر و سینہ کو وقفِ تیغ و خنجر کر کے آئے تھے
رہِ حق میں یہ پہلا معرکہ سر کر کے آئے تھے

مگر اس فتح پر کوئی نہ شورش تھی نہ ہنگامہ
نہ کوئی ناچ گانا تھا نہ باجے تھے نہ دمامہ

نہ اپنے زورِ بازو کی کہیں تعریف ہوتی تھی
نہ اندازِ شجاعت کی کوئی توصیف ہوتی تھی

---

[1] ابولہب بن عبدالمطلب ایسا دل شکستہ ہوا کہ چند روز بعد طاعون میں مبتلا ہو کے مر گیا (ابن ہشام)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حریفوں کی مذمت بھی نہ تھی ان کی زبانوں پر
نہ مغروروں پہ کوئی طنز تھی نے پہلوانوں پر

نتیجہ ہو چکا تھا آئینہ آئینِ بدعت کا
حریفوں کی شکست ان کے لئے تھی درسِ عبرت کا

اُسے آنکھوں سے دیکھا تھا جو فرمایا تھا ہادی نے
دکھایا تھا یہ دن اسلام پر جوشِ اعتقادی نے

لڑے تھے ملک کی خاطر نہ اپنے نام کی خاطر
فقط ایمان کی خاطر، فقط اسلام کی خاطر

پیمبرِ اسلام مشورہ[۱] طلب فرماتے ہیں

تھے قلب ان کے سراسر حرصِ ملک و مال سے خالی
رسول اللہ ﷺ نے ان پر محبت کی نظر ڈالی

ہوا ارشاد اے حق دوستو اللہ کے بندو
اسیروں کے لئے کیا رائے رکھتے ہو خرد مندو

یہ سب اشرافِ ملہ سر بلند و زور آور ہیں
قریش ان کا لقب ہے بحرِ جرأت کے شناور ہیں

ہوئے جو بدر میں مقتول وہ سب ان سے بڑھ کر تھے
وہ اپنی قوم میں شاید بہت لوگوں سے بہتر تھے

بُرے تھے یا بھلے اعمال ان کے صاف ظاہر تھے
خدا کے حق میں ملحد تھے اور نبی کے حق میں قاہر تھے

انہیں نیچا دکھایا ان کے اپنے جورِ ناحق نے
تمہارے قبضۂ قدرت میں ان کو دے دیا حق نے

تمہاری رائے پر ہے فدیہ لے کر چھوڑ دینا بھی
مناسب ہو تو رشتہ جان و تن کا توڑ دینا بھی

۱؎ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں آکر صحابہ سے مشورہ کیا کہ اسیرانِ جنگ کے معاملے میں کیا کیا جائے (سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے حق نے آخر سرنگوں باطل پرستوں کو — زبردستوں پہ غالب کر دیا ہے زیردستوں کو
تمہاری رائے پر موقوف ہے اب فیصلہ ان کا — سمجھ سے کام لو نازک بہت ہے مسئلہ ان کا
غرض اُمت کو اپنی رائے کا مختار فرما کر — ہوا خاموش پیغمبرؐ یہ استفسار فرما کر

صدیقِ اکبرؓ کی رائے

اُٹھے صدیقِ اکبرؓ عرض کی اے ہادیٔ دوراںؐ — مرے ماں باپ اللہ اور رسول اللہؐ پر قرباں
حضور ان قیدیانِ جنگ پر احسان فرمائیں — کہ شاید بعض ان میں سے کبھی ایمان لے آئیں
بجا ہے واقعی یہ لوگ جابر اور قاہر ہیں — ستم کرنے میں ہیں مشّاق جلّادی کے ماہر ہیں
بجا ہے قلب ان کے سخت ہیں کینہ ہے سینوں میں — یہ قوم اب تک نہیں ہے ظلم کے انجام بینوں میں
مگر شاید کبھی اللہ کی جانب سے ہدایت ہو — انہیں بھی نورِ ایماں درگہِ حق سے عنایت ہو
یہ لوگ آخر نبیؐ کی قوم ہیں شاید سنبھل جائیں — خدا دل پھیر دے شیطاں کے پنجے سے نکل جائیں
رہا فدیہ سو یہ دستور کا انتظامی ہے[1] — غلام ان قیدیوں کے چھوڑ دینے ہی کا حامی ہے

---

[1] حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ میری رائے میں تو ان کو فدیہ لیکر چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ آخر یہ لوگ اپنے بھائی بند ہیں۔ کیا تعجب ہے کہ کل ان ہی میں سے فدایانِ اسلام پیدا ہو جائیں (دیکھو طبری)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر فاروقؓ کی رائے

یہ باتیں سُن رہے تھے غور سے اہلِ صفا بیٹھے — گذارش کر کے اپنا مشورہ صدیقؓ آ بیٹھے

عمر فاروقؓ اُٹھے، عرض کی اے سرورِ عالمؐ — نہیں ہے آپ سے بڑھ کر کوئی اسرار کا محرم

یہ قیدی ہیں خدا کے اور رسول اللہ کے دشمن — بہت کج رَو، بہت کم فہم سیدھی راہ کے دشمن

یہ مکّے میں ضعیفوں پر ہزاروں ظلم ڈھاتے تھے — ہمیشہ زیر دستوں کو زبردستی دکھاتے تھے

یہی وہ ہیں یتیموں سے نِوالے چھیننے والے — سرِ زمزم فقیروں سے پیالے چھیننے والے

یہی وہ ہیں نبیؐ کی جان لینے پر تھے آمادہ — فقط اس جرم پر کیوں ہے وہ اِک اللہ کا دلدادہ

شکنجوں میں کسا کرتے تھے ایماں لانے والوں کو — عدم کی رَہ دکھاتے تھے ہدایت پانے والوں کو

یہ بہرِ اہلِ دیں پھیلا چکے تھے موت کے پھندے — وطن سے بے وطن ہیں ان کے ہاتھوں سینکڑوں بندے

مسلمانوں کو بے گھر کر کے بھی ان کو نہ صبر آیا — کہ اب لشکر مدینے پر بعزمِ قہر و جبر آیا

نبیؐ پر حال آئینہ ہیں باطن اور ظاہر کے — یہی تو سرغنے ہیں کافروں کی فوجِ قاہر کے

اگر چھوڑا گیا اِن کو یہ پھر لڑنے کو آئیں گے — پرانے مدعی ہر دم نئے فتنے اٹھائیں گے

شقی القلب ہیں یہ لوگ، باطن اِن کا گندہ ہے — نگاہوں میں ہے کینہ اور لبوں پر زہر خندہ ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گئے وہ دن کہ رشتہ دار تھے یہ لوگ ہم سب کے
ہم ان سے اور یہ ہم سے بے تعلق ہو چکے کب کے

مناسب ہے کہ مسلم دین پر ہر چیز کو وارے
مری دانست میں اس وقت سیدھا ہے یہی رستہ

ہے ان کا قتل ہی واجب کہ یہ ملت فسادی ہے

یہ اک رائے ہے آگے جس طرح ایمائے ہادی ہے

رحمۃ للعلمین کی اُمت کا فیصلہ

یہ دونوں مختلف رائیں سنیں سرکار عالی نے
تو دیکھا اپنی اُمت کی طرف اُمت کے والی نے

نظر آیا کہ سب خاموش ہیں سر در گریباں ہیں
تدبر کر رہے ہیں فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں

یہ مشکل مسئلہ حل ہو نہیں سکتا بآسانی
اِدھر ہے امن خطرے میں اُدھر ہے جان انسانی

[1] حضرت عمرؓ نے کہا کہ دین کے معاملے میں رشتہ داری کا کوئی پاس نہ ہونا چاہیئے۔ اور یہ لوگ اپنے افعال سے قتل کے مستحق ہو چکے ہیں۔ بس میری رائے میں ان سب کو قتل کر دینا چاہئے۔ بلکہ حکم دیا جائے کہ مسلمان خود اپنے ہاتھ سے اپنے رشتہ داروں کو قتل کر دیں (خاتم النبیین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کو مگر مدِ نظر تعلیمِ ملت تھی
کہ غور و خوض کی عادات پر تنظیمِ ملت تھی

خموشی سے اُٹھا حجرے میں داخل ہو گیا ہادیؐ
کہ باہم گفتگو کر لے یہ جمعیت بآزادی

ت پائی جب اس امر کی ہادیؐ سے اُمت نے
کیا اب رائے کا اظہار آزادی سے اُمت نے

میانِ بحث یہ صدیقؓ و فاروقؓ کی رائیں
کہ ہر پہلو سے قطعی اور جامع تھیں یہی رائیں

اگرچہ مختلف تھیں رائیں دونوں حق پسندوں کی
مگر نیت تھی واحد مالکِ واحد کے بندوں کی

ہر اک یہ چاہتا تھا دین ہی کا بول بالا ہو
مٹے باطل کی ظلمت دہر میں حق کا اُجالا ہو

ریقے مختلف مقصد تھا لیکن ایک دونوں کا
ارادہ بہرِ ملت تھا سراسر نیک دونوں کا

یہ رائیں ایک ہی تصویر کے دو رنگ تھے گویا
یہ رائیں ایک ہی نغمے کے دو آہنگ تھے گویا

اگر اس سمت شانِ رحم کی دریا نوالی تھی
تو اُس جانب وقارِ عدل کی محکم خیالی تھی

سرِ اجماعِ اُمت رحم کا پلہ رہا بھاری
ہوئی یعنی اسی نقطے پہ ملت متحد ساری

مشیت تھی یہی۔ یہ فیصلہ بالکل یقینی تھا
کہ اس اُمت میں رنگِ رحمۃٌ للعٰلمینی تھا

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ پیغمبرؐ دربارۂ اسیرانِ جنگ

رسول اللہ تھوڑی دیر میں تشریف لے آئے
صحابہؓ ایک ہی رائے کے اوپر متحد پائے

کہا "بوبکرؓ اس اُمّت میں ابراہیمؑ ہیں گویا
کہ اعمال ان کے عفوِ عام کی تعلیم ہیں گویا

گنہ گاروں کی آمرزش کا طاری ہے خیال ان پر
ہے صادق ملّتِ بیضا میں عیسیٰؑ کی مثال ان پر

مثالِ نوحؑ ہیں گویا عمرؓ فاروق اُمّت میں
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار محکم ہے طبیعت میں

یہ ہیں کفّار کے حق میں مثالِ موسیٰؑ عمرانؑ
کہ رکھتے ہیں طبیعت میں جلالِ موسیٰؑ عمرانؑ

۱؎ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم نے آگ میں ڈالا تو آپ نے صرف یہ فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ یعنی جس نے میری پیروی کی وہ مجھ میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔ پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہے۔ پ ۱۳۔ ابراہیم۔ ع ۶ ۳۶ ۞

۲؎ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی اُمّت کے لیے دُعا فرمائی تھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ یعنی اگر تو ان بندوں پر عذاب کرے گا تو یہ تیرے بندے ہی تو ہیں اور اگر ان کو معاف کر دے گا۔ تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہے۔ پ ۷۔ المائدہ۔ ع ۱۶ ۞

۳؎ حضرت نوحؑ نے اپنے وقت کے نافرمانوں کے لئے فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا یعنی اے خدا روئے زمین پر کافروں میں کسی کو آباد نہ رہنے دے۔ پ ۲۹۔ نوح۔ ع ۲ ۔ ۲۶ ۞

۴؎ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ۔ یعنی اے پروردگار ان کے مالوں کو مٹا ڈال جو اُن کی سرکشی کا باعث ہے اور ان کے دلوں پر سختی ڈال کیونکہ جب تک یہ عذاب نہ دیکھیں گے ایمان نہ لائیں گے۔ پ ۱۱۔ یونس۔ ع ۹ ۞

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر جب کر چکے ہو فیصلہ تم اے جواں مردو
تو اپنے قیدیوں کو سر بہالے کر رہا کر دو[1]

مگر ایسے بھی ہیں ان میں جو فدیے دے نہیں سکتے
رعایت تم نے دی دی ہے مگر وہ لے نہیں سکتے

وہ سب[2] انصار بچوں کو نوشت و خواند سکھلائیں
نوشت و خواند سکھلا کر سوئے مکہ چلے جائیں

جو مفلس بھی ہیں ناخواندہ[3] بھی ہیں ان کو رہا کر دو
علم احسانِ اسلامی کا دنیا میں بپا کر دو

اسیروں کو ہمیشہ عزت و اکرام سے رکھنا
کوئی صدمہ نہ پہنچانا بہت آرام سے رکھنا

نہیں کرتا پسند اللہ سختی کرنے والوں کو
کہ جنت کی بشارت ہے خدا سے ڈرنے والوں کو

کیا ہے فیصلہ جو کچھ اسے ملحوظ بھی رکھنا
انہیں آرام بھی دینا، انہیں محفوظ بھی رکھنا

غرض اس فیصلے پر مشورت برخاست فرمائی
اسیروں کے لیے بخشش براہِ راست فرمائی

مسلمانوں نے کر لی باہمی تقسیم اسیروں[4] کی
کہ ہو لطف اور نرمی سے حفاظت سخت گیروں کی

---

[1] خدائے رحیم کے رحم دل نبیؐ نے تاوان لے کر چھوڑ دینے کا فیصلہ کر دیا (رحمۃ للعلمین)

[2] پڑھے لکھے اسیروں کا تاوان آنحضرتؐ نے یہ مقرر فرمایا کہ وہ انصار کے بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں چنانچہ حضرت زیدؓ بن ثابت نے اس طرح لکھنا پڑھنا سیکھا۔ (رحمۃ للعلمین)

[3] اسیرانِ بدر میں جو بالکل نادار تھے اور فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ وہ حضور سرورِ کائنات کے ارشاد کے مطابق بطورِ احسان یونہی رہا کر دیئے گئے (ابن ہشام و ابن سعد)

[4] اسیرانِ جنگ دو دو چار چار صحابہ کو تقسیم کر دیئے گئے (سیرت النبی)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خدا والوں نے رکھا قول ہر دم یاد ہادیؐ کا
کرو احسان اسیروں پر یہ تھا ارشاد ہادیؐ کا

اسیروں کے لئے اُس عہد کے عام قوانین

ہوئی تھی آج تک نرمی نہ یوں جنگی اسیروں پر
کہ فاتح[1] اپنے مفتوحوں کو رکھ لیتے تھے تیروں پر

طریقہ تھا کہ پہلے دست و بازو توڑ دیتے تھے
زمیں میں گاڑ کر پھر ان پہ کُتّے چھوڑ دیتے تھے

کبھی زندوں کے تن سے بوٹیاں نُچوائی جاتی تھیں
سلاخیں گرم کر کے جسم میں بھُربائی جاتی تھیں

کبھی پٹوایا جاتا تھا انہیں پُرخار کوڑوں سے
کبھی رُندوا دیا جاتا تھا اونٹوں او گھوڑوں سے

اگر اعداء کو زندہ رکھنا بھی مطلوب ہوتا تھا
تو قید و بند کا اس وقت یہ اسلوب ہوتا تھا

اسیروں کو کسی اندھے کوئیں میں ڈال دیتے تھے
کوئیں کے مُنہ پہ سل پتھر کی لا کر ڈال دیتے تھے

کبھی سُوکھا ہُوا ٹکڑا کبھی بدذائقہ پانی
کیا کرتے تھے فاتح اس طرح قیدی کی مہمانی

عرب میں بھی یہی دستور تھا اسلام سے پہلے
اذیت ملتی تھی مغلوب کو ہر کام سے پہلے

قریشی قوم میں بھی ایسے ہی قانون تھے جاری
کہ ان کی قید کے معنی تھے مرگ و ذلت و خواری

---

[1] سرگذشت اقوام اور تاریخ عالم کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام سے پہلے قیدیانِ جنگ پر ہولناک سختیاں ہوتی تھیں۔ غلام بنا بنا کر بیچ دئے جاتے تھے۔ کتّوں سے نُچوائے جاتے تھے۔ کنوؤں میں ڈالے جاتے تھے۔ آروں سے چروائے جاتے تھے۔ آنکھیں نکلوائی جاتی تھیں۔ دست و بازو کٹوائے جاتے تھے۔ (مصنف)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ بدر کے قیدی جب آئے تھے مدینے میں
تو دم بھی ہول کے مارے سماتا تھا نہ سینے میں

سمجھتے تھے کہ اب یا موت یا ذلت یقینی ہے
خبر کیا تھی یہ شرعِ رحمۃ للعالمینی ہے

قیدیوں سے مسلمانوں کا سلوک

مسلمانوں نے ان کو بال بچوں کی طرح رکھا
قلوبِ سخت نے لطف و کرم کا ذائقہ چکھا

کلامِ سخت سن کر بھی نہ کچھ سختی سے کہتے تھے
انہیں روٹی کھلاتے تھے خود فاقے سے رہتے تھے[1]

تواضع اور نرمی دیکھ کر حیران تھے دشمن
کہ اس طرزِ سلوکِ عام سے انجان تھے دشمن

کھلیں آنکھیں نمونہ دیکھ کر خُلقِ محمدؐ کا
سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا سبب الطافِ بیحد کا

ندامت سے ہوئے محجوب ان کے کینہ ور سینے
لگے کچھ صاف ہونے زنگ سے تاریک آئینے[2]

بالآخر شہرِ مکہ سے رقومِ سر بہا آئیں
تو ان لوگوں نے قیدِ جنگ سے آزادیاں پائیں

---

[1] صحابہؓ نے ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا۔ کہ ان کو کھانا کھلاتے تھے اور خود کھجوریں کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ یہ اس بنا پر تھا کہ آنحضرتؐ نے تاکید کی تھی کہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (سیرت النبی)

[2] ابوعزیز نامی ایک اسیرِ بدر کا بیان ہے کہ مجھ کو جن انصاریوں نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا جب صبح یا شام کھانا لاتے روٹی میرے سامنے رکھ دیتے اور خود کھجوریں اٹھا لیتے۔ مجھ کو شرم آتی اور میں روٹی ان کے ہاتھ میں دے دیتا لیکن وہ ہاتھ بھی نہ لگاتے مجھی کو واپس دے دیتے (طبری)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَقارب جن کے بے پروا و بیدرد اور بے حس تھے ہُوا فدیہ مُعاف اُن کا کہ وہ نادار و مُفلِس تھے

عمِّ نبیؐ حضرت عبّاسؓ اور فدیۂ جنگ

بنی ہاشم میں دولتمند تھے عبّاس اسیروں میں عرب میں تھا شمار ان کا بڑے بھاری امیروں میں

نبیؐ کو بھی اگرچہ رنج تھا آلام پر ان کے کہ مکّے میں بہت احسان تھے اسلام پر ان کے

مگر قائم تھے اپنے کُفر کی رسمِ جہالت پر نہ لائے تھے ابھی ایماں خدا پر اور رسالتؐ پر

بہ وقتِ جنگ حملہ آوروں کے ساتھ آئے تھے سرِ میداں مجاہد غازیوں کے ہاتھ آئے تھے

رسُول اللہ سے اَنصار نے ان کی سفارش کی[۱] انہیں فدیے سے مستثنےٰ کیا جائے سفارش کی

کہ عبدُ المُطّلب کے خُون کا ہم پاس رکھتے ہیں قریبی رشتہ ہم سے حمزہؓ و عبّاس رکھتے ہیں

ہمارے ان کے آپس میں تعلق ہیں بہت گہرے ہم ان سے فِدیہ کیا لیں یہ ہمارے بھانجے ٹھہرے

نبیؐ نے کر دیا انکار لیکن اس رعایت سے[۲] کہ شانِ عدل بالا تھی عزیزوں کی حمایت سے

۱؎ انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ (حضرت) عبّاس ہمارے بھانجے ہیں ہم ان کا فدیہ چھوڑتے ہیں (سیرت النبی)

۲؎ آنحضرتؐ نے مساوات کی بنا پر حضرت عباسؓ کا فدیہ چھوڑنا گوارا نہیں فرمایا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عباسؓ کا فدیہ دینے میں تامّل

اور آنحضرتؐ کا معجزہ

بلایا آپ نے عباسؓ کو اپنی حضوری میں
کہا فدیہ ادا کرنا ہے ارکانِ ضروری میں

عقیلؓ و نوفلؓ و عتبہؓ جنہیں تم ساتھ لائے تھے
تمہارے ہی سبب سے جو کہ بہرِ جنگ آئے تھے

تمہیں واجب ہے ان تینوں کا فدیہ بھی ادا ہونا
نہیں ممکن بغیر اس کے تمہارا اب رہا ہونا

لگے عباس یہ سُن کر بہت چون و چرا کرنے
بہت سے دام و درہم ان کو پڑتے تھے ادا کرنے

بنی ہاشم میں سب سے مقدرت اور شان والے تھے
اسی باعث یہ سب قیدی انہی کے سر ڈالے تھے

کہا عباس نے میں آج کل معذور ہوں صاحب
رقم اتنی کہاں سے لاؤں خود مجبور ہوں صاحب

بہانے سے کیا اظہارِ غربت یوں جو سرُ دھن کر
رسُول اللہ کے لب پر تبسم آگیا سُن کر

۱۔ حضرت عقیل بن ابی طالب ۔

۲۔ نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ۔

۳۔ عتبہ بن عمرو بن جحدم حضرت عباس کے حلیف ۔

۴۔ بنی ہاشم میں سب سے زیادہ مالدار عباس بن عبدالمطلب تھے ۔ انہیں آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ عقیل و نوفل و عتبہ کا فدیہ بھی وہی ادا کریں ۔ (خاتم المرسلین)

۵۔ جناب عباسؓ نے کہا ۔ میرے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا جب شرکتِ اعداء کی نیت کرکے آئے تھے
تو اُمّ الفضل سے تم کیا وصیّت[1] کرکے آئے تھے

تمہارے لفظ تھے، عبّاس اگر مارا بھی جائے گا
تو یہ اتنا اثاثہ ہے تمہارے کام آئے گا

یہ حصّہ فضل کا ہے، اور باقی مال جتنا ہے
عُبَیداللہ کا اتنا ہے عبداللہ کا اتنا ہے

وہ دولت سب ہے اُمّ الفضل کی تحویل میں اب تک
یہ جُرمانہ ادا کر دو چھپاؤ گے بھلا کب تک

حضرت عبّاسؓ کا ایمان لانا

عجب اظہارِ باطن تھا بیانِ مُلہمِ صادقؐ
یہ تازہ معجزہ تھا بر زبانِ مُلہمِ صادقؐ

جنابِ حضرتِ عبّاس پر رعشہ ہُوا طاری
کہ پیغمبؐر تو رکھتا ہے دِلوں کی بھی خبرداری

پکار اُٹھّے بحالِ وجد میں ایمان[2] لے آیا
بجا ہے راست ہے جو کچھ رسول اللہ نے فرمایا

یہ سچ ہے جب میں بہرِ جنگ نیّت کرکے نکلا تھا
تو اپنے مال کی گھر میں وصیّت کرکے نکلا تھا

مری زوجہ تھی یا میں تھا وہاں کوئی نہ تھا اُس دم
تھے ہم دونوں ہمارے درمیاں کوئی نہ تھا اُس دم

---

[1] آپ نے پوچھا وہ رقم کیا ہوئی جو آپ نے اپنی زوجہ اُمّ الفضل کے پاس رکھوائی تھی اور کہا تھا کہ اگر میں مارا جاؤں تو اس میں سے فضل کا اتنا، عبداللہ کا اتنا اور عُبَیداللہ کا اتنا ہے (خاتم المرسلین)

[2] حضرت عبّاس کو حیرت ہوئی۔ بولے خدا کی قسم آپ پیغمبر ہیں۔ اس رقم کا حال میرے اور میری بیوی کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ واقعی آپ رسول اللہ ہیں۔ اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (خاتم المرسلین)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محمدؐ کا سخن اظہار ہے حق و عدالت کا — بہ دل اقرار کرتا ہوں مَیں توحید و رسالت کا"
یہ کہہ کر جنگ کرنے کا ازالہ کر دیا سارا — اسیرانِ بنی ہاشم کا فِدیہ بھر دیا سارا

حضرت اَبُو اَلعَاصؓ کا فِدیہ اور آنحضرتؐ کی رِقّت

اَبُو اَلعَاصؓ اِک بہادر مردِ میدانِ بسالت تھے — خُدیجہ کے بھتیجے اور دامادِ رسالتؐ تھے
مگر بعثت سے پہلے اِذْن لے کر اپنے شوہر کا — خُدیجہ نے کیا تھا عَقد اُن سے ایک دُختر کا
ابُو العاص آج تک کافر ہی تھے ایماں نہ لائے تھے — شریکِ کُفر ہو کر بدر میں لڑنے کو آئے تھے
یہ دُختر حضرتِ زینب تھیں مکّے ہی میں رہتی تھیں — نہایت صبر سے غم باپ کی فرقت کا سہتی تھیں
نتیجہ مِل گیا باطل کو جب شمشیر گیری کا — ہوا غم باوفا بی بی کو شوہر کی اسیری کا[1]
ملا تھا قیمتی اِک ہار اُن کو تحفۂ شادی — اُسی کو بھیج کر چاہی گئی شوہر کی آزادی

---

[1] آنحضرت کے داماد ابُو العاصؓ بھی اسیرانِ جنگ میں آئے۔ ان کے پاس فدیہ کی رقم نہ تھی۔ آنحضرت کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے شوہر تھے۔ وہ مکّہ میں تھیں۔ ان کو کہلا بھیجا کہ فدیہ کی رقم بھجوا دیں۔ حضرت زینب کا جب نکاح ہوا تھا تو حضرت خدیجہؓ نے جہیز میں ان کو ایک بیش قیمت ہار دیا تھا۔ حضرت زینبؓ نے وہی ہار گلے سے اتار کر بھیج دیا۔ (سیرت النبیؐ)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر آیا جونہی یہ ہار،[1] دل حضرت کا بھر آیا
رحمت کا ابرِ گوہر بار پلکوں پر اُتر آیا

خدیجہ طاہرہؓ کا ہار مرحومہ رفیقہ کا
رسالت کی انیسہ اور اُمّت کی شفیقہ کا

خدیجہ طاہرہؓ اس قلب میں آباد تھی اب تک
محبت اور نیکی اور خدمت یاد تھی اب تک

کہا بیٹی نے ماں کی یادگار ارسال کر دی ہے
یہ دولت بہرِ شوہر آج استعمال کر دی ہے

مناسب ہو تو لوٹا دو یہ پیاری یادگار اس کو
کہ بہرِ یادِ مادر بس غنیمت ہے یہ ہار اس کو

کیا اظہارِ شانِ درد مندی درد مندوں نے
رہا فرما دیا بُوالعاص کو اللہ کے بندوں نے

مدینے میں بُلا لینا جو تھا درکار زینبؓ کا
انہیں رخصت کیا عزت سے دے کر ہار زینبؓ کا

یہ رشتہ توڑ دینا مرضیٔ ہادیٔ دوراں تھی
ابھی بُوالعاص تھے کافر مگر زینب مسلماں تھی

یہ شادی ہو چکی تھی پیشتر تنزیلِ قُرآں سے
نہ ہوتا عقد ورنہ مُسلِمہ کا نامسلماں سے

لیا زینبؓ کے حق میں پیکرِ اخلاص نے وعدہ
تو اُن کو بھیج دینے کا کیا بُوالعاص نے وعدہ[2]

---

[1] یہ ہار آنحضرتؐ نے دیکھا تو ۲۰ برس کا محبت انگیز واقعہ یاد آگیا۔ آپ بے اختیار رو پڑے۔ صحابہ سے فرمایا۔ تمہاری مرضی ہو۔ تو بیٹی کو ماں کی یادگار واپس کر دو۔ سب نے تسلیم کی گردنیں جھکا دیں اور وہ ہار واپس کر دیا (سیرت النبیؐ)

[2] ابُوالعاصؓ کو آزادی مل گئی۔ اپنی مومنہؓ بیوی اور عفت مآب پیغمبرؐ زادیؓ کا ہار لے کر مکے کو روانہ ہو گئے۔ مگر جاتے وقت آنحضرتؐ سے وعدہ کرتے گئے کہ مکے پہنچتے ہی حضرت زینبؓ کو مدینے بھیج دیں گے (خاتم المرسلین)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دلائی مسلمہؓ کو مخلصی یُوں شانِ داور نے ۔۔۔ یہ وعدہ جا کے پُورا کر دیا مردِ دلاور[1] نے

مُسلماں ہو گئے بُو العاصؓ بھی بعد ایک مدّت کے ۔۔۔ خُدا کی راہ پر لائے انہیں احسان نبوت[2] کے

سلہ ابُو العاصؓ نے قرار کے مطابق گھر پہنچتے ہی حضرت زینبؓ کو مدینے جانے کی اجازت دے دی۔ زید بن حارث لینے کو ۔۔ تو بُو العاص کے بھائی کنانہ بن ربیع نے حضرت زینب کو اونٹنی پر بٹھا کر اپنی کمان شانے پر ڈالی اور مکّے سے نکلے۔ قریش کو خبر ہو گئی۔ تعاقب کیا۔ اور مقام ذی طویٰ پر گھیر لیا۔ کنانہ نے تیر کمان سے جوڑا اور چلّائے۔ کہ جس کسی نے پاس آنے کا ارادہ کیا۔ اس کی زندگی کی خیر نہیں۔ مگر دشمنوں کے خوف سے حضرت زینبؓ سہم گئیں۔ حاملہ تھیں۔ اسقاط حمل ہو گیا۔ ابو سفیان بن حرب نے کنانہ سے کہا۔ ہمیں اس عورت کے روکنے سے کچھ حاصل نہیں۔ مگر یہ تمہاری غلطی ہے کہ دن دہاڑے علانیہ لے چلے۔ اگر ہم یوں نکل جانے دیں تو لوگ کہیں گے کہ اہل مکہ شکست کھا کر اس قدر ذلیل و ضعیف ہو گئے ہیں کہ محمدؐ کی بیٹی ان کے سامنے دوپہر کو مدینے چلی گئی کسی کو روکنے کی جراٴت نہ ہوئی۔ کنانہ اس وقت واپس لوٹ آئے اور رات کے وقت حضرت زید بن حارث کے ساتھ پیمبر زادی کو مدینے کی طرف روانہ کر دیا (خاتم المرسلین)۔

سلہ ابو العاصؓ بہت بڑے تاجر تھے۔ چند سال کے بعد بڑے سامان سے شام کی تجارت کو نکلے۔ واپسی میں مسلمان دستوں نے ان کو مع مال و اسباب گرفتار کر لیا۔ اسباب ایک ایک سپاہی پر تقسیم کر دیا۔ ابُو العاص چھپ کر مدینے میں حضرت زینبؓ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پناہ دے دی۔ آنحضرت مسجد میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ حضرت زینبؓ نے پردے کے پیچھے سے پکار کر کہا کہ لوگو ابُو العاص آئے ہیں میں نے ان کو پناہ دے دی ہے! یہ سُن کر رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے اس کی خبر نہیں ہے۔ اگرچہ ہر شخص اپنے قریبی کو پناہ دینے کا مجاز ہے۔ مگر اے زینبؓ یاد رکھو۔ اب تم ابُو العاص پر حلال نہیں ہو۔ پھر آپ سریہ والوں کی طرف مخاطب ہوئے جنہوں نے ابُو العاص کو لوٹا تھا اور فرمایا جو تم نے لوٹا ہے واپس کر دو تو میرے نزدیک زیادہ بہتر ہوگا (باقی برصفحہ)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مدینے میں مسلمانوں کی مشکلات

منافقین کا گروہ

ادھر مکّے سے پھر اٹھنے کو تھا طوفان کینے کا
ادھر اک اور جھگڑا تھا مدینے میں مدینے کا

یہاں ابنِ اُبَیّ اِک دشمنِ باری تعالیٰ تھا
شبِ تاریک کی مانند اس کا قالب کالا تھا

ہمیشہ باعثِ تکلیف تھا بغض و عناد اس کا
(بیاں ہم کر چکے ہیں جلد اوّل میں فساد اس کا)

یہاں ایسے بھی تھے جو آج تک ایماں نہ لائے تھے
ابھی اسلام کے آغوشِ راحت میں نہ آئے تھے

رسول اللہ کی تبلیغ ان لوگوں میں جاری تھی
کہ منظور آپ کو ہر دشتِ دل کی آبیاری تھی

ہوئی جب فتح جنگِ بدر میں ایمان والوں کی
بڑھا دی شان حق نے اور بھی ان شان والوں کی

(بقیہ حاشیہ) مناسب ہے لیکن اس میں کوئی جبر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مالِ غنیمت ہے اور تمہارا حق ہے۔ ان لوگوں نے خوشی خوشی سارا مال واپس کر دیا۔ ابُوالعاص بغیر کسی نقصان کے مکّے کو چلے گئے۔ مگر آنحضرت اور مسلمانوں کے لطف وکرم نے دل کی تاریکیاں دور کر دی تھیں۔ مکّے پہنچ کر جو چیز جس کسی کی تھی اس کو ادا کر دی۔ اور سب کی امانتیں واپس دے کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ خدا کی قسم مدینے میں میں نے جو اسلام قبول نہیں کیا تو فقط اس خیال سے کہ تم کہو گے کہ ابُوالعاص ہمارا مال کھا جانے کی نیت سے مسلمان ہو گیا۔ اب تمہاری امانتیں تمہارے سپرد ہیں اور میں علانیہ مسلمان ہوتا ہوں۔ یہ فرما کر مدینے کی راہ لی (سیرت النبیؐ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو اب انصار کے وہ بھائی بھی ایمان لے آئے ۔۔۔ جو راہِ حق سے اب تک دُور ہی پھرتے تھے کترائے
ہُوا ابنِ اُبَیّ پر رُعب طاری ڈر گیا دل میں ۔۔۔ کہ اب اتنی بڑی تعداد تھی مدِّ مقابل میں
سِوا ایمان لانے کے نہ جب چارہ کوئی پایا ۔۔۔ ہُوا مسجد میں حاضر ظاہری ایمان[1] لے آیا
اگرچہ اوّل اوّل خوب پر پُرزے نکالے بھی ۔۔۔ ہُوا آخر مسلماں یہ بھی اس کے ساتھ والے بھی
شرارت پر مگر نیّت تھی ہر دم چُست و چاق ان کی ۔۔۔ مسلماں ہو گئے قائم رہی خُوئے نفاق ان کی
خلافِ اہلِ ایماں سازشیں کرتے ہی رہتے تھے ۔۔۔ اِدھر کچھ اور بکتے تھے اُدھر کچھ اور کہتے تھے
سمجھتے تھے انہیں اچھی طرح سے ہادیٔ اکرم ۔۔۔ نظر رکھتے تھے ان کے حال پر کردار پر ہر دم
کوئی بھی قوم ہو انسان شیطانی جبلّت کے ۔۔۔ منافق مارہائے آستیں ہوتے ہیں ملّت کے

---

[1] ابھی تک اَوس و خزرج کے بہت سے لوگ شرک پر قائم تھے۔ بدر کی فتح سے ان لوگوں میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ آنحضرت کی عظیم الشان اور غیر متوقع فتح کو دیکھ کر اسلام کی حقانیت کے قائل ہوئے اور اس طرح مدینہ سے بُت پرست عنصر بڑی سُرعت کے ساتھ کم ہو گیا۔ ابن اُبَیّ اب تک علانیہ کافر تھا۔ مگر اب وہ بظاہر اسلام کے دائرے میں آگیا۔ گو تمام عمر منافق رہا اور اسی حالت میں جان دی (سیرت النبیؐ صفحہ ۳۲۶)

[2] بعض ایسے بھی تھے جن کے دلوں میں اسلام کی اس فتح نے بُغض و حسد کی چنگاری روشن کر دی۔ انہوں نے برملا مخالفت کو خلاف مصلحت گردانا۔ بظاہر تو اسلام قبول کر لیا لیکن اندر ہی اندر اس کے استیصال کے درپے ہو کر منافقین کے گروہ میں شامل ہو گئے (دیکھو طبری)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینے[1] کے یہود

مدینے کے یہود ان سب سے بڑھ کر تھے شرارت میں
انہیں تھا زُعم ہم ممتاز ہیں علم و امارت میں[2]

بچھا رکھا تھا دامِ قرض کیّادی کے حیلوں سے
یہ دولت لُوٹتے تھے اوس و خزرج کے قبیلوں سے[3]

مگر اسلام نے کایا پلٹ دی نیر دستوں کی
رسُول اللہ نے عزّت بڑھا دی حق پرستوں کی

وہی انصار جو ہر بات میں محتاج[4] تھے ان کے
وہ اب علم و عمل میں ہر طرح سرتاج تھے ان کے

---

[1] یہود مدینہ کے تین قبیلے تھے۔ قینقاع، نضیر، قریظہ۔ یہ سب مدینہ کے اطراف اور حوالی میں آباد تھے۔ عموماً زمیندار دولت مند، تجارت پیشہ اور صنّاع تھے۔ ان کے پاس اسلحہ جنگ کے ذخیرے مہیا رہتے تھے۔ ملکی اور تجارتی افسری کے ساتھ ان لوگوں کا مذہبی اور علمی اثر بھی تھا۔ انصار عموماً بُت پرست اور جاہل تھے۔ اس بنا پر وہ یہُود کو عزّت کی آنکھ سے دیکھتے تھے اور ان کو اپنے سے زیادہ مہذّب اور شائستہ سمجھتے تھے۔ (سیرت النبیؐ)

[2] اسلام مدینے میں آیا تو یہودیوں کے مذہبی وقار کو جو ان کو مدتوں سے حاصل تھا ٹھیس لگی۔ ان میں جو اخلاقِ بد عموماً پھیلے ہوئے تھے اور جن پر دولتمندی اور مذہبی پیشوائی نے پردہ ڈال رکھا تھا اب ان کا راز فاش ہونے لگا (سیرت النبیؐ)

[3] یہودیوں نے مدینے میں ہر طرف لین دین کا کاروبار پھیلا رکھا تھا اور تمام آبادی ان کے قرضوں میں زیر بار تھی۔ اور چونکہ تنہا وہی صاحبِ دولت تھے۔ اس لئے نہایت بے رحمی سے سُود کی گرانبہا شرطیں مقرر کرتے تھے۔ اور قرضہ کی کفالت میں لوگوں کے بال بچّے یہاں تک مستورات کو رہن رکھ لیتے تھے (سیرت النبیؐ)

[4] آنحضرت نے مدینے میں آتے ہی قبائل یہود کے ساتھ امن و امان کے معاہدے کر لئے اور آپس میں صُلح اور امن کے ساتھ رہنے کی بنیاد ڈالی۔ معاہدہ کی رُو سے فریقین اس بات کے ذمہ دار تھے کہ مدینہ میں امن و امان قائم رکھیں علاوہ ازیں اگر کوئی غنیم مدینہ پر حملہ آور ہو تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں (ابن ہشّام و طبری حالات یہُود)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے محبت اوس و خزرج میں بڑھا دی تھی
اب ان میں باہمی امداد تھی خود اعتمادی تھی

یہود اسلام سے پہلے اٹھاتے تھے مفاد ان سے
یہ صورت دیکھ کر رکھنے لگے دل میں عناد ان سے

مجاہد بدر میں جب کھیلتے تھے جان کی بازی
یہ کرتے تھے مدینے میں شرارت، فتنہ اندازی

مگر جب فتح پائی جنگ میں ایمان والوں نے
یہودی قوم کی گردن جھکا دی شان والوں نے

رسول اللہ ﷺ سے اب بڑھ گیا بغض و حسد ان کا
بدی پر مستعد تھے آ چکا تھا روزِ بد ان کا

علانیہ لگے توہین کرنے اہلِ ایماں کی
کوئی پروا نہ رکھی باہمی عہد[1] اور پیماں کی

سرِ بازار یہ اسلام کی توہین کرتے تھے
کسی کا پاس عزت تھا نہ یہ اللہ سے ڈرتے تھے

ستاتے تھے مسلمانوں کو یہ ایمان کے دشمن
عدوئے دینِ حق تھے اور نبی ﷺ کی جان[2] کے دشمن

ایک لڑکی سے اوباشانہ چھیڑ

سرِ بازار اک دن ہو گئی ہنگامہ آرائی
کوئی دیہات کی لڑکی تھی سبزی بیچنے آئی

یہودی بدمعاشوں نے اسے چھیڑا شرارت سے
زبانِ فحش سے ہاتھوں کی رندانہ اشارت سے

---

[1] آنحضرت ﷺ نے مدینے میں آتے ہی قبائل یہود کے ساتھ امن و امان کے معاہدے کرنے اور آپس میں صلح اور امن کے ساتھ رہنے کی بنیاد ڈالی۔ معاہدہ کی رُو سے فریقین اس بات کے ذمہ دار تھے کہ مدینہ میں امن و امان قائم رکھیں علاوہ ازیں اگر کوئی غنیم مدینہ پر حملہ آور ہو تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں (ابن ہشام و طبری حالات یہود)

[2] اب انھوں نے طرح طرح سے آنحضرت ﷺ کو اذیتیں دیں اور اسلام کے خلاف کوششیں کرنی شروع کیں۔ انھوں نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے بھی منصوبے شروع کر دیئے (سیرت ابن ہشام)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچاری سٹ پٹا کر دوسری جانب لگی چلنے
تو اس کو کر دیا بے ستر اک نامردِ ناہنجار نے[1]
لگے ٹھٹھا اڑانے بے حیا اس پاک دامن کا
کہ اس بازار میں کوئی نہ تھا اس پاک دامن کا
نہ حفظِ آبرو کی جب کوئی صورت دکھائی دی
تو اس مظلوم لڑکی نے محمدؐ کی دہائی دی[2]
پکاری "کیا نہیں غیرت کسی انساں کے سینے میں
کہ یوں بے آبروئی ہوں میں محمدؐ کے مدینے میں"

ایک مسلمان کا پاسِ غیرت

یہ فقرہ کہہ اٹھی جونہی زباں بے اختیار اس کی
سنی اک راہ چلتے مردِ مسلم نے پکار اس کی
وہ دوڑا، بدمعاشوں میں کھڑے دیکھا نحیفہ کو
عبا اپنی اتاری اور اڑھا دی اس عفیفہ کو

---

[1] سیرت ابن ہشام میں یہ واقعہ مفصل بیان ہوا ہے کہ ایک دیہاتی عورت یہودیوں کے بازار میں کچھ سودا بیچنے گئی۔ بنی قینقاع کے ایک زرگر یہودی کی دکان کے سامنے بیٹھی تھی کہ بعض اوباش یہودیوں نے اس سے مذاق کرنا شروع کیا۔ اور اس کا منہ کھلوا کر دیکھنا چاہا۔ دکاندار زرگر نے یہ حرکت کی کہ بے خبری کی حالت میں اس عورت کے لباس زیریں کو ایک کانٹے سے اس کی پشت کے کسی کپڑے سے ٹانک دیا۔ جب وہ پاک دامن یہودیوں کے مذاق سے لجا کر دوسری جانب چلنے لگی۔ تو کپڑے کے اس طرح ٹانکے جانے کی وجہ سے ننگی ہو گئی۔ اس پر سب یہودی قہقہے لگانے لگے

[2] بے آبروئی دیکھ کر لڑکی نے چیخ ماری اور مدد کے لئے پکاری۔ اتفاق سے ایک مسلمان راہرو نے اس کی پکار سنی اور دوڑ کر اس جگہ آپہنچا (سیرت ابن ہشام)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نظر آیا جو اسلامی حمیّت کا یہ نظّارا — تو ان بازاریوں نے اور بھی اک قہقہہ مارا
کوئی بولا یہ سبزی بیچنے والی کا شوہر ہے — کوئی بولا نہیں یہ باپ ہے، وہ اس کی دختر ہے
مسلماں نے کہا اچھی نہیں اتنی بھی بے دردی — ستانا عورتوں کو یہ بھی ہے کوئی جواں مردی!
پرائی بیبیاں لاریب ساری مائیں بہنیں ہیں — ہماری بیٹیاں ہیں سب ہماری مائیں بہنیں ہیں
ہمارا دین ان کی عزت و حرمت سکھاتا ہے — بڑا نامرد ہے جو ایک عورت کو ستاتا ہے
یہودی سخت گالی دے کے بولے تو نہ بک اتنا — تجھے بھی دیکھ لیتے ہیں ارے تو مرد ہے کتنا
بڑا آیا ہے وہ بن کر، چلا جا راہ لے گھر کی — اگر کچھ اور بک بک کی تو خیریت نہیں سر کی
ارے لے ہم تری مردانگی بھی آزماتے ہیں — نہیں پہلے ستایا تھا تو اب اس کو ستاتے ہیں
مسلماں نے متانت سے کہا اے قومِ بد اختر — ہے اس عورت کی عزت اب تو مجھ کو جان سے بڑھ کر
یہ کہہ کر کھینچ لی تلوار عورت کے بچانے کو — یہودی آ پڑے تنہا پہ جرأت آزمانے کو

حمایت کرنے والے مسلمان کی شہادت

اُدھر سے بیسیوں تیغوں کے چرکے تھے کچوکے تھے — اِدھر اک مرد نے رستے سرِ بازار روکے تھے
کہا لڑکی سے اب رستہ کھلا ہے بھاگ جا جلدی — بچا کر آبرو لڑکی دعا دیتی ہوئی چل دی

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پکڑنا اس کو چاہا پھر لپک کر اک رذالے نے
مگر اس کا صفایا کر دیا اللہ والے نے

گری بازار میں بے جان ہو کر لاش خود سر کی
وہ لڑکی لے چکی تھی راہ اتنی دیر میں گھر کی

یہودی جمع ہو کر آ پڑے تنہا دلاور پر
گریں چوبیں تیغیں بحرِ جرأت کے شناور پر

گھرا تھا مردِ مومن مجمعِ اشرار کے اندر
شہادت پائی غیرت مند نے بازار کے اندر

یہودیوں کو آنحضرتؐ کی فہمائش

مثالِ رعد گونجی یہ خبر ہر سُو مدینے میں
لگی غیرت کی بجلی کوندنے مسلم کے سینے میں

رسُولِ پاک نے خود جا کے ان لوگوں کو سمجھایا[1]
خدا کے قہر سے ان کو ڈرایا اور فرمایا

کہ اے اہلِ کتاب اللہ کے احکام کو مانو
بنیِ آدم کا حق اپنی شریعت ہی سے پہچانو

گزارو زندگانی امن سے صلح و صفائی سے
تباہی کے سوا کچھ بھی نہیں حاصل بُرائی سے

مبادا تم پہ نازِل ہو عذابِ دردناک آخر
ہوئیں اقوام اس جور و تعدّی سے ہلاک آخر

بد اخلاقی و نا ترسی پہ جو بھی قوم نازاں ہے
یقیناً وہ تبہ ہوتی ہے یہ ارشادِ قرآں ہے

---

[1] آنحضرتؐ کو جب یہ حالات معلوم ہوئے تو یہود کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ [illegible] ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی بدر والوں کی طرح عذاب آئے (سیرت النبی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کا گستاخانہ جواب

یہودی گفتگوئے نرم سے کچھ اور بھی چمکے — اُٹھے گستاخ ہو کر رُو برو سردارِ عالم کے
کہا اس فتح ہنگامی پہ آپ اتنا نہ اترائیں — ہمیں اپنے خدا کے نام سے ہرگز نہ دھمکائیں
نہیں ہیں ہم قریشی فوج کی مانند کم ہمت — کہ ڈر جائیں مسلمانوں کی صورت دیکھ کر حضرت
کبھی جنگ آ پڑی ہم سے تو ہم اُس دن دکھا دینگے — مسلمانوں کا نام اس لوحِ ہستی سے مٹا دیں گے
پڑے ہیں آپ جا کر بدر میں آوارہ گردوں سے — نہیں پالا پڑا اب تک یہودی شیر مردوں سے[1]
یہود آمادۂ پیکار تھے ہر وقت ہر ساعت — مگر ان کو اماں دیتا رہا تھا دامنِ رحمت
نظر آیا کہ حد سے بڑھ چکا ہے جوشِ خود رائی — تو محبوبِ خدا نے گوشمالی ان کی فرمائی

ایک شاعر کعب بن اشرف کی شرارتیں

یہاں پر کعب بن اشرف بھی اک بیباک شاعر تھا — یہودی اور دولت مند اور ناپاک شاعر تھا

[1] یہودی بولے ہم قریش نہیں ہیں۔ ہم سے معاملہ پڑے گا تو ہم دکھا دیں گے۔ کہ لڑائی اس کا نام ہے (سیرت النبیؐ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُسے بھی ہادیٔ اسلام سے پوری عداوت تھی
کہ پیشہ سود خواری[1] تھا طبیعت میں شقاوت تھی

خبر قرشی ہزیمت کی ہوئی جب گوش زد اُس کے
کئے بُغض و حسد نے مشتعل جذباتِ بد اُس کے

برائے تعزیت مکّے میں پہنچا مرثیہ کہہ کر
"مجھے بھی موت آجائے" یہی کہتا تھا رہ رہ کر

کچھ ایسی دُھن سے مقتولوں کا گایا راگ شاعر نے
لگی میں اور بھی جا کر لگا دی آگ شاعر نے

قبائل کو مسلمانوں سے لڑمرنے پر اُکسایا
تمہارے دین کے دشمن ہیں یہ کہہ کہہ کے بھڑکایا

غلاظت کی طرح کینہ بھرا تھا اس کے سینے میں
نجاست اپنی پھیلا کر پلٹ آیا مدینے میں

رسول اللہ کی ہجویں کہیں کمزور فطرت نے
خریدی رُوسیاہی اس طرح اس کورِ فطرت نے[2]

تھی آمادہ یہودی قوم پہلے ہی لڑائی پر
اُتر آیا اُدھر سے کعب اپنی بے حیائی پر

کہ اکثر عورتوں[3] کے نام لے کر قصائد میں
یہ کرتا تھا اضافہ شعر کے حشو و زوائد میں

---

[1] کعب بن اشرف ایک مشہور شاعر تھا۔ دولتمندی کی وجہ سے یہودیانِ عرب کا رئیس بن گیا۔ اس کو اسلام سے سخت عداوت تھی۔ بدر کی لڑائی میں سرداران قریش مارے گئے تو اس کو نہایت صدمہ ہوا۔ تعزیت کے لئے مکے گیا کشتگانِ بدر کے پُردرد مرثیے جن میں انتقام کی ترغیب تھی لوگوں کو جمع کر کے نہایت درد سے پڑھتا تھا اور رُلاتا تھا (سیرت النبیؐ)

[2] اس نے عرب بھر کا دورہ کیا اور لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے اُبھارا۔ مدینے میں واپس آیا تو آنحضرتؐ کی ہجو میں اشعار کہنا اور لوگوں کو آنحضرتؐ کے خلاف برانگیختہ کرنا شروع کیا (دیکھو فتح الباری)

[3] اس نے مسلمان خواتین پر تشبیب کہی یعنی اپنے اشعار میں اوباشانہ طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا۔ بالآخر آنحضرتؐ کو دھوکے سے قتل کر ڈالنے کی ناکام سازش کی (یہ حالات دیکھو بخاری، زرقانی، ابن ہشام، ابن سعد، خمیس، ابوداؤد، طبری وغیرہ میں)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو اس کی بدکلامی سے اذیّت تھی یہی تو اس کا مقصد تھا یہی تو اس کی نیّت تھی
یہ حالت تھی مگر اللہ کے بندے صبر کرتے تھے یہی ارشادِ ہادیؐ تھا، دلوں پر جبر کرتے تھے
مگر اک روز آخر ہو گیا لبریز پیمانہ بھڑک اُٹھّے مسلمانوں کے جذباتِ شریفانہ
زبانِ تیغ تھی اس بدزبانی کا جواب آخر اُٹھے دو چار غیرت مند بہرِ سدِّ باب آخر[1]

یہ فتنہ دیکھتی غیرت بھلا تا چند شاعر کا
کیا اِک روز دستِ تیغ نے مُنہ بند شاعر کا

حضرت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی

مُبارک ہے وہ دِن لاریب رجب کے مہینے میں نکاحِ[2] حضرتِ زہرا رضی اللہ عنہا ہُوا جس دِن مدینے میں
وہ زہراؓ ہاں وہی زہراؓ رسول اللہ کی بیٹی وہی زہراؓ شہنشاہوں کے شاہنشاہ کی بیٹی
وہ کملی اوڑھنے والے مجسّم نورؐ کی دُختر وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پورؐ کی دُختر

---

[1] ایک انصاری محمدؓ بن مسلمہ ، سَعدبن مُعاذ کے مشورہ سے ابونائلہ اور دو تین اور مسلمانوں کو ساتھ لے کر رات کے وقت اس کے مکان پر گئے اور باہر بُلا کر اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا (دیکھو بخاری باب قتل کعب بن اشرف)

[2] حضرت فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح سنہ ۲ھ میں رجب کے مہینے میں ہُوا تھا۔ مگر رخصتی پانچ مہینے بعد عمل میں آئی (ابن خلدون جلد ثانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خواہر اُمِّ کلثوم و رُقیہؓ اور زینبؓ[1] کی
وہ سب بہنوں سے چھوٹی اس لئے نورِ نظر سب کی

وہ قاسمؓ کی بہن وہ طیبؓ و طاہرؓ کی ماں جائی
جو ماں کی گود میں اتمامِ نعمت کی طرح آئی

وہی آئینۂ عفت کا سب سے خوش نما جوہر
خدیجہؓ طاہرہ کے بطن کا اک بے بہا گوہر

وہ صبحِ نورِ چشمِ رحمتہ للعٰلمینؐ زہراؓ
نگینِ خاتمِ تسکینِ ختم المرسلینؐ زہراؓ

وہ زہراؓ جو شبیہ[2] اسوۂ سرکارِ عالیؐ تھی
علیؓ سے آج اسی زہراؓ کی شادی ہونے والی تھی

مسجد میں اجتماعِ[3] صحابہؓ اور نکاح

مہاجر اور انصارِ اکابر جمع تھے سارے
اُتر آئے تھے گویا دن کو اس تقریب میں تارے

علیؓ با عزّ و شانِ ہاشمی تھا ان کے جھرمٹ میں
وہ ماہِ آسمانِ ہاشمی تھا ان کے جھرمٹ میں

---

[1] آنحضرتؐ کی دخترانِ بلند اختر میں حضرت زہراؓ عمر میں سب سے چھوٹی تھیں۔ حضرت زینبؓ حضرت ابوالعاص سے بیاہی گئی تھیں۔ حضرت رقیہؓ حضرت عثمان غنیؓ سے اور حضرت کی وفات کے بعد حضرت اُم کلثومؓ بھی حضرت عثمانؓ کے عقد میں دی گئی تھیں (دیکھو اصابہ)

[2] حضرت زہراؓ خصائل میں آنحضرتؐ سے مشابہ تھیں (رحمتہ للعٰلمین جلد دوم)

[3] آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار میں چیدہ چیدہ اصحاب کو مسجد میں جمع فرما کر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کا نکاح پڑھا (ابن سعد)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ کوئی باجا گاجا تھا نہ کوئی شور و ہنگامہ ۔۔۔ نہ شہنائی نہ نقارہ نہ دَف تھی اور نہ دمامہ

نہ رنگا رنگ پوشاکیں نہ کنگن تھا نہ سہرا تھا ۔۔۔ وہی تھے شاہِ مرداں اور وہی مردانہ چہرہ تھا

رسول اللہ خود موجود تھے محرابِ مسجد میں ۔۔۔ کمی کرتا کوئی پھر کس طرح آدابِ مسجد میں

رُخِ شمس الضحیٰ کی ضَو سے پُر تنویر تھی مسجد ۔۔۔ سکون و سادگی کی خوش نما تصویر تھی مسجد

زمیں سے آسماں تک بس گئے نغماتِ رُوحانی ۔۔۔ کہ خود قرآنِ ناطق نے پڑھیں آیاتِ قرآنی

ہُوا یہ عقدِ عالی شان معمولی طریقے سے ۔۔۔ ہُوئے تقسیم خُرمے غیر معمولی سلیقے سے

حضرت فاطمۃ الزہرؓا کی رخصت

دُوُم تھا سالِ ہجری اور ذی الحج کا مہینہ تھا[1] ۔۔۔ پیمبرؐ بعدِ جنگِ بدر جاں بخشِ مدینہ تھا

ارادہ آپ نے اب رُخصتِ زہرؓا کا فرمایا ۔۔۔ محبّت سے جنابِ مرتضیٰؓ کو پاس بلوایا

بہُت احساس تھا حیدرؓ کی ناداری کا ہادیؐ کو ۔۔۔ کہا ہے کچھ تمہارے پاس اخراجاتِ شادی کو؟[2]

---

[1] نکاح پانچ ماہ پہلے پڑھ دیا گیا تھا۔ اب جنگ بدر کے بعد ذوالحجہ ۲ھ میں حضرت زہرؓا کو رخصت کرنے کا سامان کیا گیا (طبری)

[2] اس وقت زہرؓا کی عمر بقول علامہ شبلی مرحوم ۱۸ سال کی تھی۔ آپ نے حضرت علیؓ سے پُوچھا کہ تمہارے پاس مہر میں دینے کے لئے کیا ہے حضرت علیؓ نے جواب دیا میرے پاس تو کچھ نہیں (ابوداؤد)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا یہ ایک مضمونِ اَدَق ہے یا رسُول اللہ — فقط نامِ رسُولؐ و نامِ حق ہے یا رسُول اللہ

کہا پھر وہ[1] زِرَہ کیا ہو گئی جو تم نے پائی تھی — جو روزِ بدرِ میداں میں تمہارے ہاتھ آئی تھی

کہا مَوجُود ہے حضرت نے فرمایا "وہ کافی ہے — تم اس کو بیچ ڈالو، جو بھی ہاتھ آیا وہ کافی ہے

زِرَہ بیچی علیؓ نے چار سو اَسّی[2] دراھم میں — (بقولِ شبلیؒ مرحوم اس سے بھی بہت کم[3] میں)

تھی شادی فاطمہؓ کی سادگی کا طُرفہ نظّارا — وَلیمہ بھی اسی میں اور اسی میں مَہر بھی سارا

حضرت فاطمۃ الزہرؓا کا جہیز

جہیز[4] ان کو مِلا جو کچھ شہنشاہِ دو عالم سے — مِلا ہے درس ہم کو سادگی کا فخرِ آدم سے

---

[1] آپ نے فرمایا پھر وہ زِرَہ حطمیّہ کیا ہوئی جو جنگِ بدر میں بطور غنیمت تمہارے ہاتھ آئی تھی۔ عرض کیا موجود ہے فرمایا زِرَہ لے آؤ۔ چنانچہ زِرَہ بیچی گئی (دیکھو اصابہ و ابوداؤد اور سیرت النبی)

[2] کُل چار سو اَسّی درہم ہاتھ آئے۔ اسی میں شادی کے اخراجات مہیا کیے گئے (نسائی)

[3] ناظرین کو خیال ہو گا کہ بڑی قیمتی چیز ہو گی۔ لیکن اگر وہ اس کی مقدار جاننا چاہتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ آج کا صرف سوا روپیہ (عہ) (سیرت النبیؐ از شبلیؒ)

[4] آنحضرتؐ نے فاطمۃ الزہرؓا کو حسب ذیل جہیز دیا تھا۔ بان کی ایک چارپائی، دو چکیاں۔ مٹی کے دو گھڑے چمڑے کا ایک گدا۔ جس میں رُوئی کی جگہ کھجور کے پتّے بھرے ہوئے تھے۔ ایک چھاگل، ایک مشک اور ایک یمنی چادر (سیرت النبیؐ، نسائی، اصابہ وغیرہ)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

متاعِ دُنیوی جو حصّۂ زہراؓ میں آئی تھی
کھجوری کھُردرے سے بان کی اک چارپائی تھی

مشقّت عمر بھر کرنا جو لکھّا تھا مقدّر میں
ملی تھیں چکّیاں دو تاکہ آٹا پیس لیں گھر میں

گھڑے مٹّی کے دو تھے اور اک چمڑے کا گدّا تھا
نہ ایسا خوشنما تھا یہ نہ بدزیب اور بھدّا تھا

بھرے تھے اس میں رُوئی کی جگہ پتّے کھجوروں کے
یہ وہ ساماں تھا جن پہ جان و دل قربان حُوروں کے

وہ زہراؓ جن کے گھر تسنیم و کوثر کی تھی ارزانی
ملی تھی مَشک اُن کو تاکہ خُود لایا کریں پانی

ملا تھا فقر و فاقہ ہی مگر اصلی جہیز ان کو
کہ بخشی تھی خدا نے اِک جبینِ سجدہ ریز ان کو

چلی تھی باپ کے گھر سے نبیؐ کی لاڈلیؓ پہنے
حَیا کی چادریں، عفّت کا جامہ صَبر کے گہنے

رِدائے صبر بھی حاصل تھی توفیقِ سخاوت بھی
کہ ہونا تھا اسے سرتاجِ خاتُونانِ جنّت بھی [1]

اِسی کی تربیت میں اُسوہ تھا یُمن و سعادت کا
اسی کی گود سے دریا اُبلنا تھا شہادت کا [2]

وہی غیرت جو مُہرِ خاتمِ حق کا نگینہ تھی
اَمیںؐ کی لاڈلی ہی اس اَمانت کی اَمینہ تھی

عَلی المرتضیٰؓ نے آج تاجِ ھَلْ اَتٰی پایا [3]
دُلہن کی شکل میں اِک پیکرِ صِدق و صفا پایا

---

۱ دیکھو رحمۃ للعٰلمین جلد دوم

۲ شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے۔ (مصنّف)

۳ دیکھو رحمۃ للعٰلمین جلد دوم

HAMEEDI
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پدر کے گھر سے رخصت ہو کے زہرا اپنے گھر آئی
توکل کے خزانے دولتِ مہر و وفا لائی

رحمۃ للعٰلمین بیٹی کے گھر میں

عشا پڑھ کر چلا بیٹی کے گھر ہادیٔ زمانے کا
درِ بیتِ علیؓ پر اِذن[۲] مانگا اندر آنے کا

پئے تہذیبِ اُمت اِذن حاصل کر کے سرورؐ نے
ضیا اس گھر کو بخشی زینتِ محراب و منبر نے

بشفقت سادہ[۳] پانی کا پیالہ ایک منگوایا
دُعا دَم کر کے خود تھوڑا سا پانی نوش فرمایا

۱؎ حضرت علیؓ اب تک آنحضرتؐ ہی کے پاس تھے شادی کے بعد ضرورت ہوئی کہ الگ گھر لیں۔ حارثہ بن نعمان انصاری کے متعدد مکانات تھے۔ جن میں سے وہ کئی آنحضرتؐ کی نذر کر چکے تھے۔ آنحضرتؐ اس بارہ میں ان سے کہنے میں متامل تھے۔ حضرت حارثؓ نے سُن پایا۔ دوڑ کر حاضر ہوئے اور عرض کیا "میرے پاس جو کچھ ہے سب حضور کا ہے۔ خدا کی قسم جو مکان آپ کے کام آئے۔ وہ میرے پاس رہ جانے والے مکان سے زیادہ مسرت دیتا ہے"۔ چنانچہ انہوں نے ایک مکان خالی کر دیا۔ حضرت فاطمہؓ وہاں تشریف لے گئیں (سیرت النبیؐ)

۲؎ جب فاطمۃ الزہراؓ نئے گھر جا بسیں تو آنحضرتؐ ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ دروازے پر کھڑے ہو کر اذن مانگا۔ پھر اندر آئے (سیرت النبیؐ)

۳؎ آپ نے ایک برتن منگوایا۔ اس پر دعا کی اور پانی حضرت علیؓ کے سینہ و بازو پر چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمہؓ پر چھینٹے دئیے اور دُعا کے طور پر یہ الفاظ فرمائے اللھم بارك فیھما و بارك علیھما و بارك لھما نسلھما۔ یعنی اے اللہ تو زوجین کے باہمی تعلقات میں برکت دے۔ اور جو ان کے متعلقات ہوں ان کو برکت دے اور ان کی نسل میں برکت دے (اصابہ)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیئے پانی کے چھینٹے سینہ و بازوئے حیدرؓ پر
یہی پانی رسول اللہ نے چھڑکا پاک دختر پر
محبت اور شفقت سے بٹھا کر پاس دونوں کو
دعا کی اے خدا یہ عقد آئے راس دونوں کو
ہو اِن کی نسل یارب دو جہاں میں خیر کا باعث
یہ عقدِ خیر ہو کون و مکاں میں خیر کا باعث
خداوندا انہیں پاکیزہ سے پاکیزہ تر کردے
عمل میں دے اثر، اِن کے ارادے خیر سے بھر دے"
دعا کے بعد دختر سے[1] پھر اتنی بات فرمادی
کہ میں نے مردِ افضل تر سے کردی ہے تری شادی
ادب سے سر جھکائے سامنے استادہ تھے دونوں
حیاداری کی اک زندہ شبیہ سادہ تھے دونوں
ستاروں کو ہے اب تک یاد یہ پُرکیف نظّارا
مرخّص اپنے پیاروں سے ہوا اللہ کا پیارا

---

[1] آپ نے حضرت فاطمہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے اپنے خاندان کے افضل تر شخص سے تیرا نکاح کیا ہے (طبقات ابن سعد و اصابہ)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عُذرِ مُصنّف

کئے ہیں مختصر حالات جو اب تک بیاں میں نے
نہیں آنے دیا ہے اُن میں رنگِ داستاں مَیں نے

اَدب اَے نکتہ چیں یہ تذکرہ ہے پاک بندوں کا
صداقت کیش صدّیقوں شہیدوں حق پسندوں کا

مجھے ملحوظ ہے اس تذکرے میں راست گفتاری
وگرنہ شاہبازِ فکر اُڑنے سے نہیں عاری

خیال و خواب کی ہوتی اگر ہنگامہ آرائی
تو رعد اور زلزلے کی بھی نہ کرتا کوئی شُنوائی

بیاں کرتا اگر حالات فرضی شہسواروں کے
تو اک شمشیر سے مَیں سر اُڑا دیتا ہزاروں کے

صداقت کا اگر میں خون کرنے پر اُتر آتا
تو صحرائے عرب میں بحرِ احمر ہی نظر آتا

جو موضوعِ سخن مجھ کو اجازت اِک ذرا دیتا
زمینوں کو اُٹھا کر آسمانوں پر بٹھا دیتا

مجھے گر یاد ہیں قطرے کو طوفاں کر دکھانے کے
کسی ذرّے کو وسعت میں بیاباں کر دکھانے کے

مِرے دامن میں ہے ابرِ خزانی بھی بہاری بھی
کہ ہے آتش فشانی بھی نفس میں برف باری بھی

نہیں نا آشنا میرا قلم رنگیں نگاری سے
زمینِ شعر ہے فردوس میری لالہ کاری سے

یہاں عائد ہے مجھ پر نصِّ قرآنی کی پابندی
کہ ہے اس سے تجاوز میں خدا کی نارضامندی

تخیّل پر نہیں بُنیاد میرے شاہنامے کی
صداقت کی طرف جاتی ہے راہ راست خامے کی

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھے ہے عاقبت کی فکر میں اللہ سے ڈرتا ہوں
ادب لازم ہے محبوبِ خدا کا ذِکر کرتا ہوں

کہیں جائز نہیں اس تذکرے میں رنگ آمیزی
گنہ ہے اِن زمینوں پر سمندِ طبع کی تیزی

یہ اُس کا تذکرہ ہے جو مبلّغ تھا صداقت کا
دکھایا معجزہ جس نے صداقت ہی کی طاقت کا

نہ ہے یہ زال کا قصہ، نہ رستم کی کہانی ہے
پَرِ سیمرغ ہے اس میں نہ راہِ ہفت خوانی ہے

نہ کوئی داستاں ہے جس میں لطفِ داستاں بھر دوں
نہ افسانہ ہے جس کو جس طرح چاہوں بیاں کر دوں

یہ قرآنی بیاں ہے ایک کالی کملی والے کا
کہ جس کے نور سے ظلمت نے دیکھا منہ اُجالے کا

شکوہ و شانِ مصنوعی مرے مقصد سے خارج ہیں
یہ زیورِ جسم و روحِ شعر کی صحت میں حارج ہیں

بیاں میں اختصار و سادگی ملحوظ رکھی ہے
بڑی مشکل سے جانِ واقعہ محفوظ رکھی ہے

نہ اظہارِ کمالِ شاعری مطلوب ہے مجھ کو
نہ پندار و وبالِ ساحری مرغوب ہے مجھ کو

مرا مقصود اتنا ہے کہ انساں نیک ہو جائیں
خدا کو ایک مانیں اور خود بھی ایک ہو جائیں

وہی مقصود ہے میرا جو مقصودِ صداقت ہے
وہی معبود ہے میرا جو معبودِ صداقت ہے

ہوئی اس راہِ وحدت میں تلاشِ رہنما مجھ کو
نظر آیا نہ کوئی "کملی والے" کے سوا مجھ کو

وہ کالی کملی والا جو مسلمانوں کا آقا تھا
جسے مرغوب سادہ زندگی تھی فقر فاقا تھا

اسی کی زندگی نے زندگی کو زندگی بخشی
گلوں کو رنگ ماہ و مہر کو تابندگی بخشی

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محمدؐ جس نے جوشِ زندگی بخشا ضعیفوں کو
کیا آزاد شیطانوں کے چنگل سے شریفوں کو

محمدؐ جس نے گمراہوں کو سیدھی راہ دکھلائی
خدائے واحد و رحمٰن کی درگاہ دکھلائی

سکھانے کے لئے قانونِ آزادی کی پابندی
وہ آیا لے کے اس دُنیا میں آئینِ خداوندی

گدا و شاہ کو رُتبے میں یکساں کر دیا جس نے
سہارا مور کو دے کر سلیماں کر دیا جس نے

نویدِ بخششِ یومُ الحِسَاب اُس کی زباں پر تھی
وہ اُمّی تھا مگر اُمّ الکتاب اس کی زباں پر تھی

گھٹائے زور اُس نے کینہ کاروں کے لئیموں کے
کئے حق اس نے قائم عورتوں کے اور یتیموں کے

دیا آکر غلاموں کی رہائی کا سبق اُس نے
کیا انسان پر آساں یہ مضمونِ اَدَق[1] اُس نے

---

[1] قرآن فرماتا ہے:۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۔ پ۲ ۔البقرہ ۔ ع ۶ ۔ ۱۷۷

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق و مغرب کی طرف رُخ کر لو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور آخرت پر۔ فرشتوں پر اور خدا کی کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور اپنے مال کو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں پر یتیموں پر محتاجوں پر مسافروں اور سائلوں پر اور غلاموں کے آزاد کرانے پر خرچ کریں +

دوسری جگہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۔ پ۳۰ ۔ البلد ۔ ع ۱ ۔ ۱۳

جانتے ہو (قرب الٰہی تک پہنچنے کی) گھاٹی کیا ہے غلاموں کو رہائی دینا ۔

عن ابی ھریرہ۔ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اللّٰہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرًا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرًا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ یعنی حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد کیا ہے (باقی برصفحہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُدھر دُنیا تھی اور دنیا کی نمرودی و شدّادی
اِدھر کیا تھا فقط اسلام اور اسلام کا ہادیؐ

وہ آیا اس نے انسانوں کے شیطانوں کو للکارا
زمانے بھر کے فرعونوں کو ہامانوں کو للکارا

ہلاکت خیز تھی وہ قُلزمِ باطل کی طغیانی
کہ جس میں غرق ہونے ہی کو تھی دنیائے انسانی

بڑھا وہ کشتیٔ حق لے کے دنیا کے بچانے کو
صلائے عام دی اسلام کی سارے زمانے کو

نظر آیا قریب و دُور جو بھی ڈُوبنے والا
سہارا دے کے بیچارے کو اس کشتی میں لا ڈالا

وہ انساں جو نکالے جا چکے تھے بحرِ عصیاں سے
مسلّح کر دیا ان کو بھی ملّاحی کے ساماں سے

ہُوئیں تفویض ان کو خدمتیں احسان کرنے کی
دل و جاں بہرِ مخلوقِ خُدا قربان کرنے کی

چلے وہ ناخدائے کشتیٔ حق کے اشارے پر
جہاں بہتی ہیں جانیں کفر کی موجوں کے دھارے پر

دہن کھولے ہُوئے لپکی یہاں فوجِ نہنگ اُن پہ
یہ نیّت تھی کہ گوشہ زیست کا ہو جائے تنگ ان پہ

بڑھیں بل کھا کے چاروں سمت سے شیطان کی فوجیں
خدا کی ناؤ سے اُٹھ اُٹھ کے ٹکرانے لگیں موجیں

نہ لیکن ہو سکا ہرگز کوئی تختہ جُدا اُس کا
یہ کشتی تھی خدا کی ناخُدا تھا مصطفےٰؐ اس کا

وہ اُمّی کس طرح غالب ہُوا ساری بلاؤں پر
نہنگوں اور موجوں اور طوفانی ہواؤں پر

(بقیہ صفحہ) تین قسم کے لوگوں پر میں قیامت کے دن ناراض ہونگا۔ اوّل وہ آدمی جو میرا واسطہ دے کر عہد کرتا ہے پھر غدّاری کرتا ہے۔ دوم وہ آدمی جو کسی آزاد آدمی کو غلام بنا کر اور فروخت کر کے اس کی قیمت کھاتا ہے۔ سوم وہ جو کسی آدمی کو کام پر لگاتا ہے اور اس کام کی مزدوری ادا نہیں کرتا۔ (بخاری کتاب البیع)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی محفوظ کشتی کس طرح مُہلک چٹانوں سے
ہُوئے یہ کارنامے کس طرح ان چند جانوں سے

اُبھارا کس طرح اُن ڈُوبتوں کو قعرِ دریا سے
گرے جو پے بہ پے دریا میں اپنی لغزشِ پا سے

کیا حق نے فرو طوفانِ عصیاں کس طرح آخر
بچائی جا سکی دنیائے انساں کس طرح آخر

یہ کس قانُون نے بخشی تھی آزادی غلاموں کو
بُھلا بیٹھی ہے دنیا آج جن کے کارناموں کو

ہُوا تھا کس ہوا سے گلشنِ ہستی تر و تازہ
بندھا کس طرح اَوراقِ پراگندہ کا شیرازہ

یہ سب کچھ انتہائی سادگی سے عرض کرنا ہے
کوئی افسانہ کہنا ہے نہ کوئی رنگ بھرنا ہے

یہی میرے مقاصد ہیں یہی احساس ہیں میرے
میں عامی ہُوں مخاطب ہی عوامُ النّاس ہیں میرے

غلاموں کو ملے شاید رہائی کی نوید اس سے
اثر اندوز ہو جائے کوئی رُوحِ سعید اس سے

کسی کی مغفرت کا یہ اگر سامان ہو جائے!
تو شاید حشر میں مُشکل مری آسان ہو جائے!

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

مکّے والوں کے انتقامی حملے

مدینے پر ابوسفیان کی دستبرد

غزوۂ سویق

اُدھر مکّے میں تھی اب اک بڑے حملے کی تیاری
اِدھر یثرب میں فتنہ تھا یہودی قوم کا بھاری

منافق ہر طرح اب کر رہے تھے فتنہ انگیزی
کہ ہو جائے کسی صورت مسلمانوں میں خونریزی

قبائل بھی اُتر آئے تھے اپنی شورہ پُشتی پر[1]
بہر سُو مستعد تھے رہزنی پر دھینگا مُشتی پر

---

[1] آنحضرتؐ کو قبائل سُلیم و غُطفان کے مدینے پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہونے کی اطلاع ملی۔ آپ صحابہ کی جماعت کو لے کر قرقرۃ الکدر تک تشریف لے گئے۔ (دیکھو ابن سعد و زرقانی)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غرض اس وقت تھا سارا جہاں اسلام کا دشمن
محمد مصطفےٰؐ کا اور خدا کے نام کا دشمن

تبر تھے آندھیاں تھیں اور تنہا نخلِ اسلامی
ابھی تھیں ننھی ننھی ڈالیاں اور نازک اندامی

یہ پودا پل رہا تھا اپنے مالیؐ ہی کے دامن میں
چراغِ نور تھا سرکارِ عالیؐ ہی کے دامن میں

اُسی کا حوصلہ تھا جس نے نالانِ بلاؤں کو
لیا خود اپنی ذاتِ پاک پر سمتی ہواؤں کو

ابُوسُفیان کی قسم

قریشی فوج نے جب بدر میں دیکھی نگونساری
ابُوسُفیانؓ کو حاصل ہو گئی باطل کی سرداری

قسم کھائی تھی اُس نے جب تلک بدلہ نہ لے لوں گا
کوئی بھی کھیل ہرگز عیش و عشرت کا نہ کھیلوں گا

لگی تھی آگ کچھ ایسی کہ جینا تھا حرام اس کو
جلائے ڈالتا تھا سوزِ داغِ انتقام اس کو

یہ دو سو رہزنوں کو ساتھ لے کر شہر سے نکلا[1]
برائے رہزنی معمور ہو کر قہر سے نکلا

قسم کھا کر ہبل کی بہرِ قتلِ اہلِ دیں آیا
اندھیری رات میں ظالم مدینے کے قریں آیا

---

[1] ابُوسُفیان نے قسم کھائی تھی کہ جب تک بدر کا بدلہ نہ لے لوں گا۔ اپنے بالوں میں تیل نہ ڈالوں گا۔ نہ اپنی بیوی کے پاس جاؤں گا۔ اب ذوالحجہ میں دو سو مسلح سواروں کو لے کر مکے سے نکلا اور غیر معروف راستوں پر چلتا ہُوا مدینے کے قریب پہنچا۔ (دیکھو ابن ہشام و ابن سعد)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھروسا تھا اسے اپنے یہودی یارِ محرم پر
اندھیرے ہی میں دستک دی مکانِ ابن مُشکم[1] پر

یہودی نے خوشی سے لا کے اپنے گھر میں ٹھہرایا
مدینے کے مسلمانوں کا سارا حال بتلایا

تواضع کی گئی اس کی شرابِ ارغوانی سے
مبادا سرد ہو جائے حسد کی آگ پانی سے

ابوسفیان کی دستبرد

ابھی کچھ رات باقی تھی کہ جاگا فتنۂ دوراں
مکانِ ابنِ مُشکم سے نکل آیا ابوسُفیاں

مضافاتِ مدینہ میں تھی اک چھوٹی سی آبادی
مکاں تھے چند نخلستاں تھے اور تھی خوشنما وادی

چَرا کرتے تھے اکثر اونٹ بھی اس میں مدینے کے
دکھلائے اس جگہ جوہر ابوسُفیاں نے کینے کے[2]

وہ قزّاقوں کو اپنے ساتھ لے کر اس طرف آیا
نشاں اونٹوں کا لیکن آج وادی میں نہیں پایا

---

[1] ابوسُفیان اپنے سواروں کو مدینے کے باہر ٹھیرا کر رات کی تاریکی میں یہودی قبیلہ بنو نضیر کے رئیس ابن مشکم کے مکان پر شب باش ہوا۔ ابن مشکم نے آنحضرتؐ سے معاہدۂ امن کی خلاف ورزی کی اور ابوسفیان کو نہایت تواضع سے اپنے ہاں ٹھہرایا اور مسلمانوں کے حالات بتلائے۔ رات بھر شراب پلائی اور لذیذ کھانے کھلائے۔ (ابنِ ہشام و ابن سعد)

[2] صبح کو ابوسُفیان عریض پر حملہ آور ہوا جو مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ (سیرت النبی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فقط سوئے ہوئے دو کاشتکار اس کو نظر آئے [۵] — بدی کے نقش پوری شان سے دل میں ابھر آئے

درختوں کے سوا کوئی نہ پایا دیکھنے والا — سواروں نے انہی سوتے ہوؤں کو قتل کر ڈالا

ہوا ٹھنڈا نہ دل جب مار کر اُن پاسبانوں کو — لگا دی آگ سب کچھ لُوٹ کر خالی مکانوں کو

جلائے گھاس کے انبار بھی آتش نژادوں نے — درختوں کو بھی خاکستر کیا ان بدنہادوں نے

بزعمِ خود قسم پُوری ہُوئی غُسلِ جنابت کی — دکھا دی آن گویا اس طرح قرشی نجابت کی

آنحضرت ابُوسُفیان کے تعاقب میں

ہُوئی جب صبح، آوازِ اذاں آئی، بشر جاگے — تو یہ شب دُزد پاداشِ عمل کے خوف سے بھاگے

ابُوسُفیاں کی یہ کرتُوت فوراً ہو گئی ظاہر — اٹھا پھر صحنِ مسجد سے وجُودِ طیب و طاہر

بڑھے دو سو مجاہد ہمرکابِ مصطفےٰ ہو کر — تعاقُب میں چلے اُن بُزدلوں کے بادپا ہو کر

بڑھے اُس سمت پر جس سمت سے یہ چور بھاگے تھے — مجاہد پیچھے پیچھے تھے فراری آگے آگے تھے

---

۵ اس وادی میں مسلمانوں کے اُونٹ چرا کرتے تھے اور پھلدار کھجوروں کے جھنڈ تھے اور کچھ جھونپڑے تھے۔ مگر اتفاق سے اس وقت مویشی موجود نہ تھے۔ ایک انصاری سعد بن عمرو اور ان کا حلیف سو رہے تھے۔ سواروں نے دونوں بے گناہوں کو قتل کر دیا۔ کھجور کے درختوں کو آگ لگا دی۔ گھاس کے انبار اور جھونپڑے بھی جلا دیئے۔ گویا ابوسفیان نے اپنی قسم پُوری کر دی۔ (ابن سعد و ابن ہشام)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اُبوسُفیان خوفِ جاں سے ڈرتا اور تھرّاتا
بھگاتا ساتھیوں کو، بھاگو بھاگو مُنہ سے چلاتا

سُلوکِ ابنِ مُشکم کا بیاں اور ذکرِ مَے کرتا
چلا جاتا تھا مکّے کی طرف راہوں کو طے کرتا

شُتر بھی تھک گئے تھے راہزن اسوار تھے جن پر
برائے زادِ رہ ستّو کے بورے بار تھے ان پر

تعاقب ہو رہا تھا اب اُبوسفیان گھبرایا
مسلمانوں کا خطرہ موت بن کر قلب پر چھایا

سُبک ہونے کو، بورے ستّوؤں کے جابجا پھینکے
بھگوڑوں نے یہ سارے بوجھ اونٹوں سے اُٹھا پھینکے

بچا کر جان لے جانا ہی مشکل تھا نگاہوں میں
یہ ستّو بھاگتے میں پھینکتے جاتے تھے راہوں میں

اٹھا لیتے تھے آکر کملی والے کے رفیق ان کو
رہی یاد ایک عرصے تک یہ اُفتادِ سویق[1] ان کو

بڑی جانکاہیوں مکّاریوں اور کوشش و کد سے
یہ رہزن بچ ہی نکلے غازیانِ دین کی زد سے

تعاقب چھوڑ کر غازی پلٹ آئے مدینے کو
یہودی خطرہ تھا درپیش ملّت کے سفینے کو

---

[1] ابوسفیان کے پاس رسد کا سامان صرف ستّو تھا۔ بھاگتے وقت گھبراہٹ میں ستّو کے بورے پھینکتا گیا جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ عربی میں ستّو کو سویق کہتے ہیں۔ اس لئے یہ واقعہ غزوۂ سویق کے نام سے مشہور ہوا (سیرت النبیؐ)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مبادیاتِ غزوۂ اُحُد

قریش مکّہ کی آتشِ انتقام

شاعروں کا دُوسرے قبائل کو بھڑکانا

گروہِ کُفر جب سے بھاگ کر مکّے میں آیا تھا
اُسی دن سے یہ دستُورُ العمل اس نے بنایا تھا

کہ تیّاری کرے ہر فردِ جنگِ انتقامی کی
پذیرائی نہیں ہو گی کسی عُذر اور خامی کی

قبائل کو قریشی شاعروں[1] نے جا کے بھڑکایا
پرستارانِ باطل کو ضیائے حق سے دھڑکایا

کہا "یہ مسئلہ ہے دینِ آبائی کی عزت کا
پُرانے مسلکِ لاتی و عُزّائی کی عزت کا

نئے مذہب کا بانی دیوتاؤں سے نہیں ڈرتا
اکیلا ہے مگر اتنے خداؤں سے نہیں ڈرتا

نہ اِن کو پُوجتا ہے وہ نہ اِن کو مانتا ہے وُہ
ہماری اِس پرستش کو بُرائی جانتا ہے وُہ

---

[1] عرب میں جوش پھیلانے اور لوگوں کو گرمانے کا سب سے بڑا آلہ شعر تھا۔ قریش میں دو شاعر بہت مشہور تھے۔ عَمرو جمحی اور مسافع۔ عَمرو جمحی بدر میں گرفتار ہو گیا تھا لیکن رسُولِ خدا نے باقتضائے رحم اس کو رہا کر دیا تھا۔ قریش کی درخواست پر وہ اور مسافع مکّہ سے نکلے اور تمام قبائلِ قریش میں اپنی آتش بیانی سے آگ لگا آئے (سیرت النبیؐ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتا ہے کہ تم اپنے خداوندوں سے مُنہ موڑو
یہ پتھّر کی ہیں تصویریں انہیں چھوڑو انہیں توڑو!

اکیلے اک خدا کو پُوجنا ہم کو سکھاتا ہے
نہ جسم اس کا بتاتا ہے نہ شکل اس کی دکھاتا ہے[1]

اسے وہ حَیّ اور قیُّوم اور رحمٰن کہتا ہے
ہمارے تین سَو اور ساٹھ کو بے جان کہتا ہے

وہ کہتا ہے کہ سب چھوٹے بڑے انساں برابر ہیں[2]
گدا و شاہ، کم حیثیت و ذی شاں برابر ہیں

وہ محفل میں بٹھاتا ہے رذیلوں کو حقیروں کو
امیروں کے مقابل کر دیا اُس نے فقیروں کو

بڑا حامی بنا ہے وہ یتیموں اور غلاموں کا
مخالف ہے ہمارے فائدے کے انتظاموں کا

ہمارا عورتوں[3] سے عشق بھی ہے ناگوار اس کو
نظر آتی ہیں گویا عورتیں پرہیزگار اس کو

ہمیں کہتا ہے تم ان عورتوں کا حق بھی پہچانو
انہیں اپنی طرح سمجھو، انہیں اپنی طرح جانو

---

[1] لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ — کوئی چیز بھی خدا کی مثال نہیں اور وہ سُنتا دیکھتا ہے۔
لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ — حواس اور عقل خدا کا ادراک نہیں کر سکتے۔ لیکن خدا کو ان سب کا ادراک ہے۔
پ - الانعام - ع - ۱۰۳

[2] لافضل العربی علی عجمی ولا العجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض الا بالتقوی (حدیث) نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے، نہ عجمی کو عربی پر اور نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر فضیلت صرف تقویٰ کے ساتھ ہے۔ (زاد المعاد)

[3] قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ - پ - الاعراف - ع - ۳۳ — کہہ دیجئے۔ میرے پروردگار نے فحش کی ہر قسم کو کھلی ہو یا چھپی اور گناہ کو حرام کر دیا ہے۔

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتا ہے کہ ہر اک زندہ رکھے اپنی بیٹی کو
گوارا کس طرح کر لیں بھلا اشراف بیٹی کو

مٹانا چاہتا ہے وہ روایاتِ قدیمہ کو
بھلانا چاہتا ہے وہ روایاتِ قدیمہ کو

نہ جانے کون سا جادو ہے اِن بیکار باتوں میں
اُلٹ جاتا ہے دِل انساں کا دو چار باتوں میں

ہمارے سربراہوں نے اسے اس کام سے روکا
پھر اُس کے ماننے والوں کو بھی اسلام سے روکا

انھیں تو انتہائی سرزنش بھی ہم نے کر چھوڑی
نہ اپنی ہٹ مسلماں بیوقوفوں نے مگر چھوڑی

چڑھاتے بھینٹ ہم ان کو ہبل اور لات کے آگے
ہمارے سخت پنجے سے مگر بچ کر نکل بھاگے

انھیں اب اہلِ یثرب نے بصد اکرام رکھا ہے
بدل کر نام یثرب کا مدینہ نام رکھا ہے

قبیلے اوس و خزرج کے مسلماں ہوتے جاتے ہیں
خداوندوں کے گھر یثرب میں ویراں ہوتے جاتے ہیں

محمدؐ کے خدا کا دین ہر سو بڑھتا جاتا ہے
یہ قطرہ موجِ دریا بن رہا ہے چڑھتا جاتا ہے

قریش ان کو سزا دینے گئے تھے آپ خود چڑھ کر
محمدؐ نے نہ جانے پھونک مارا اُن پہ کیا پڑھ کر

بہتر پہلواں جو قوم کے سردار تھے سارے
مسلمانوں نے آکر بدر کے میدان میں مارے

ہبل اور لات و عزیٰ نے ہمیں شاید سزا دی ہے
کہ ہم نے مدتوں سے بندگی اُن کی گھٹا دی ہے

خداؤں دیوتاؤں کو خفا یوں کر لیا ہم نے
کہ ان کے دشمنوں کو زندہ کیوں رہنے دیا ہم نے

خدا سب رُوٹھے بیٹھے ہیں منانے کی ضرورت ہے
کوئی تازہ لہو اُن کو پلانے کی ضرورت ہے

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمیں پر جب تلک زندہ ہیں دشمن دیوتاؤں کے
رہیں گے ہم ہدف زیرِ فلک ساری بلاؤں کے

اُٹھو اے لات و عُزّیٰ و ہُبل کے پُوجنے والو
محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کو ذبح کر ڈالو

کرو شیرازہ بندی قوم کے اَوراقِ برہم کی
مسلمانوں کی قوّت ہے عرب کے واسطے دھمکی

ہے تاریخِ عرب پر یہ نئے مضمون کا دھبّا
دُھلے گا اب تو مسلم خُون ہی سے خُون کا دھبّا

ہمیں پیشِ نظر جب گوشمالی ہو حریفوں کی
مدد کرتے رہے ہو تم ہمیشہ ہم رَدیفوں کی

ہمیشہ سے ہمارا اور تمہارا بھائی چارہ ہے
کہ جو دشمن ہمارا ہے وہی دشمن تمہارا ہے

ہمارے ساتھ ہو کر جنگ کرنا چاہیئے اب بھی
عزیزو پاسِ نام و ننگ کرنا چاہیئے اب بھی

ارادہ کر چکے ہیں اہلِ مکہ ضربِ کاری کا
کرو امداد یارو، ہاں یہی ہے وقت یاری کا

مسلح ہو کے مکّے سے جو اُٹھّے لشکرِ جنگی
تو یثرب کی زمیں پر آسماں کرنے لگے تنگی

رہو تیار ہو کر کیل کانٹے سے جواں مردو
بُلائیں جب تمہیں جنگ آوروں سے دشت کو بھر دو

مکّے میں فوج کا اجتماع

قریشی شاعروں نے اس طرح جب آگ بھڑکائی
بھڑک اُٹھّے قبائل کے خیالاتِ من و مائی

مہیّا ہو چکا مکّے میں جب سامان لڑنے کا
ابوسفیان نے چپکے سے کیا اعلان لڑنے کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خبر دے دی گئی باہر کے امدادی قبائل کو — کہ آئیں جلد لے کر اپنے جلادی وسائل کو
تہامہ[1] سے کنانہ کے قبائل متحد ہو کر — چلے آئے مدد کے واسطے عقل و خرد کھو کر
ہوا اجماعِ باطل وادیٔ بطحا کے سینے پر — اٹھا غارت گری کے واسطے مکہ مدینے پر
ہزاروں لڑنے والے آج اس لشکر میں شامل تھے — شجاع و جنگجو تھے آزمودہ کار و کامل تھے
تکبر تھا سروں میں اور زبانوں پر ہمیں ہم تھا — ابوسفیان ان سب کا سپہ سالارِ اعظم تھا
بہادر خالد و عمرِ ابنِ عاص اس وقت نائب تھے[2] — ابھی تک جوہرِ ایماں سر و سینہ سے غائب تھے
یہ لشکر مشتمل تھا ایسے ایسے قہرمانوں پر — جو فوجوں کے مقابل بارہا کھیلے تھے جانوں پر
انہیں مرغوب تھی غارت گری پیشہ تھا قزاقی — نہادِ آدمیت کا کوئی جوہر نہ تھا باقی
مرتب ہو چکی جب ہر طرح سے فوج باطل کی — بڑھی حق کی طرف یلغار کر کے موج باطل کی
سپاہی بھی چلے، سردار بھی، سردار زادے بھی — شتر اسوار بھی اور گھوڑ چڑھے بھی اور پیادے بھی
دہل کا شور سن سن کر ہوا فریاد کرتی تھی — زمیں سہمی ہوئی اپنے خدا کو یاد کرتی تھی

---

[1] ابوعزہ شاعر نے تہامہ میں گشت لگا کر بنو کنانہ کو قریش کی مدد پر آمادہ کر دیا تھا۔ یہ لشکر جن میں پانچ ہزار شتر سوار، دو سو اسپ سوار اور سات سو زرہ پوش پیادے تھے۔ مدینے پر بڑھا۔ (ناسخ التواریخ)

[2] حضرت خالد بن ولید جن کو سیف اللہ ہونا اور دنیائے اسلام کا سب سے بڑا جرنیل بننا تھا۔ اس وقت کافر تھے اور جنگِ اُحد میں مسلمانوں پر انہی کے رسالے نے عقب سے حملہ کیا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرو بن عاص جو فاتح مصر کے نام سے مشہور ہوئے اس فوج میں شامل تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ خونی شیر چیتے بھی جو صحراؤں میں رہتے تھے
یہ آندھی دیکھ کر اَلْعَظْمَۃُ لِلّٰہ کہتے تھے

قریشی عورتیں

قریشی عورتیں[1] بھی دَف بجاتی اور رَجز گاتی
چلی جاتی تھیں ان کے آتشیں جذبات بھڑکاتی
غلاموں اور جلادوں کو دم اور دام دے دے کر
فریب وعدۂ آزادی و انعام[2] دے دے کر
بڑھاوے دے کے بدکاروں کو مال و گنج دینے کے
یہ حربے لے کے آئی تھیں نبیؐ کو رنج دینے کے
یہ ساری ڈائنیں پرچھائیاں تھیں فطرتِ بد کی
بہت مُشتاق تھیں یہ قتلِ اصحابِ محمدؐ کی
بلائیں جمع ہو کر طیش میں آ کے نکلی تھیں
بشر کا خون پینے کی قسم کھا کھا کے نکلی تھیں

---

[1] دوسری عورتوں کے علاوہ ہند بنت عُتبہ زوجہ ابوسفیان۔ اُم حکیم عکرمہ بن ابوجہل کی بیوی فاطمہ بنت ولید، حارث بن مغیرہ کی بیوی اور حضرت خالد کی بہن۔ برزہ بنت مسعود ثقفی صفوان بن امیّہ کی بیوی ریطہ بنت منبہ عمر عاص کی بیوی، سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابوطلحہ کی بیوی، خناس حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور جانباز صحابی کی کافرہ ماں۔ یہ سب فوج کا دل بڑھانے اور ان کو ثابت قدم رکھنے کے لئے ساتھ چلیں (دیکھو سیرت النبیؐ اور خاتم المرسلینؐ وغیرہ)

[2] حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے ہند کا باپ مارا گیا تھا۔ جبیرؓ بن مطعم کا چچا بھی حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے بدر میں مارا گیا تھا۔ اس بنا پر ہند نے وحشی کو جو جبیر کا غلام تھا اور حربہ اندازی میں کمال رکھتا تھا۔ حضرت حمزہؓ کے قتل پر آمادہ کیا اور یہ اقرار ہوا کہ اس کارگزاری کے صلہ میں آزاد کر دیا جائے گا۔ (سیرت النبیؐ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آنحضرتؐ کی اطلاع یابی

بچا کر آنکھ ماہ و مہر کی مُخبر نگاہوں سے
بڑھی آتی تھی قرشی فوج غیر آباد راہوں سے

اُبُوسُفیان کو ان راستوں سے واقفیّت تھی
مدینے پر اچانک حملہ کر دینے کی نیّت تھی

مگر باطل تھی یہ کوشش سپہ سالارِ باطل کی
نبیؐ پر ہو گئی اَفشا خبر یلغارِ باطل کی

نبیؐ کے پاس آیا حضرتِ عبّاس کا قاصد[1]
کہ آتا ہے گروہِ مشرکاں با نیّتِ فاسد

نبیؐ نے انسؓ و مونسؓ دو جواں مامور فرمائے[2]
جو مانندِ ہوا افواجِ قرشی کی خبر لائے

گذارش کی کہ حملہ آوروں کا اک بڑا لشکر
چلا آتا ہے آندھی کی طرح ارضِ مقدّس پر

اٹالا ان کا قُربِ شہر میں ہے بند ہیں راہیں
اُجاڑیں ان کے گھوڑوں نے مدینے کی چراگاہیں

---

[1] حضرت عبّاسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جنگ بدر کے بعد ایمان لا چکے تھے مگر حکمِ رسالت سے اب تک مکّے ہی میں مقیم تھے۔ انہوں نے بنی غفار کے ایک شہسوار کو خط دے کر اور تین دن میں مدینے پہنچنے کی تاکید کر کے آنحضرت کے پاس بھیجا۔ آنحضرت اس وقت قبا میں تھے۔ قاصد وہیں باریاب ہوا اور یہ خط پیش کیا۔ (ابن سعد و زرقانی)

[2] آپ نے پانچویں شوال ۳ھ کو دو خبر رساں خبر لانے کے لئے بھیجے۔ انہوں نے آکر اطلاع دی کہ قریش کا لشکر مدینے کے قریب ہے اور مدینے کی چراگاہ (عریض) کو ان کے گھوڑوں نے صاف کر دیا ہے (سیرت النبیؐ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شہر کی حفاظت کے ضروری سامان

نبیؐ نے سُن کے اَمرِ واجبُ الاِذعان فرمایا
مدینے کی حفاظت کے لئے سامان فرمایا

مُعیّن کر دیئے دروازہ ہائے شہر پر غازی
کہ تھا غارت گروں سے خطرۂ شبخون اندازی

یہودی دشمنی کا رنگ بھی اب ہو گیا گہرا
درِ مسجد پہ قائم کر لیا اصحابؓ نے پہرا[1]

اچانک آلیا تھا شہر کو افواجِ شیطاں نے
گزاری جاگ کر یہ رات ہر فردِ مسلماں نے[2]

مقرر کر دیا ہادیؐ نے اِک گویندۂ تازہ[3]
کہ ہو اچھی طرح جمعیّتِ باطل کا اندازہ

خبر آئی کہ جمعیّت ہے بیش از سہ ہزاران کی[4]
کُمک بھی آنے والی ہے بوقتِ کارزار ان کی

رسالے بھی ہیں ان کے پاس نیزے بھی ہیں کوڑے بھی
سواران کے ہیں آہن پوش آہن پوش گھوڑے بھی

---

[1] حضرت سعدؓ بن عبادہ اور حضرت سعدؓ بن معاذ ہتھیار لگا کر تمام رات مسجد نبوی کے دروازے پر پہرہ دیتے رہے

[2] خبروں کے اخفا میں بخیال بے دلی احتیاط کی گئی تھی اور عام مسلمانوں کو لشکرِ کفار کے تفصیلی حالات نہیں بتائے گئے تھے۔ پھر بھی یہ شب مدینہ میں سخت خوف و خطر کی رات تھی (ابن سعد)

[3] قریش کے قریب آنے کی خبر موصول ہونے پر آپ نے ایک صحابی حبابؓ ابن منذر کو حملہ آوروں کی تعداد کے صحیح تخمینہ کے لئے بھیجا (ابن سعد)

[4] رحمۃ للعالمینؐ کے محقق مصنف نے ناسخ التاریخ کے حوالے سے اس فوج کی تعداد پانچ ہزار لکھی ہے۔ بہرحال تین ہزار شتر سوار، دو سو اسپ سوار، سات سو زرہ پوش پیادے مسلمہ تعداد تھی۔ (مُصنّف)

HAMEEDI
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شتر اسوار کثرت سے ہیں کچھ لشکر پیادہ ہے　　زرہ پوشوں کی گنتی سات سو ہے یا زیادہ ہے
یہ سن کر مطلقاً اسلام کا ہادی نہ گھبرایا　　زباں سے حَسْبُنَا اللّٰہ کہہ کے یوں حضرت نے فرمایا
مسلماں کو فقط اللہ کی اِمداد کافی ہے　　اُسی کا نام کافی ہے اُسی کی یاد کافی ہے
جو بندوں کو ودیعت یہ امانت کرنے والا ہے　　وہ قوت دینے والا ہے اِعانت کرنے والا ہے

مسجدِ نبوی میں مجلسِ شوریٰ[1]

ابھی کچھ رات باقی تھی ابھی پہرا تھا ظلمت کا　　ہوا اِعلان بہرِ مشورت اجماعِ اُمت کا
اکٹھے ہو گئے آ کر مسلماں صحنِ مسجد میں　　سمٹ آئی ضیائے صبحِ رخشاں صحنِ مسجد میں
پُرانے اور نئے جتنے بھی تھے اللہ کے پیارے　　بڑے چھوٹے معمّر اور جواں جھٹ آ گئے سارے
کیا اُمت نے جب اجماع کامل بزمِ شوریٰ میں　　ہوا ابنِ اُبَیّ بھی آ کے شامل بزمِ شوریٰ میں[2]
منافِق تھا رسول اللہ کا در پردہ دشمن تھا　　یہ دشمن دامنِ رحمت کا اک پروردہ دشمن تھا

---

[1] روز جمعہ کی صبح آنحضرتؐ نے مسجد نبوی میں مسلمانوں کو جمع فرمایا اور قریش کے حملے کے متعلق ان سے مشورہ طلب کیا۔ (ابن سعد)

[2] عبداللہ بن اُبَی جو منافقوں کا سرغنہ تھا۔ مگر جنگ بدر کے بعد بظاہر مسلمان ہو گیا تھا وہ اس وقت مشورے میں شریک تھا۔ (سیرت النبیؐ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بظاہر یہ منافق دین کا اقرار کرتا تھا
بباطن جانِ ملّت پر ہزاروں وار کرتا تھا

مدینے میں بہت سے اور بھی اِس کے موافق تھے
کہ ظاہر میں مسلماں اور باطن میں منافق تھے

تمنا ان کی یہ تھی مسلموں میں تفرقے ڈالیں
ہویدا تھے نبیؐ پر ان کے سب حالات سب چالیں

یہ سب ایماں کا اقرارِ زبانی کرتے رہتے تھے
رسُول اللہ سب کچھ جانتے تھے کچھ نہ کہتے تھے

غرض ابنِ اُبیّ اب مشورت میں ہو گیا شامل
اگرچہ قلب اس کا فتنہ انگیزی پہ تھا عامل

آنحضرتؐ کا خُطبہ[1]

نمازِ صبح پڑھ کر آپ نے ارشاد فرمایا
کہ اے ایمان والو امتحاں کا وقتِ سخت آیا

قریش اس مرتبہ آئے ہیں پُورے ساز و ساماں سے
کہ آزادی تمہاری چھین لیں شمشیر و پیکاں سے

مجھے یہ جنگ ایسا حادثہ معلوم ہوتا ہے
جو ہر اُمت کو بہرِ امتحاں مقسُوم ہوتا ہے

کشاکش ہائے مرگ و زیست کا ہے اک کٹھن رستہ
جہاں چلنا ہے سب کو دست بستہ اور پابستہ

نبیؐ کو اس میں خود ہے احتمالِ صدمۂ ذاتی
دکھایا[2] جا چکا ہے مجھ کو حالِ صدمۂ ذاتی

---

[1] مشورے سے قبل آنحضرتؐ نے قریش کے حملے اور ان کے خونی ارادوں کا تذکرہ فرمایا۔ (دیکھو طبری)

[2] آپ نے فرمایا آج رات میں نے خواب میں ایک گائے دیکھی ہے۔ نیز دیکھا ہے کہ میری تلوار کا سِرا ٹوٹ گیا ہے پھر میں نے دیکھا کہ گائے ذبح کی جا رہی ہے پھر دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ ایک مضبوط اور محفوظ زرہ کے اندر ڈالا ہے (ابنِ سعد)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بغیر اس کے رہِ تہذیبِ ملّت طے نہیں ہوتی — کہ بڑھ کر جوہرِ ذاتی سے کوئی شے نہیں ہوتی
یہ رستہ ہے مرے اصحابِ اکبر کی شہادت کا — کوئی وعدہ نہیں اس مرحلے میں خرقِ عادت کا
اگر اُمّت نے احکامِ نبیؐ سے کی نہ سرتابی — نہ بشریت نے پیدا کر دیا گر خوفِ اعصابی
پڑھا ہے نظمِ وحدت کا جو مضمونِ اَدق تم نے — بُھلا ڈالا نہ گر ہنگامِ سختی یہ سبق تم نے
اگر تم اس رہِ دشوار میں ثابت قدم نکلے — ثبات و صبر کے اظہار میں ثابت قدم نکلے
حدیں قائم رکھیں تم نے اگر طاعت گذاری کی — تو دیتا ہوں بشارت مَیں تمہیں تائیدِ باری کی
تمہیں اس وقت چاروں سمت سے اعدا نے گھیرا ہے — یہاں دشمن کا گھر ہے اُس طرف لشکر کا ڈیرا ہے
مدینے کی جو حالت ہے وہ تم پر آشکارا ہے — قریشی لشکرِ جرّار اُحُد پر خیمہ آرا ہے
بتاؤ ان کو روکیں چل کے باہر چند میلوں پر — کہ اس لشکر کو بڑھنے دیں مدینے کی فصیلوں پر
بظاہر بند ہو کر جنگ کرنے میں ہے آسانی — یکایک نرغہ کر سکتے نہیں بیداد کے بانی
مگر یہ منحصر ہے کثرتِ آرائے ملّت پر — تدبّر شرط ہے ہر دیدۂ بینائے ملّت پر

لہ صحابہؓ نے اِس خواب کی تعبیر دریافت کی تو فرمایا "گائے کے ذبح سے میں سمجھتا ہوں کہ میرے بعض اصحابِ اکبر کی شہادت مراد ہے اور تلوار کے ٹوٹنے سے میرے عزیزوں میں سے کسی کی شہادت ہے یا خود مجھے اس مہم میں کوئی جسمانی تکلیف پہنچے گی۔ زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے سے مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مدینے کے اندر رہ کر مقابلہ مناسب ہے۔" (ابن ہشام و ابن سعد)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حقِ آزادیٔ آرا ہے دیں کا سنگِ بنیادی
تمہاری رائے جو بھی ہو بیاں کر دو بآزادی
مری جانب سے ہر حالت میں استقلال دیکھو گے
محمدؐ کو رہِ حق میں شریکِ حال دیکھو گے

بگوشِ ہوش یہ خطبہ سُنا ایمان والوں نے
جھکا دیں گردنیں فرطِ ادب سے شان والوں نے
گذارش کیں کھڑے ہو ہو کے رائیں سب اکابر نے[1]
کیا تجویز یہ ہر ایک ضابط اور صابر نے
کہ لڑنا قلعہ بندی کے طریقے سے مناسب ہے،
دفاعِ دشمناں ضبط اور سلیقے سے مناسب ہے

عبداللہ بن اُبَیّ منافق کی رائے[2]

کہا ابنِ اُبَیّ نے " ہاں یہ دستورِ قدیمی ہے
ہے اس سے فائدہ مقصود اگرچہ چال دھیمی ہے
مدینے پر کیا کرتا تھا حملہ جب کوئی لشکر
تو ہو کر متحد سب شہر والے لڑنے مرنے پر
بٹھا دیتے تھے اپنی عورتیں ہر سمت ٹیلوں پر
مسلح اور جنگی مرد چڑھتے تھے فصیلوں پر

---

[1] مہاجرین نے عموماً اور انصار میں سے اکابر نے رائے دی کہ عورتیں باہر قلعوں میں بھیج دی جائیں اور شہر میں پناہ گیر ہو کر مقابلہ کیا جائے (سیرت النبیؐ)

[2] عبداللہ بن اُبَیّ منافق نے بھی یہی رائے دی (سیرت النبیؐ)

HAMEEDI
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فراہم کر لئے جاتے تھے جھٹ انبار پتھر کے
بلندی سے ہوا کرتے تھے پھر وار پتھر کے

فصیلوں سے ہوا کرتی تھی بارش تند تیروں کی
تو چلتی تھی نہ کوئی پیش ان شمشیر گیروں کی

ہمارے باپ دادا یوں بھگا دیتے تھے دشمن کو
عدم کا راستہ اکثر دکھا دیتے تھے دشمن کو

مسلمانوں کو لازم ہے کہ میرا مشورہ مانیں
مری شخصیت و اہلیتِ جنگی کو پہچانیں

بٹھا دیں عورتوں بچوں کو چاروں سمت ٹیلوں پر
مسلح ہو کے خود بھی بیٹھ جائیں ان فصیلوں پر

کریں دشمن پہ بند اس شہر کا ہر ایک دروازہ
تو میری رائے کا اس وقت ہو جائے گا اندازہ

مسلم نوجوانوں کا جوشِ جہاد

سنی صبر و سکوں سے رائے سب نے اس منافق کی
کہ نیت بد تھی لیکن اس نے تقریر موافق کی

غرض جتنے معمر لوگ اس شوریٰ میں شامل تھے
وہ تجویز نبردِ قلعہ بندی ہی کے مائل تھے

مگر وہ نوجواں نوخیز جوشیلے جری مسلم[1]
وہ سادہ دل نقوشِ پختہ کاری سے بری مسلم

---

[1] حضرت حمزہؓ اور اکثر صحابہؓ نے اور خصوصیت کے ساتھ اُن نوجوان مسلمانوں نے جو بدر کے جنگ میں شامل نہ ہوئے تھے اور شہادت اور خدمتِ دین کے جذبے سے سرشار تھے اصرار کیا کہ ہم شہر سے نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنا شہر میں بند ہو کر لڑنے سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ (دیکھئے ابن سعد اور طبری)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ مخمورِ شجاعت بادۂ نوّرس کے متوالے
وہ تدبیروں سے ناواقف وہ بَل والے وہ سَت والے

وہ اُٹھے دست بستہ عرض کی اے ہادیٔ دَوراں
ہمیں بخشی ہے جب سے آپ نے یہ نعمتِ ایماں

تمنّا ہے کہ نعمت کا بدل کچھ تو ادا کر دیں
نہیں کچھ اَور کر سکتے یہ جانیں ہی فدا کر دیں

نہیں ہے دِل رضامند اس تدبّرِ قلعہ بندی پہ
کہ حرف آئے گا اس سے بدر کی فیروزمندی پہ

ہماری تربیت گہ ہے مدینے کی یہی وادی
غلاموں کو یہیں بخشا گیا ہے حقِّ آزادی

اِسی وادی کے اندر کھیت ہیں مسلم کسانوں کے
ہواؤں نے سُنے ہیں اس جگہ نغمے اذانوں کے

اگر ہم اِس طرح مجبور ہو کر بیٹھ جائیں گے
فصیلِ شہر میں محصور ہو کر بیٹھ جائیں گے

تو سمجھیں گے عرب والے اسے جُبن اور کمزوری
پھر آئے دن دکھائیں گے شرارت اور سرشوری

اگر باہر نکل کر ہم نے دکھلائی نہ یامردی
تو سمجھی جائے گی اس میں مُسلمانوں کی نامردی

قریش آئے ہیں بیشک ہر طرح تیاریاں کر کے
شکستِ بدر کو اُفتادِ ہنگامی گماں کر کے

صف آرا ہونگے ان کے سامنے ہم دُوبدُو ہو کر
کہ جیسے بدر کے غازی لڑے تھے رُوبرو ہو کر

یہ سچ ہے واقعی تعداد بھی اُن کی زیادہ ہے
مگر ان سے لڑیں گے ہم یہی پکّا ارادہ ہے

مقابل ہو کے روکیں گے ہم اُن کے وار سینے پر
انہیں بڑھنے نہ دیں گے اپنے جیتے جی مدینے پر

نہتے بے سروساماں سہی ایمان والے ہیں
غُلامانِ نبیؐ فضلِ خدا سے آن والے ہیں

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیادہ سے زیادہ قتل ہو جائیں گے پھر کیا ہے — نبیؐ کے دامنِ رحمت میں سو جائیں گے پھر کیا ہے

رہِ حق میں یہی تو منزلِ مقصود ہے اپنی — شہادت پا گئے تو عاقبت محمود ہے اپنی

تمنا ہے کہ اڑ کر جا پڑے دل تیرِ قاتل پر — نظر روئے نبیؐ پر ہو، گلا شمشیرِ قاتل پر

یہ سر کٹ کر سوئے پائے محمدؐ لوٹتا جائے — اسی کو موت کہتے ہیں تو ایسی موت آ جائے

رہیں گے ہم میں جو زندہ وہ غازی بن کے آئیں گے — کہ شمشیروں کے سائے میں نمازی بن کے آئیں گے

یہ جینا بھی سعادت کا، یہ مرنا بھی سعادت کا — اِدھر رتبہ غزا کا ہے، اُدھر رتبہ شہادت کا

رہے ہم بدر میں محروم تحصیلِ سعادت سے — جہادِ فی سبیل اللہ سے، تاجِ شہادت سے

ندامت کے لئے وہ ایک محرومی ہی کافی ہے — فصیلوں میں چھپیں اب بھی یہ غیرت کے منافی ہے

جوش و تحمّل

نہایت جوش سے کیں ان صحابہ نے یہ تقریریں — زبانوں سے بیاں کر دیں کتابِ دل کی تفسیریں

جو بہرِ جنگِ میدانی بصد اصرار کوشاں تھے — بہت ان میں ابھی ناپختہ کار و تازہ ایماں تھے

ابھی یہ تازہ تازہ دامنِ رحمت میں آئے تھے — خدا سے لو لگانے پر کبھی کوڑے نہ کھائے تھے

ابھی تک سختیاں جھیلی نہ تھیں ایمان لانے کی — ابھی تک بازیاں کھیلی نہ تھیں سر دھڑ لگانے کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے گھر میں یا مسجد میں یا پھر کھیت کے اوپر
نہ لیٹے تھے کبھی یہ تپتی تپتی ریت کے اوپر

نہ تھا معلوم دِل پر جبر کرنا کس کو کہتے ہیں
سرِ ہنگامِ سختی صبر کرنا کس کو کہتے ہیں

نہیں دیکھا تھا، کیا ہنگامِ سختی پیش آتا ہے
پئے جاں خواستن کس طرح ہر بدکیش آتا ہے

قتالِ کارزارِ بدر آنکھوں سے نہ دیکھا تھا
سنا تھا نامِ شرحِ صدر آنکھوں سے نہ دیکھا تھا

جری تھے شیر تھے طبعاً دلاور تھے جیالے تھے
یہی اک روز دنیا بھر کے فاتح بننے والے تھے

مگر گر گر کے اُٹھنے پر مدارِ پہلوانی ہے
انہی ناکامیوں پر انحصارِ کامرانی ہے

کہ بچے بطنِ مادر سے جواں پیدا نہیں ہوتے
بنائے جاتے ہیں سب پہلواں پیدا نہیں ہوتے

بلندی پر پہنچنے کے لئے حاجت ہے زینے کی
سمندر پار کرنے کو ضرورت ہے سفینے کی

کتابی درس ہی سے شہسواری آ نہیں سکتی
اصول آئیں تو آئیں پختہ کاری آ نہیں سکتی

پیغمبرؐ کا فیصلہ

نبیؐ کے سامنے تکمیلِ استعدادِ اُمّت تھی
یہ کاہش از برائے وحدتِ افرادِ اُمّت تھی

سنیں حضرتؐ نے مسلم نوجوانوں کی یہ تقریریں
جو بہرِ جنگ گھر سے باندھ کر آئے تھے شمشیریں

جوانی میں تھا ذوق و شوق کا انداز بھی شامل
نیاز و عاجزی میں تھی ادائے ناز بھی شامل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ آپ کو یہ نازکیسر ناپسند آیا محبت سے مگر قرآنِ ناطق نے یہ فرمایا
کہ راضی ہو اگر تم سخت گھاٹی سے گزرنے کو کمر بندی کرو باہر نکل کر جنگ کرنے کو[1]
خدا کے ہاتھ میں ہے سلسلہ فتح و ہزیمت کا دُعا مانگو کہ استقلال ساتھی ہو عزیمت کا
اگر صبر اور استقلال کو محفوظ رکھو گے خدا کے اور نبیؐ کے حکم کو ملحوظ رکھو گے
بجائے خود یہی فتح و ظفر کی اک نشانی ہے کہ حق پر استقامت ہی کلیدِ کامرانی ہے
یہ سُن کر ہو گئے مسرور سب پتلے شجاعت کے تھے اصغر اور اکبر سب کے سب بندے اطاعت کے
نبیؐ نے اب شعارِ راستی پر خطبہ فرمایا نمازِ جمعہ کا وقت آگیا تھا جمعہ پڑھوایا

رحمۃ للعٰلمینؐ لباسِ جہاد میں

نمازِ جمعہ پڑھ کر ہو گیا اعلانِ تیاری[2] ہُوا ضَو ریز حجرے میں حبیبِ حضرتِ باری
نبوت کا جلالی رنگ چہرے سے ہویدا تھا کہ جس کی ضَو سے ذرّے ذرّے میں خورشید پیدا تھا

---

[1] کثیر مسلم نوجوانوں نے اس اصرار کے ساتھ اپنی رائیں پیش کیں کہ آنحضرتؐ نے ان کی بات مان لی اور فیصلہ فرمایا کہ اچھا ہم کھلے میدان میں کفار کی مدافعت کریں گے (دیکھو ابن سعد و ابن ہشام)

[2] نمازِ جمعہ کے بعد آپؐ نے مجاہدین کو تیاری کا حکم دیا اور خود بھی حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو ساتھ لے کر اپنے حجرے میں تشریف لے گئے اور لباسِ جنگ زیب تن فرمایا (ابن سعد و زرقانی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وفا و عشق کے رشتے سے دونوں دست و پا بستہ
ابوبکرؓ و عمرؓ تھے دم قدم کے ساتھ وابستہ

رفیقانِ نبیؐ کے قلب اس جلوے سے تھرّائے
ہم غیر معمولی کے یہ نقشے نظر آئے

کوئی سخت اور نازک مرحلہ پیش آنے والا تھا
کہ پیغمبرؐ نے سامانِ جنگ کرنے کو نکالا تھا

لباسِ جنگ پہنا آج سردارِ دو عالمؐ نے
خدا کی فوجِ اوّل کے سپہ سالارِ اعظمؐ نے

شرف بخشا زرہ کو چشمِ ہستی کے اُجالے نے
سرِ اقدس پہ رکھا خود کالی کملی والے نے

کمر چمڑے کی پیٹی سے کسی تلوار لٹکائی
بھرا تیروں سے ترکش بھی کماں بھی دوش پر آئی

کیا حیران صدیقؓ و عمرؓ کو اس نظارے نے
لیا نیزہ بھی دستِ پاک میں اللہ کے پیارے[1] نے

ابوبکرؓ و عمرؓ کے ہاتھ سے باصد ادب کوشی
مکمل ہو گئی محبوبِ حق کی اسلحہ[2] پوشی

جوشیلے مجاہدین کا احساسِ ندامت

اُدھر مسجد میں مردانِ مجاہد سر بکف ہو کر
کھڑے تھے انتظارِ مصطفےٰؐ میں صف بصف ہو کر

ہوئے حضرت برآمد حجرۂ خلوت سے جلوت میں
ضیائے نور پھیلی نور کی جلوت سے جلوت میں

---

[1] زرہ زیب تن فرمائی۔ چمڑے کی پیٹی سے کمر کسی۔ سر پر عمامہ تھا۔ تلوار حمائل کی۔ دوش پر سپر تھی۔ دستِ مبارک میں نیزہ تھا۔ (دیکھو تاریخ الخمیس جلد اوّل)

[2] حضرت صدیق اکبر و فاروقِ اعظم نے اسلحہ پہننے میں آپ کا ہاتھ بٹایا تھا (ابنِ سعد)

HAMEEDI

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبیؐ کو آج اُمّت نے لباسِ جنگ میں دیکھا　　جمالِ مصطفٰےؐ کو اِس نرالے رنگ میں دیکھا
زِرہ، مِغفر، کمان و تیر و شمشیر و تبر بھالا　　مجسّم نُور جس کے گرد تھا اِک نُور کا ہالا
ہویدا تھا جمالِ سرمدی سرکارِ عالی سے　　دلِ مردانِ عالم کانپ اُٹھے شانِ جلالی سے
ہوئی اب اِن جوانانِ مجاہد کو پشیمانی[1]　　صلاحِ قلعہ بندی جن کی غیرت نے نہ تھی مانی
"ہمارے واسطے مقصودِ عالم سختیاں جھیلے　　غلاموں کی مشقت آپ آقا ذات پر لے لے"
زِرہ پہنی ہمارے واسطے محبُوبِ داور نے　　اُٹھائی یہ مشقت بحرِ عرفاں کے شناور نے
دِفاعِ دشمناں کے واسطے بھالا سنبھالا ہے　　تو ظاہر ہے کہ بھاری واقعہ پیش آنے والا ہے
مؤدّب ہو کے از راہِ ندامت عرض گزرانی　　"ہمارے باپ ماں قربان اے محبوبِ یزدانی"
نہ جانے اختلافِ رائے عالی کیوں ہُوا ہم سے　　نہیں پوشیدہ حالِ دل ہمارا دل کے محرم سے
نبردِ قلعہ بندی ہو کہ میدانی لڑائی ہو　　اسی صورت سے طے فرمائیے جس میں بھلائی ہو
حقیقت میں ہماری رائے کیا ہے اور ہم کیا ہیں　　اِسی سرکار اِسی دربار ہی کے نام لیوا ہیں
کیا خورشید ذرّوں کو یہ سب احسانِ ہادیؐ ہے　　جگہ دامن پہ دے کر آپ نے عزت بڑھا دی ہے

---

[1] حضرت سعدؓ بن معاذ رئیس قبیلہ اوس اور دوسرے اکابر کی تصریح سے نوجوان مشتاقانِ جہاد کو اپنی رائے کی غلطی کا احساس پیدا ہو رہا تھا اور ان کے دِل پشیمان ہو رہے تھے۔ اب جو حضورؐ اسلحہ لگائے اور زِرہ اور خود پہنے ہوئے حجرے سے برآمد ہوئے تو ان کے دل ندامت سے لبریز ہو گئے۔ (ابن سعد)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ پر ظاہر ہے جو ہم سے ہے پوشیدہ ‏ ‏ وہی فرمائیے جو بہرِ ملت ہو پسندیدہ[۱]
پسندیدہ نبردِ قلعہ بندی ہی کی صورت ہے ‏ ‏ لباسِ جنگ اُتاریں آپ کیا اس کی ضرورت ہے

پیغمبرؐ کا جواب

صحابہؓ پر جو طاری جوششِ رقت کا اثر پایا ‏ ‏ تبسم زیرِ لب فرما کے ہادیؐ نے یہ فرمایا
کہ اے ایمان والو فکر مندی نامناسب ہے ‏ ‏ چلو میدان میں اب قلعہ بندی نامناسب ہے
خدا اس جذبۂ اخلاص کی تحسین کرتا ہے ‏ ‏ نبیؐ پھر تم کو استقلال کی تلقین کرتا ہے
نظارا فتح کا پیشِ نظر ہو یا ہزیمت کا ‏ ‏ نہیں واجب نبیؐ کو فسخ کر دینا عزیمت کا[۲]
سرِ میداں نہ جب تک تیغ کوئی فیصلہ کر دے ‏ ‏ خدا جب تک نہ از خود حق کو باطل سے جدا کر دے
پیمبرؐ کے لئے فسخِ عزیمت کی مناہی ہے ‏ ‏ یہ ارشادِ الٰہی ہے، یہ ارشادِ الٰہی ہے

---

[۱] سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سے غلطی ہوئی کہ ہم نے حضور کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے پر اصرار کیا۔ آپ جس طرح مناسب خیال فرمائیں۔ ملت کے مفاد کے لئے وہی طریق کار بہتری کا موجب ہوگا اور اسی میں برکت ہوگی (دیکھو زرقانی)

[۲] آپ نے فرمایا جب تک اللہ کوئی فیصلہ نہ فرمادے اللہ کے نبی کی شان سے بعید ہے کہ وہ ہتھیار پہن کر اُتار ڈالے (دیکھو بخاری کتاب الاعتصام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیالِ بُغض و کینہ دُور کردو اپنے سینے سے — رضائے حق طلب کرتے ہوئے نکلو مدینے سے
ادائے فرض ہے مطلوب، مرنا ہو کہ جینا ہو — مجاہد کو ہیں سب مرغوب، مرنا ہو کہ جینا ہو

مجاہدین کا مدینے سے خروج جانبِ اُحُد

یہ کہہ کر اَمر فرمایا پیمبرؐ نے سواری کا — درِ مسجد پہ حاضر تھا فرَس محبوبِ باریؑ کا
درِ مسجد سے نکلے شہسواری کے لئے سرور — مہ و خورشید گھوڑے کی رکابیں بن گئے آکر
کیا خورشیدِ عرفاں نے منوّر خانۂ زیں کو — فرَس بھی وجد میں آیا اُٹھا کر سرورِ دیں کو
مہِ شوال تھا اور چودھواں دِن تھا مہینے کا — کہ نکلا چاند تاروں کی طرح لشکر مدینے کا [۱]
سواری صُورتِ اَبرِ بہاری شہر سے نکلی — جلو میں اُمتِ محبوبِ باری شہر سے نکلی
نقیبانِ رسالت آگے آگے پاپیادہ تھے — کہ یہ سعدینؓ دیں ابنِ معاذؓ ابنِ عبادہؓ تھے [۲]
یہ دونوں پیکرِ سادہ تھے خدمت اور بسالت کے — رؤسا اَوس و خزرج کے مگر چاکرِ رسالتؐ کے

۱؎ قریش بدھ کے دن مدینہ کے قریب پہنچے تھے اور کوہ اُحُد پر ڈیرا ڈالا تھا۔ آنحضرتؐ جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھ کر ایک ہزار صحابہ کے ساتھ شہر سے نکلے (سیرت النبی)

۲؎ سعدؓ بن معاذ رئیس اوس اور سعد بن عبادہ رئیس خزرج آنحضرتؐ کے گھوڑے کے آگے آگے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے اور باقی اصحاب حضور کے چپ و راست اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ (ابن سعد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیؐ کے پیچھے پیچھے دائیں بائیں سب مجاہد تھے
یہی میداں میں غازی تھے یہی مسجد میں زاہد تھے

لشکرِ اسلام میں مُنافقین کی شمولیّت

چلا ابنِ اُبَیّ اپنے موافق[1] ساتھ میں لے کر
رہِ حق میں اِک انبوہِ منافق ساتھ میں لے کر

ہزار انسان گنتی کے عدد تھے آج لشکر میں
سوارانِ زرہ پوش ایک صد تھے آج لشکر میں[2]

موافق بھی جلو میں تھے نبیؐ کے ناموافق بھی
تھے اِس تعداد میں شامل مدینے کے منافق بھی

ذرا سی دیر میں وہ مرحلہ بھی آنے والا تھا
کہ گوہر اور خزف کا امتحاں ہو جانے والا تھا

وہ نوجوان جن پر جہاد فرض نہ تھا

صف آرا کر کے لشکر کو لیا جب جائزہ سب کا
کیا ایماں کی آنکھوں نے نظارہ قُدرتِ رب کا

نہ ڈالا شانِ رحمت نے یہ بارِ فرض بچّوں پر
جہادِ فی سبیل اللہ نہیں تھا فرض بچّوں پر

---

[1] اس وقت عبداللہ بن اُبَیّ تین سو کی جمعیت لے کر ساتھ چلا تھا (سیرت النبیؐ)

[2] اس وقت لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی جن میں صرف ایک سو آدمی زرہ پوش تھے۔ اس ایک ہزار میں عبداللہ بن اُبَیّ کے تین سو ساتھی بھی شامل تھے۔ (دیکھو طبری)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑے ہو کر جنہیں کھینا تھا ملت کے سفینے کو
وہ سب کم سن دلاور کر دیئے واپس مدینے کو[1]

مگر ان شیر بچوں میں انہی کا ایک ہم سن تھا[2]
جہاد اس پر نہ تھا واجب کہ وہ اس وقت کم سن تھا

برائے جائزہ باندھیں صفیں اہلِ سعادت نے
اُسے بھی کر دیا لا کر کھڑا شوقِ شہادت نے

بڑوں کے ساتھ شانوں کو ملا کر پہلوان بن کر
ہُوا یہ اس طرح استادہ انگوٹھوں کے بل تن کر

شہادت کی طلب میں مل گئی دل کی مراد اس کو
نبیؐ نے مسکرا کر دے دیا اذنِ جہاد اس کو[3]

تھی اس کو سرفروشی ہی میں اُمیدیں منافع کی
یہ جرأت کام آئی چل گئی ترکیب رافعؓ کی

اِسی کا ایک ہمسن دیکھتا تھا اس طریقے کو
نہ لا سکتا تھا لیکن کام میں اب اس سلیقے کو

نبیؐ نے جائزے کے وقت اُسے کم عمر پایا تھا
تو حکمِ واپسی رافعؓ سے پہلے ہی سُنایا تھا

یہ اپنے باپ کو لے کر رسالتؐ کے حضور آیا[4]
مروّت کے حضور آیا شفاعت کے حضور آیا

---

[1] کم عمر بچے مثلاً حضرت عبداللہ بن عمرؓ، اسامہؓ بن زید، ابوسعیدؓ خدری وغیرہ جو شوقِ جہاد میں ساتھ آئے۔ لشکر کا جائزہ لیتے وقت واپس لوٹا دیئے گئے (طبری)

[2] رافع بن خدیج (سیرت النبیؐ)

[3] حضرت رافع بن خدیج کی یہ ترکیب کام آئی اور انہیں اجازت جہاد مل گئی (طبری)

[4] سمرۃؓ نے جو دیکھا کہ رافعؓ کو جہاد کی اجازت مل گئی ہے تو وہ اپنے باپ کو ساتھ لے کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچا۔ اور عرض کی رافعؓ کو جنگ میں جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ حالانکہ میں اُسے کشتی میں پچھاڑ لیتا ہوں۔ اُسے اجازت ملی ہے تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہیئے (ابن ہشام و طبری)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گذارش کی مرے ماں باپ قرباں یارسُول اللہؐ
کیا ہے آپ نے رافعؓ پہ احساں یارسُول اللہؐ

اُسے دے دی اجازت دشمنوں سے جنگ کرنے کی
شہادت سے رُخِ اُمید کو گلرنگ کرنے کی

رکھا جاتا ہُوں مَیں محرُوم کیوں ایسی سعادت سے
جہادِ فی سبیل اللہ سے تاجِ شہادت سے

مَیں کُشتی میں سرِ میداں گرا لیتا ہوں رافعؓ کو
مَیں اپنے زورِ بازُو سے اُٹھا لیتا ہوں رافعؓ کو

ملا ہے اُس کو اِذنِ جنگ تو مجھ کو بھی مِل جائے
مرے پژمُردہ دِل کا غنچۂ اُمید کِھل جائے

رسُول اللہؐ نے دیکھے ذوق و شوق ان شیر زادوں کے
کہ عمریں خام تھیں لیکن یہ پکّے تھے اِرادوں کے

یہ درگاہِ خدا میں پیشکش لائے تھے جانوں کو
اجازت آپ نے کُشتی کی دے دی ان جوانوں کو

گرایا واقعی کُشتی میں جب رافعؓ کو سمرہؓ نے
کیا منظور[1] اسے بھی ساتھ لے چلنا رِسالت نے

تعالَی اللہ یہ ذوق اور جذبہ نوجوانوں کا
تو کیوں راضی نہ ہوتا اِن سے مالک دو جہانوں کا

مُجاہدینِ اسلام کا قیامِ شب

زمیں پر جب شہادت کی یہ بے تابی نظر آئی
فلک کا دِل بھر آیا اور شفق کی آنکھ بھر آئی

نظارا کر رہا تھا مہر اب تک سَرنگوں ہو کر
گرا اب شام کے دامن پہ موجِ اشکِ خوں ہو کر

---

[1] (دیکھو سیرت النبیؐ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہُوا دِن منزلِ شَیخَین[1] پر مہمانِ شب آخر — ہُوئے روشن چراغانِ تر دامانِ شب آخر

شَفق نے لے لیا آغوش میں خورشیدِ تاباں کو — دِلوں کی روشنی کافی تھی لیکن اہلِ ایماں کو

سکوتِ شام ٹُوٹا نغمۂ لحنِ بلالی سے[2] — فضائیں بس گئیں صوتِ جمالی و جلالی سے

جھکائے سر خدا کی بارگہ میں شان والوں نے — پڑھی میداں میں مغرب کی نماز ایمان والوں نے

اُحُد کے دامنوں میں فوجِ باطل تھی خیام آرا — ہُوا شیخین میں اللہ کا لشکر قیام آرا

عشاء کے وقت پھر لحنِ بلالی سے اذاں گونجی — خدا کے نام کی نوبت بزیرِ آسماں گونجی

عشاء پڑھ کر جمائے نُوریوں نے خاک پر بستر — کہ تھا زیرِ نگاہِ صاحبِ لَولاکؐ ہر بستر

طلایے[3] پر جوانانِ مجاہد ہو گئے قائم — پھر جانب نگہباں اور شاہد ہو گئے قائم

نظر میں تا کہ رکھیں رات بھر شبخوں کے ہلّے کو — یہ ساماں کر کے پیغمبرؐ نے زینت دی مصلّے کو

---

[1] شیخین مدینے اور اُحُد کے درمیان دو ٹیلوں کا نام ہے۔ روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں یہاں ایک اندھا بڈھا اور ایک اندھی بڑھیا رہا کرتے تھے اور آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اس لئے ان کا نام شیخین مشہور ہو گیا (تاریخ العرب)

[2] حضرت بلالؓ نے اذان دی اور تمام صحابہؓ نے آنحضرتؐ کی اقتدا میں نماز ادا کی (ابن سعد)

[3] رسول اللہؐ نے رات کے پہرے پر محمد بن مسلمہؓ کو متعین کیا جو پچاس مجاہدین کے ساتھ رات بھر لشکرِ اسلام کے گرد طلایہ کی خدمت انجام دیتے رہے۔ (ابن سعد)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راس المنافقین اور اس کے ساتھی

ستارے شب کو زیرِ دامنِ بدرُ الدُّجیٰ اُترے
مگر اہلِ نفاق ایمان والوں سے جُدا اُترے

رہے ابنِ اُبَیّ اور اس کے ساتھی اِک کنارے پرؔ[5]
کہ چلتے تھے مُنافق اِس منافق کے اشارے پر

فلک بھی دیکھتا تھا چشمِ حیرت سے یہ نیرنگی
کہ وقتِ امتحاں تھی طینتِ بد کس قدر ننگی

ستارے جھلملائے ہلکی ہلکی روشنی پھیلی
نظر دو چادریں آئیں کہ اِک اُجلی تھی اِک میلی

جو اُجلی تھی اُسی کا بزمِ ہستی میں اُجالا ہے
جو میلی تھی اُسی کا آج مُنہ دُنیا میں کالا ہے

کُفّار کی چھاؤنی

ستاروں نے اگرچہ نُور ہر جانب بکھیرا تھا
اُحُد کے دُوسرے رُخ پر اندھیرا ہی اندھیرا تھا

یہاں تاریکیوں نے آج جھنڈے گاڑ رکھّے تھے
بلاؤں نے شکاروں کے لئے مُنہ پھاڑ رکھے تھے

بدی چھائی ہوئی تھی خیمہ و خرگاہ بن بن کر
بدی کے سائے میں بیٹھے تھے سب بدراہ تن تن کر

---

[5] ابنِ اُبَیّ اور اس کے ساتھی لشکرِ اسلام سے ایک کنارے شب باش ہوئے (طبری)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیہ کاری نمایاں تھی سیہ بختوں کے ڈیرے میں
کہ روشن داغہائے معصیت تھے اس اندھیرے میں

سرور و عیش کی دف بج رہی تھی خیمے خیمے میں
بُرائی اسلحہ سے سج رہی تھی خیمے خیمے میں

ابوسفیاں کی عشرت گاہ میں سردار تھے سارے
شرابیں پی رہے تھے مست تھے سرشار تھے سارے

سرود و رقص بھی اور شغلِ مے بھی ہوتا جاتا تھا
اسی میں مسئلہ حملے کا طے بھی ہوتا جاتا تھا

بتائی جا رہی تھیں قتل و خونریزی کی تدبیریں
کمانیں چھٹ رہی تھیں بٹ رہی تھیں خاص شمشیریں

بدی پر مستعد تھے ہر طرح انسان کے دشمن
خدا کے مصطفیٰؐ کے دین کے ایمان کے دشمن

کفّار کے جاسوس کا بیان

اسی عالم میں اک جاسوس بھی دوڑا ہُوا آیا
مدینے سے خروجِ اہلِ ایماں کی خبر لایا

کہا کُل اک ہزار افراد نکلے ہیں مدینے سے
نظر آتا ہے گویا ہو چکے ہیں سیر جینے سے

اسی تعداد میں ابنِ اُبَیّ والے بھی شامل ہیں
یہ سب باطن میں اپنے دینِ دیرینہ پہ عامل ہیں[1]

دلوں کا حال ان لوگوں کی آنکھوں سے ہے آئینہ
کہ اسلامی جماعت سے یہ رکھتے ہیں بڑا کینہ

---

[1] مدینے سے نکلتے وقت آپ کے ساتھ ایک ہزار کی جمعیت تھی جن میں سات سو راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور تین سو منافق جو عبداللہ بن اُبَیّ کی زیرِ قیادت تھے۔ ان کا ارادہ اسی سے ظاہر ہے کہ جنگ سے پہلے ہی عبداللہ ابن اُبی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر لشکرِ اسلام سے الگ شب باش ہو گیا تھا۔ (مصنف)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ" [illegible]

www.KitaboSunnat.com

یہ توڑیں گے مسلمانوں کی جمعیت کا شیرازہ — بہر حال ان کا ہو جائیگا وقتِ جنگ اندازہ

کم از کم تین سو افراد ہیں اس قسم کے انساں — نہ پہنچے گا ہماری فوج کو ان سے کوئی نقصاں

یہ ہم سے آملیں گے آج یا مُنہ موڑ جائیں گے — بہر صورت مسلمانوں کا دامن چھوڑ جائیں گے

رہے اب بات سو باقی سو وہ لڑنے کو آئیں گے — محمدؐ ان کو وقتِ صبح زیرِ تیغ لائیں گے

وُہی زرہیں جو روزِ بدر کی بھگدڑ میں چھوٹی تھیں — ہماری فوج نے پھینکی تھیں ان لوگوں نے لوٹی تھیں

وُہی چھینی ہوئی مقتول سرداروں کی تلواریں — کہ جن کے پیپلے ٹوٹے ہوئے ہیں کُند ہیں دھاریں

یہی تھوڑے بہت ہتھیار ہیں بس کائنات ان کی — نظر آتی ہے گویا شاخِ آہو پر برات ان کی

نمازی ہیں بہت مردانِ غازی ہیں بہت تھوڑے — سواری کے لئے لائی ہے ساری فوج دو گھوڑے[2]

کسی کے پاس بھی پورا نہیں سامان لڑنے کا — تہیہ کر کے گھر سے آئے ہیں نادان لڑنے کا

ہماری فوج کی طاقت اگر یہ لوگ سن پاتے — فصیلِ شہر سے باہر نہ ہرگز یوں چلے آتے

بظاہر ایک دو فرسنگ چلنے سے تھکے ہارے — کھلے میدان میں شخین پر شب باش ہیں سارے

---

[1] اُحد میں صرف ایک سو مسلمان زرہ پوش تھے۔ (طبری)

[2] اُحد میں لشکرِ اسلام کے ساتھ فقط دو گھوڑے تھے۔ ایک آنحضرتؐ کی سواری میں اور دوسرا حضرت ابو بُردہؓ کے پاس۔ (طبری)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوسفیان کی تدبیریں

ابوسفیاں نے یہ خبریں سُنیں پوری خموشی سے
ہُوا سر در گریباں ہاتھ کھینچا بادہ نوشی سے

کہا دیکھو علَی الاِعلاَن یہ خبریں نہ دُہراؤ
ابو عامر[1] کو میرے پاس لاؤ، جاؤ، جلد آؤ

ذرا ٹھہرو، ابو عامر کو میرے پاس پہنچا کر
بہادر عکرمہ[2] کو بھی مرا پیغام دو جا کر

پھرے شب بھر پچاس اسوار لے کر گِرد لشکر کے
نہ گھسنے پائیں خیمہ گاہ میں افراد باہر کے

رہا کچھ دیر تک خاموش ابوسفیان پھر بولا
مخاطب ہو کے نائب افسروں سے یوں دہن کھولا

---

[1] ابو عامر قبیلہ اوس کا ایک معزز شخص تھا۔ جو مدینے میں راہبانہ زندگی بسر کرتا تھا اور سب لوگ اس کی بے انتہا توقیر کرتے تھے۔ جب رسُول پاک مکے سے ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے اور اوس و خزرج کے قبائل مسلمان ہونے لگے تو اس کی راہبیت کا ڈھکوسلا بھی خطرے میں پڑ گیا اور آنحضرت صلعم کے خلاف اُس کے دل میں بُغض اور حسد کے طوفان بھر گئے۔ اُس نے کچھ اپنے ساتھیوں کو جن میں بہت سے غلام تھے اپنے ساتھ لیا اور مدینہ چھوڑ کر مکے چلا گیا اور وہاں قریش کو آنحضرتؐ کے خلاف بہکاتا اور بھڑکاتا رہا میدان اُحد میں حملہ آوروں کے ساتھ خود بھی آیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لایا۔ جو اس کی معیت میں مدینے سے نکل گئے تھے۔ (ابن ہشام)

[2] عکرمہ بن ابوجہل اُحد میں سواروں کے ایک دستہ کا افسر تھا۔ روایاتِ صحیحہ کے مطابق عکرمہ ہی اس رات پچاس سواروں کے ساتھ لشکرِ کفار کا طلایہ بردار تھا۔ (طبری)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

دلیرانِ عرب! یہ مے کشی اب ملتوی کر دو — کہ وقتِ انتقامِ بدر آپہنچا جوانمردو
مسلماں شہر میں محصور ہو کر جنگ اگر کرتے — تو کچھ مدت ہماری فوج کو زیر و زبر کرتے
فصیلوں سے تھی آساں تیر باری سنگ باری بھی — وہاں بیکار تھیں زرہیں بھی اپنی اور سواری بھی
اگرچہ شہر کی مدِ نظر ہے ہم کو پامالی — مگر حملے کا یہ اسلوب خطرے سے نہ تھا خالی
بہت خاصی بلندی پر ہے آبادی مدینے کی — جبھی تو آج تک قائم ہے آزادی مدینے کی
جو ہوتے کاربند اہلِ مدینہ قلعہ بندی پر — تو مشکل تھی ہماری پیش قدمی اس بلندی پر
چلو اچھا ہوا وہ خود نکل آئے فصیلوں سے — نہ ٹکرانا پڑے گا اب چٹانوں اور ٹیلوں سے
کھلے میداں میں ان کو گھیر لائی ہے قضا اُن کی — میں دیکھوں گا مدد کرتا ہے کیا اُن کا خدا اُن کی
سویرے منہ اندھیرے لے کے لشکر کے سردارو — کرو یلغار دھاوا اور ان کو گھیر کر مارو
ہدایاتِ مناسب جا کے دیدو اپنے دستوں کو — نگہبں تاکہ رکھیں رات بھر شبخوں کے رستوں کو
سحر ہوتے ہی جب قرنا پھنکے یلغار ہو جائے — زمینِ دشت کی چھاتی پہ مارا مار ہو جائے
سدھارو، شب بخیر اب اور اک شخص آنے والا ہے — بہت ہی ایک نازک مسئلہ طے پانے والا ہے

ابوسفیاں نے پایا افسروں میں کچھ تأمل سا
تو صورت ایک سازش کی بنا کر ان کا منہ جھلسا

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابُوعامِر راہب

مِرا مُنہ تک رہے ہو یُوں تعجّب سے جو دانا ؤ
ابُوعامِر کو بُلوایا ہے مَیں نے بس سمجھ جاؤ

بوقتِ جنگ اگر جادُو بیانی چل گئی اِس کی
محمّدؐ سے وفا پھر دیکھنا رہتی ہے کِس کِس کی

یہ راہِب ہے اگرچہ سخت غدّار اور بدنیّت
مگر اہلِ مدینہ کی ہے اک محبوب شخصیّت

لباسِ راہبانہ میں یہ حکم اُن پر چلاتا تھا
زمین و آسماں کے خوب قلاّبے ملاتا تھا

مگر آیا نئے مذہب کا جب پیغام یثرب میں
لگا جب پھیلنے چاروں طرف اسلام یثرب میں

نئے مذہب کا پیغمبرؐ بھی جب اس شہر میں آیا
ابُوعامِر نے اپنی قوم کو بدلا ہُوا پایا

یہ سمجھا اب فریبِ راہبیّت چل نہیں سکتا
چراغِ کِذب وقتِ صُبحِ صادِق جل نہیں سکتا

پنپنے کا نہ اُس نے کوئی بھی جب آسرا پایا
تو چپکے سے نکل کر جانبِ مکّہ چلا آیا

تُلا ہے اب وہ اپنی قوم کو برباد کرنے پر
ہے آمادہ ہماری ہر طرح امداد کرنے پر

مَیں اُس سے کام لینا چاہتا ہوں جنگ سے پہلے
یہ اُن لوگوں کو پھسلائے گا اپنے رنگ سے پہلے

ہے اب تک اوس و خزرج پر بڑا بھاری اثر اس کا
مجھے امید ہے افسون ہوگا کارگر اس کا

وہ اس کو نیک طینت جانتے ہیں اک زمانے سے
یقیناً پھوٹ پڑ جائے گی اس کے وَرغلانے سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر دامِ سخن میں پھنس گئے یثرب کے دہقانی
تو ہم برباد کر ڈالیں گے ان سب کو بآسانی

فنا کر دیں گے ہم پہلے تو اصحابِ محمدؐ کو
دکھا دیں گے عدم کی راہ احبابِ محمدؐ کو

ازاں بعد اہلِ یثرب کا بھی سارا زور توڑیں گے
نہ چھوڑیں گے ہم ان دہقانیوں کو بھی نہ چھوڑیں گے

محمدؐ کو مگر زندہ پکڑنے کا ارادہ ہے
ہمارا فرض اسی کی ذات پر سب سے زیادہ ہے

اسی کی ذات پر ہم بدر کا بدلہ اتاریں گے
اسے زخمی کریں گے پھر اذیت دے کے ماریں گے

مرے شیر و سدھارو اب ابوعامر کو آنے دو
یہ نسخہ آزمانے دو، یہ نسخہ آزمانے دو"

خفیہ سازش

اُٹھے آخر یہ فتنے فتنۂ محشر جگانے کو
بھرا ساغر ابوسفیاں نے راہب کے پلانے کو

اُدھر نکلے سپہ سالار کے خیمے سے یہ افسر
ادھر اک راہبِ شیطان سیرت آگیا اندر

یہ راہب تھا کہ تھا تاریکیٔ ابلیس کا سایا
ابوسفیان استقبال کر کے جس کو لے آیا

لباسِ زُہد میں اک پیکرِ تلبیس و مکاری
نہاں ہر ایک موئے ریش میں سو دامِ عیاری

نحوست پر نحوست چھا گئی راہب کے آنے کی
سمٹ کر آ گئی گویا بدی سارے زمانے کی

تکلم باتکلّم اور خاموشی بہ خاموشی
مسلسل زیرِ لب خندہ مسلسل ایک سرگوشی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زنانِ قریش کی تیاریاں

ابو عامر ہوا رخصت بہم طے پا گئی سازش ابو سفیاں بھی نکلا اپنے خیمہ سے بصد نازش
قریب اس مرکزی خیمے کے اور اک تھا بڑا خیمہ ابو سفیاں کی بیوی ہند[1] کا راحت فزا خیمہ
زنانِ جنگ[2] جو خیمہ کے اندر جمع تھیں ساری ادا و ناز کو منظور تھی حملے کی تیاری
فریبِ حسن نے ملبوس رنگا رنگ پہنے تھے کہیں مانگیں سنواری تھیں کہیں زر کار گہنے[3] تھے

حضرتِ حمزہؓ کو شہید کر ڈالنے کی سازش

وحشی غلام آلۂ انتقام

درِ خیمہ پہ تھا اِک مرد، وحشی[4] نام تھا جس کا کمالِ حربہ اندازی میں شہرہ عام تھا جس کا

---

[1] ہند عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی۔ ابو سفیان کی بیوی (امیر معاویہ کی ماں) جنگ بدر میں اس کا باپ عتبہ جو قریش کا سپہ سالار تھا حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے برسرِ میدان مارا گیا تھا۔ اس کا چچا شیبہ بھی حضرت حمزہؓ ہی کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا (دیکھو شاہنامۂ اسلام جلد دوم باب اول [2] دیکھو شاہنامۂ اسلام جلد دوم باب دوم

[3] اُحد کے دن زنانِ قریش میں کوئی ایسی نہ تھی جس نے چوڑیاں، بازوبند، کڑے اور پازیب نہ پہن رکھے ہوں (العادة عرب)

[4] وحشی نام ایک حبشی غلام تھا جو اپنے طور طریقہ پر حربہ چلانے کا ماہر تھا۔ حربہ چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں (مصنف)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلامِ ابنِ مُطعم تھا حبش کا رہنے والا تھا بظاہر بھی یہ تیرہ بخت باطن میں بھی کالا تھا

غلاموں میں سمجھ کر حرص و دولت کا غلام اس کو ہُوا تھا گھر سے چلتے وقت تفویض ایک کام اس کو

یہ کام اُس شیر کو مکر و دغا سے قتل کرنا تھا یہ کام اس مردِ میداں کے لہو میں ہاتھ بھرنا تھا

لرزتے تھے عرب کے کوہ و صحرا نام سے جس کے ملی تھی پختگی اسلام کو اسلام سے جس کے

وہ حمزہؓ عمِّ عالی مرتبت سردارِ عالم کے سپہ سالارِ اوّل اس سپہ سالارِ اعظم کے

وہ حمزہؓ یعنی رُوحِ سرفروشی جانِ جانبازی وہ حمزہ لشکرِ اسلام کا سب سے بڑا غازی

وُہی حمزہؓ قریشی افسروں کو مارنے والا کیا تھا بدر میں کُفّار کو جس نے تہ و بالا

وُہی ضیغم شکار و شیر افگن غازی دوراں اسی کو قتل کرنے کے یہاں درپیش تھے ساماں

کہا اب ہند بنتِ عتبہ نے وحشی کو بُلوا کر کہ ہم سب عورتیں آئی ہیں مکّے سے قسم کھا کر

مُسلمانوں سے مقتولوں کا بدلہ لے کے جائیں گی ہم اُن کا خُون چاٹیں گی ہم ان کا گوشت کھائیں گی

کیا ہے قتل حمزہؓ نے میرے بھی سربراہوں کو ملایا خاک میں عالی تباروں کج کلاہوں کو

میں اُس کا دِل جگر کرکے مزے لے لے کے کھاؤں گی لہو اُس کا پیوں گی ہڈیاں اُس کی چباؤں گی

ارے وحشی کسی ترکیب سے دھوکے سے حیلے سے کہیں پوشیدہ ہو کر اپنے حربے کے وسیلے سے

سلہ وحشی جبیر ابن مُطعم کا غلام تھا۔ اس کے آقا نے وعدہ کیا تھا اگر تو حمزہؓ کو قتل کر ڈالے تو تُو آزاد کر دیا جائے گا۔ سیرت ہشامؒ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کسی صورت سے ہو حمزہؓ کو جا کر قتل کر وحشی
دکھا دے اس کا لاشہ مجھ کو لا دے اس کا سر وحشی

میں تجھ سے کر چکی ہوں پہلے بھی انعام کا وعدہ
زر و گوہر کا وعدہ عزت و اکرام کا وعدہ

مرا یہ کام کر وحشی میں تجھ کو شاد کر دوں گی
علاوہ اور باتوں کے تجھے آزاد کر دوں گی

یہ کہہ کر پیشگی بھی دے دیئے کچھ سکہ ہائے زر
ہوئی حرص و ہوس غالب غلامِ پست ہمت پر

کہا بی بی تمہارا کام مہلک بھی ہے مشکل بھی
کہ حمزہؓ مردِ میداں بھی ہے دُور اندیش و عاقل بھی

اگر چھپتے چھپاتے پڑ گئی اس کی نظر مجھ پر
تو فوراً آ پڑے گا وہ بشکلِ شیرِ نر مجھ پر

وہاں اظہارِ چابک دستی و کاریگری مشکل
وہاں وحشی کی سوجا نیں بھی ہوں تو جانبری مشکل

خود اپنی موت سے لڑنا خرد سے دُور ہے بی بی
مگر خیر آپ کی خاطر مجھے منظور ہے بی بی

میں حربہ لیکے اک ٹیلے کے پیچھے بیٹھ جاؤں گا
رہوں گا تاک میں اپنا مقدر آزماؤں گا

اگر موقع ملا تو قتل کر ڈالوں گا غازی کو
زمیں پر سرنگوں کر دوں گا اللہ کے نمازی کو

لشکرِ قریش میں تیاریوں کی رات

غرض قول و قسم کے بعد وحشی بھی ہوا رخصت
ابوسفیاں نے ساری گفتگو سن لی بصد راحت

رہا خاموش ظاہر میں مگر مسرور تھا ظالم
طریقِ جنگ پر اپنے بہت مغرور تھا ظالم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر دل اس خوشی میں بھی رہینِ ناصبوری تھا
ابھی تیاریوں کا جائزہ لینا ضروری تھا

ابوسُفیان لے کر ساتھ اپنے دو غلاموں کو
چلا اب تاکہ دیکھے اپنے جنگی انتظاموں کو

مرتّب ہو رہے تھے کینہ کار اپنے طریقے سے
پیادے اپنے ڈھب سے شہسوار اپنے طریقے سے

کمانیں تیر نیزے گُرز ڈھالیں اور شمشیریں
مُہیّا ہو چکی تھیں قتلِ انسانی کی تدبیریں

اندھیری رات تھی خلقِ خدا پر نیند تھی طاری
یہ انسانی درندے تھے مگر مصروفِ تیّاری

خموشی تھی مگر بیداریوں کا حشر برپا تھا
جدھر ڈالی نظر تیّاریوں کا حشر برپا تھا

ستارے دیکھتے تھے اور دل ہی دل میں روتے تھے
یہ میداں میں گڑھے کس کے لیے خس پوش[1] ہوتے تھے؟

یہ کیسے مشورے ہوتے تھے ان قرشی رئیسوں[2] میں
یہ کس کے واسطے پتھر بھرے جاتے تھے کیسوں میں؟

قریشی عورتیں خیمہ بہ خیمہ کیا سُناتی تھیں
کوئی افسوں پڑھتی تھیں کوئی جادو جگاتی تھیں

اندھیری رات نے آفات کا لشکر نکالا تھا
خُدا معلوم ہنگامِ سحر کیا ہونے والا تھا

---

[1] ابو عامر نے رسول اللہ کے لئے میدان میں گڑھے کھودے۔ (طبری)

[2] ابن قمیہ، عبداللہ بن شہاب، عتبہ بن وقاص، اُبی بن خلف اور ابن حُمید اسدی سردارانِ مکہ نے آنحضرتؐ کے قتل پر قسمیں کھائی تھیں۔

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آشوبِ شب

اندھیری رات چھاپا مارتی ہے جب نگاہوں پر
اُتر آتے ہیں فرزندانِ تاریکی گناہوں پر

زمیں بدبخت فرزندوں کا اِک طومار جنتی ہے
یہ ناہموار ماں اولادِ ناہموار جنتی ہے

لہو روتی ہے مٹی اس خمیرِ بدصفاتی پر
کہ شب بھر لوٹتے ہیں سانپ بیچاری کی چھاتی پر

بشر میں بھیڑیے ہیں سانپ بچھو ہیں کہ چیتے ہیں
سمجھ کر شیرِ مادر دُوسروں کا خُون پیتے ہیں

خدا کی بے ضررِ مخلوق کو جینا نہیں ملتا
مگر کے ڈر سے پانی گھاٹ پر پینا نہیں ملتا

چرندے ڈھونڈتے پھرتے ہیں مامن سر چھپانے کو
کمیں گاہوں سے اُٹھتے ہیں درندے پھاڑ کھانے کو

یہ کہتی ہیں دہاڑیں شیر کی ہاتھی کی چنگھاڑیں
اِدھر آؤ تمہیں روندیں اُدھر آؤ تمہیں پھاڑیں

سکوتِ شب میں رم کرتے ہیں آہو مرغزاروں سے
نکل آتے ہیں زہری اژدہے تاریک غاروں سے

پڑے ہیں بادرفتاروں کو اپنی جان کے لالے
تعاقب میں چلے آتے ہیں ظالم نگلنے والے

نہیں آتیں جو بھیڑیں گلہ بانوں کی پناہوں میں
سحر کو ہڈیاں اُن کی مِلا کرتی ہیں راہوں میں

رُخِ آفاق پر جس دم سیاہی پھیل جاتی ہے
تباہی پھیل جاتی ہے تباہی پھیل جاتی ہے

بہت تاریک ہو جاتی ہے انسانوں کی آبادی
یہاں شب لے کے آتی ہے سیہ کاری کی آزادی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں سودا ہے جسم و جاں کا رُوحوں کی خریداری سرِ بازار ہوتی ہے ہوس کی گرم بازاری
بدی چولا بدل کر غازہ مل کر کبر سے تن کر نکلتی ہے اندھیری رات میں چھلاویاں بن کر
حسینہ ڈائنیں جن سے بلائیں بھی لرز جائیں گنہ کی بیٹیاں ڈس لینے والے سانپ کی مائیں
سڑی مٹی سے اور بُودار خوں سے ہے خمیر ان کا اندھیری رات کے اجزا سے بنتا ہے ضمیر ان کا
بلائیں جب بھی اس معمورۂ فانی میں آتی ہیں اسی گندے لباسِ حُسنِ انسانی میں آتی ہیں
عفونت ہی عفونت ان کے ارمانوں میں ہوتی ہے بجائے خوں غلاظت ان کی شریانوں میں ہوتی ہے
بپا کرتے ہیں دامانِ شبِ محفل چراغوں کی یہ کرتی ہیں نمائش برص کے مکروہ داغوں کی
رفیقانِ گنہ ان کے عجب بے پیر ہوتے ہیں بشر کی شکل ہوتی ہے مگر خنزیر ہوتے ہیں
یہی وہ سانپ ہیں جو زہر پھیلاتے ہیں دُنیا میں وبا بن جاتے ہیں طاعون بن جاتے ہیں دُنیا میں

خُدا سے ان کو کیا پروہ کہ شب ہے پردہ دار ان کی
ہوس ظُلم آفریں ان کی نظر آدم شکار ان کی

بسا اوقات لعنت آدمی کا رُوپ بھرتی ہے شیاطیں کے ادھورے کام کی تکمیل کرتی ہے
خدا کے بالمقابل لے کے دعوے خالقیت کے جماتی ہے یہ مٹی دبدبے اپنی حکومت کے
یہ ایوانات شاہی میں ریاست بن کے جاتی ہے وزارت کے قلمداں میں سیاست بن کے جاتی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ریاست کا مُرقّع عیش کی مکروہ تصویریں — سیاست کے لوازم تازیانے اور زنجیریں

بدل جاتا ہے معیارِ شرافت اس زمانے میں — خوشی ملتی ہے ننگ و نام کا پردہ اُٹھانے میں

مُسرّت کا ذریعہ جام و مُل ٹھہرائے جاتے ہیں — دنی الطّبع مختارانِ کُل ٹھہرائے جاتے ہیں

یہ فاتح بن کے جب کشور کشائی کو نکلتے ہیں — دھُواں اُٹھتا ہے ان کے راستوں میں شہر جلتے ہیں

قدم سے ان کے ہوتا ہے یہ رنگِ گلشنِ ہستی — کہیں سڑتی ہوئی لاشیں کہیں اُجڑی ہوئی بستی

بنی نوعِ بشر کی ہڈیوں کے ہار بنتے ہیں — سَروں سے یادگارِ فتح کے مینار بنتے ہیں

ہے یکساں قابلِ تعزیر جھوٹا ہو کہ سچّا ہو — کوئی بھی رحم کے قابل نہیں ماں ہو کہ بچّہ ہو

علانیہ خدا کے نام کی توہین ہوتی ہے — خود اپنی خود پرستی کی بڑی تحسین ہوتی ہے

ستم ایجاد کو، بے داد گر کو، داد ملتی ہے — سزاوارانِ لعنت کو مُبارک باد ملتی ہے

عدالت مُنہ چھپا لیتی ہے محرُومی کے پردے میں — شرافت دفن ہو جاتی ہے مظلومی کے پردے میں

جفا کاری کے ہاتھوں سے وفا کا خون ہوتا ہے — نہیں ہوتا کوئی قانون یہ قانون ہوتا ہے

نہیں آتا میسّر تشنہ لب معصوم کو پانی — ہُوا کرتی ہے لیکن خونِ انسانی کی ارزانی

سکُوتِ شب میں ہل جاتی ہیں ایوانوں کی بنیادیں — کہ خاموشی کا ہے مفہوم چیخیں اور فریادیں

وہ رُوحیں جن کی پیاری عصمتیں برباد ہوتی ہیں — دُعائیں مانگتی ہیں کشمکش کرتی ہیں روتی ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر ایمان بچنے کا سہارا ہی نہیں کوئی
سوائے جان دے دینے کے چارہ ہی نہیں کوئی

ستم سے تنگ آکر جو اٹھا لیتے ہیں تلواریں
چُنی جاتی ہیں اُن کے کاسہ ہائے سر کی دیواریں

فلک کی سمت فریادی نگاہیں اُٹھ نہیں سکتیں
دِل ایسا بیٹھ جاتا ہے کہ آہیں اُٹھ نہیں سکتیں

اندھیری رات کیا ہے دورِ طوفانِ جہالت کا
جہالت نام ہے انسان کے کُفر و ضلالت کا

اندھیری رات کیا ہے نُور کا مستُور ہو جانا
نگاہوں سے زیادہ قلب کا بے نُور ہو جانا

جہاں سے کاروبارِ عدل کا مفقود ہو جانا
شعارِ ظُلم کا اس کی جگہ موجُود ہو جانا

ہے تاریکی ہی منبع ہر بلا ہر ایک آفت کا
اُبلتا ہے اسی کے پیٹ سے دریا کثافت کا

یہ وہ دریا ہے جس میں ظلم کے طُوفان اُٹھتے ہیں
اسی کی گود سے شدّاد اور ہامان اُٹھتے ہیں

سرِ امواجِ دریا جس طرح تنکے اُبھرتے ہیں
خس و خاشاک آبِ صاف کے اُوپر بکھرتے ہیں

اِسی صورت اُٹھا کرتا ہے جب طُوفانِ تاریکی
ہُوا کرتے ہیں سر افراز فرزندانِ تاریکی

دنائت ان کو لے جاتی ہے بامِ ارجمندی پر
سُبک ہوتے ہیں چڑھ جاتے ہیں رُتبے کی بلندی پر

خوشامد پیشگی ابلہ فریبی کاروبارِ ان کا
بڑھا کرتا ہے عزت بیچ دینے پر وقار اِن کا

یہ بیوپاری فراہم کرتے ہیں جنسِ سبکساری
کہ منڈی میں ہے ایسی جنس کی قیمت بڑی بھاری

یہ سب کچھ ہاں یہ سب کچھ رات کے پردے میں ہوتا ہے
کہ شیطاں جاگتے ہیں جس گھڑی انسان سوتا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھپیں جب شاہبازانِ شکاری آشیانوں میں
تو کیوں آئے نہ تیزی بوم و شپرّ کی اڑانوں میں

صدائے نغمۂ بلبل دبے جھینگر کے شیون سے
تو کیا لائیں ہوائیں جز نحوست صحنِ گلشن سے

اندھیری رات میں محفوظ منزل ہے نہ رستے ہیں
درندے جنگلوں میں بستیوں میں چور بستے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لشکرِ اسلام اور خیر الانامؐ

وہاں ظلمانیوں میں ظلم کے سامان ہوتے تھے
یہاں نور آفریدہ چھاؤں میں تاروں کی سوتے تھے

نہ تھا بیدار کوئی ہاں مگر اک کملی والاؐ تھا
اُسی کا روئے انور چشم ہستی کا اجالا تھا

وہی اک پیکرِ یمن و سعادت تھا مصلے پر
دو زانو قبلہ رو محوِ عبادت تھا مصلے پر

دمیدہ اور پوشیدہ مجسم نور کملی میں
کہ جیسے چاند ہو بدلی میں وہ مستور کملی میں

پئے نوعِ بشر رحمت طلب درگاہِ باری میں
زباں الحمد میں مشغول سر سجدہ گذاری میں

محمدؐ ذکرِ حق میں اور شیطاں فکرِ ساماں میں
اسی صورت سے گذری دو تہائی رات میداں میں

ابھی آفاق کو ظلمات کی فوجوں نے گھیرا تھا
زمین و آسماں کے درمیاں گہرا اندھیرا تھا

تہجد کے لئے اب جاگ اٹھے اللہ کے بندے
عبودیت نے آخر توڑ ڈالے نیند کے پھندے

جبینوں کا ہجوم اور آستانِ حق نعالٰے تھا
گذارش کرنے والے تھے گذارش سننے والا تھا

مجاہدین کا اقدام

مصلے سے اٹھا بعدِ تہجد دین کا ہادیؐ
اٹھا دی چاند نے بدلی منور ہو گئی وادی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندھیری رات میں جب اس طرح سُورج نکل آیا — خدا کی فوج نے جانا کہ پیغامِ عمل آیا
کمر باندھی خدا کی راہ پر چلنے کو بندوں نے — کیا اِقدام سربازی کی خاطر سربلندوں نے
بھرا تھا سر میں شوقِ سرفروشی ذوقِ جانبازی — نبیؐ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھے اللہ کے غازی
ثبوتِ عشق دینا تھا شہادت گاہ میں ان کو — بڑھا لے کر پیمبرؐ امتحاں کی راہ میں اِن کو
خدا حافظ بھی تھا اور مالک و مختار بھی اِن کا — محمدؐ رہنما بھی تھا سپہ سالار بھی اِن کا

نمازِ صُبح

سپہ دارانِ باطل تھے ابھی ترتیبِ لشکر میں — کہ جا پہنچی صحابہؓ کی جماعت موجِ قنطر میں[1]
شبِ تاریک بھاگی صبح کا ہنگام آپہنچا — اُحُد کے ایک رُخ پر لشکرِ اسلام آپہنچا
سپہ سالارِ حق نے اس جگہ لشکر کو ٹھہرایا — بلالِؓ پاک طینت کو اذاں کا اِذن فرمایا
طِلسمِ خواب توڑا نعرۂ اللہُ اکبر نے — صفیں آراستہ کیں اُمّتِ محبوبِ داور نے
مُیسّر تھی اِمام الانبیاؐ کی اقتدا اِن کو — رسُولوں کی تمنّاؤں کا حاصل مل گیا اِن کو

---

[1] موجِ قنطر میں پہنچے تو نماز کا وقت آگیا تھا۔ اور یہاں سے مشرکین نظر آتے تھے۔ آنحضرتؐ نے بلالؓ کو اذن اذان دیا۔ پھر صف بندی کی اور نماز پڑھائی۔ (ابن ہشام)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعادت لائی تھی خود شانِ رحمت کے قریب اِن کو
محمدؐ کی اِمامت میں نمازیں تھیں نصیب اِن کو

بسایا رُوح کو آیاتِ قرآں کی سماعت نے
ادا کر لی نمازِ صُبح اسلامی جماعت نے

مومنوں کی صف آرائی اور مُنافقین کی بیوفائی[1]

مگر خیلِ منافق بھی تھا آج اس فوج میں شامل
"تہیدستانِ قسمت راچہ سُود از رہبرِ کامل"

یہ شامل بھی جماعت میں یہ خارج بھی جماعت سے
شفاعت کے قریں بھی دُور بھی لیکن شفاعت سے

ہُوا جب لشکرِ حق فرض ادا کرنے پر آمادہ
صفیں اللہ والوں کی ہُوئیں میداں میں استادہ

برائے حفظِ دیں تسلیمِ جاں کا وقت آ پہنچا
میانِ دوست دشمن امتحاں کا وقت آ پہنچا

ہُوئے بہرِ جہاد اسلام کے غازی جو صف بستہ
تو انبوہِ منافق نے مدینے کا لیا رستہ

صداقت کی گواہی جس گھڑی شمشیر نے چاہی
کنارا کر گئے ابنِ اُبَیّ اور اُس کے ہمراہی

دغا بازی سے نامردوں نے آئینِ وفا توڑا
صفیں کر کے مرتب لشکرِ اسلام کو چھوڑا

---

[1] صبح ہوتے ہی لشکرِ اسلام اُحُد کے دامن میں پہنچ گیا۔ اُس وقت عبداللہ ابن اُبَیّ منافق نے اپنے تین سَو ساتھیوں کو ساتھ لیا اور یہ کہتا ہُوا مدینے کی طرف ہٹ گیا کہ محمدؐ نے ہماری رائے نہ مانی اور چھوکروں کا کہنا کیا۔ اس لئے ہم نہیں لڑتے۔ یہ لڑائی نہیں ہے بلکہ جان بُوجھ کر ہلاکت کے مُنہ میں جانا ہے (ابن ہشام و ابن سعد وغیرہ)

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ نقشہ دیکھ کر محوِ تحیر رہ گئے غازی
کہ غیرت کے منافی تھی بشر کی یہ دغا بازی

ابھی ساعت نہیں آئی تھی جرأت آزمائی کی
کہ پورے تین سو افراد نے یوں بے وفائی کی

خدا کی فوج میں اب سات سو افراد باقی تھے
بڑے لشکرِ شیطاں یہ آدم زاد باقی تھے

نہ کثرت تھی نہ سامانِ وغا موجود تھا ان میں
خدا تھا اور محمد مصطفیٰؐ موجود تھا ان میں

HAMEEDI
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

قطعۂ تاریخ شاہنامۂ اسلام جلد دُوم

اثرِ خامہ جناب صُوفی غلام مصطفےٰ صاحب تبسّم ایم اے

حفیظ آں خسروِ معنیٰ کہ در ہند — سخن را ہست فردوسیِ ثانی
کتابِ شاہنامہ کردہ تصنیف — کہ الفاظش بود رشکِ معانی
بیاضے کز طلسم انگیزیٔ کلک — خطِ بُطلاں کشد بر نقشِ مانی
کلامے کز فلک پیمائیٔ فکر — بگوشش آرد تو یدِ آسمانی
سرودے کز نشاط آرائیٔ شعر — بجاں بخشد سرورِ جاودانی

بدل گفتم چہ ہست ایں نقشِ زیبا
ندا آمد ز ہاتف غیرِ فانی
۱۳۵۵